



فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب

ہمارا شریعت

آج کا شمارہ



صدر دارالعلوم دہلی
مفت محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی



مکتبہ البریل
150076

پہلی بارشیرت
۱۹۹۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

نماز کا بیان

ایمان و صحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں، جا بجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین (1) پر وعید فرمائی، چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں، کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ هٰدٰی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ ﴾ (2)

یہ کتاب پر ہیزگاروں کو ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور ہم نے جو دیا اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ وَ اِرْکَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِیْنَ ۝ ﴾ (3)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے۔ یا باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حَفِظُوْا عَلٰی الصَّلٰوةِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۝ وَ قُوْمُوا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۝ ﴾ (4)

تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

..... تارک کی جمع، چھوڑنے والے۔

..... پ ۱، البقرة: ۳۔

..... پ ۱، البقرة: ۴۳۔

..... پ ۲، البقرة: ۲۳۸۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَأَنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَشِيِّينَ ۗ﴾ (1)

نماز شاق ہے مگر خشوع کرنے والوں پر۔

نماز کا مطلقاً ترک تو سخت ہولناک چیز ہے اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کو فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۗ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۗ﴾ (2)

خرابی ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں، وقت گزار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام ”ویل“ ہے، قصداً (3) نماز قضا کرنے والے

اس کے مستحق (4) ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ عَذَابًا ۗ﴾ (5)

ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا، عنقریب انہیں

سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا۔

غنی جہنم میں ایک وادی ہے، جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے، اس میں ایک کوآں ہے، جس کا نام ”مہیب“

ہے، جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے، اللہ عزوجل اس کو نئیں کو کھول دیتا ہے، جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

﴿كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا ۗ﴾ (6)

جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔

یہ کوآں بے نمازوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سود خواروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔ نماز کی

..... پ ۱، البقرة: ۴۵۔

..... پ ۳۰، الماعون: ۵، ۴۔

..... یعنی جان بوجھ کر۔ یعنی حقدار۔

..... پ ۱۶، مریم: ۵۹۔

..... پ ۱۵، بني اسراءیل: ۹۷۔

اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے، جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اپنے پاس عرشِ عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسرا⁽¹⁾ میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا اور زکاۃ دینا اور حج کرنا اور ماہِ رمضان کا روزہ رکھنا۔“⁽²⁾

حدیث ۲: امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا، وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے؟ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکاۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کاج کر۔“ اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ”اسلام کا ستون نماز ہے۔“⁽³⁾

حدیث ۳: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۴: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”بتاؤ! تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہ۔ فرمایا: ”یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو مجھو فرمادیتا ہے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۵: صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا، حاضر ہو کر

..... یعنی معراج کی رات۔

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الایمان، باب بیان أركان الإسلام... إلخ، الحدیث: ۲۱- (۱۶)، ص ۲۷.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الایمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، الحدیث: ۲۶۲۵، ج ۴، ص ۲۸۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الطہارة، باب الصلاة الخمس، الحدیث: ۱۶- (۲۳۳)، ص ۱۴۴.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحدیث: ۶۶۷، ص ۳۳۶.

عرض کی، اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔⁽¹⁾

﴿اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّكِرِينَ ۝﴾⁽²⁾
نماز قائم کردن کے دنوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں، یہ نصیحت ہے، نصیحت ماننے والوں کے لیے۔

انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا یہ خاص میرے لیے ہے؟ فرمایا: ”میری سب اُمت کے لیے۔“

حدیث ۶: صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے؟ فرمایا: ”وقت کے اندر نماز۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔“ میں نے عرض کی، پھر کیا؟ فرمایا: ”راہِ خدا میں جہاد۔“⁽³⁾

حدیث ۷: بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ایک صاحب نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے؟ فرمایا: ”وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۸: ابوداؤد نے بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں، تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔“⁽⁵⁾

حدیث ۹: امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں⁽⁶⁾ میں باہر تشریف لے گئے، پت جھاڑ کا زمانہ تھا، دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے، فرمایا: ”اے ابو ذر! میں نے عرض کی، بلیک یا رسول اللہ! فرمایا: ”مسلمان بندہ اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔“⁽⁷⁾

حدیث ۱۰: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص

..... ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیات الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحدیث: ۵۲۶، ج ۱، ص ۱۹۶.

..... پ ۱۲، ہود: ۱۱۴.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب مواقیات الصلاة، باب الصلاة كفارة، الحدیث: ۵۲۷، ج ۱، ص ۱۹۶.

..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلوات، الحدیث: ۲۸۰۷، ج ۳، ص ۳۹.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، الحدیث: ۴۹۵، ج ۱، ص ۲۰۸.

..... سردیوں۔

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۶۱۲، ج ۸، ص ۱۳۳.

اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لیے مسجد کو جاتا ہے، تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا، دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔“ (1)

حدیث ۱۱: امام احمد زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہونہ کرے، تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے“ (2) یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲: طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس کے لیے جنتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں، اور حورِ عین اس کا استقبال کرتی ہیں، جب تک نہ ناک سٹکے، نہ کھکارے۔“ (3)

حدیث ۱۳: طبرانی اوسط میں اور ضیاء نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔“ (4) اور ایک روایت میں ہے کہ ”وہ خائب و خاسر ہوا۔“ (5)

حدیث ۱۴: امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے، اگر نماز پوری کی ہے، تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی (یعنی اس میں نقصان ہے) تو ملائکہ سے فرمائے گا: ”دیکھو! میرے بندہ کے نوافل ہوں تو ان سے فرض پورے کر دو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یوہیں باقی اعمال کا۔“ (6)

حدیث ۱۵: ابو داؤد و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو مسلمان جہنم میں جائے گا و العیاذ باللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا اعضاءِ جود کے، اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔“ (7)

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة، الحدیث: ۶۶۶، ص ۳۳۶.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث زید بن خالد الجہنی، الحدیث: ۲۱۷۴۹، ج ۸، ص ۱۶۲.

..... ”الترغیب و الترهیب“ للمذہبی، کتاب الصلاة، الترهیب من البصاق في المسجد، الحدیث: ۱۲، ج ۱، ص ۱۲۶.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب الألف، الحدیث: ۱۸۵۹، ج ۱، ص ۵۰۴.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب العين، الحدیث: ۳۷۸۲، ج ۳، ص ۳۲.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث تمیم الداری، الحدیث: ۱۶۹۴۶، ج ۶، ص ۳۵.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الزهد، باب صفة النار، الحدیث: ۴۳۲۶، ج ۴، ص ۵۳۲.

حدیث ۱۶: طبرانی اوسط میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسند ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا مونہ خاک پر گر رہا ہے۔“ (1)

حدیث ۱۷: طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”کوئی صبح و شام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے، آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا؟ اگر وہ ہاں کہے تو اس کے لیے اس سبب سے اپنے اوپر بزرگی تصور کرتا ہے۔“ (2)

حدیث ۱۸: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔“ (3)

حدیث ۱۹: ابو داؤد نے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نماز کے لیے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لیے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے“ اور ایک نماز دوسری نماز تک کہ دونوں کے درمیان میں کوئی لغوات نہ ہو علیین میں لکھی ہوئی ہے (4) یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰ و ۲۱: امام احمد و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ایوب انصاری و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے، تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔“ (5)

حدیث ۲۲: امام احمد ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو اللہ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے، اس کے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔“ (6)

حدیث ۲۳: کنز العمال میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۶۰۷۵، ج ۴، ص ۳۰۸.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب الألف، الحدیث: ۵۶۲، ج ۱، ص ۱۷۱.

..... لم نجد هذا الحديث في صحيح مسلم.

”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحدیث: ۱۴۶۶۸، ج ۵، ص ۱۰۳.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة، الحدیث: ۵۵۸، ج ۱، ص ۲۳۱.

..... ”سنن النسائي“، كتاب الطهارة، باب من توضأ كما أمر، الحدیث: ۱۴۴، ص ۳۱.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۵۰۸، ج ۸، ص ۱۰۴.

اللہ (عزوجل) اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے، اس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔“ (1)

حدیث ۲۴: منیۃ المصلیٰ میں ہے، کہ ارشاد فرمایا: ”ہر شے کے لیے ایک علامت ہوتی ہے، ایمان کی علامت نماز ہے۔“ (2)

حدیث ۲۵: منیۃ المصلیٰ میں ہے، فرمایا: ”نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔“ (3)

حدیث ۲۶: امام احمد و ابوداؤد و عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں، جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے، اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں، چاہے بخش دے، چاہے عذاب کرے۔“ (4)

حدیث ۲۷: حاکم نے اپنی تاریخ میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”اگر وقت میں نماز قائم رکھے تو میرے بندہ کا میرے ذمہ کرم پر عہد ہے، کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔“ (5)

حدیث ۲۸: دیلمی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی، جو تو حید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ ضرور ملائکہ پر فرض کرتا، ان میں کوئی رکوع میں ہے، کوئی سجدے میں۔“ (6)

حدیث ۲۹: ابوداؤد طیالسی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۱۵، ج ۷، ص ۱۲۵.

..... ”منیۃ المصلیٰ“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالسنة، ص ۱۳.

..... ”منیۃ المصلیٰ“، ثبوت فرضیۃ الصلاة بالسنة، ص ۱۳.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلوات، الحدیث: ۴۲۵، ج ۱، ص ۱۸۶.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۳۲، ج ۷، ص ۱۲۷.

..... ”الفردوس بمأثور الخطاب“، الحدیث: ۶۱۰، ج ۱، ص ۱۶۵.

ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لیے یہ ہے، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ (1) اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُهٗ (2) اَللّٰهُمَّ تُبَّ عَلَيِّهٖ (3) .

اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے، کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے، یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں، ان میں بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۰: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں: ”جو صبح کی نماز پڑھتا ہے، وہ شام تک اللہ کے ذمہ میں ہے۔“ (4) دوسری روایت میں ہے، ”تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔“ (5)

حدیث ۳۱: ابن ماجہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو صبح نماز کو گیا، ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور صبح باز کو گیا، ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔“ (6)

حدیث ۳۲: بیہقی نے شُعْبُ الْاِيْمَان میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی، کہ ”جو نماز صبح کے لیے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا، گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو نماز عشا کے لیے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔“ (7)

حدیث ۳۳: خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے چالیس دن نماز فجر و عشا باجماعت پڑھی، اس کو اللہ تعالیٰ دو برائتیں عطا فرمائے گا، ایک نار سے دوسری نفاق سے۔“ (8)

حدیث ۳۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے: ”کہاں سے آئے؟ حالانکہ وہ جانتا

..... اے اللہ تو اس کو بخش دے۔

..... اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

..... ”مسند أبي داود الطيالسي“، الجزء العاشر، أبو صالح عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه، الحديث: ۲۴۱۵، ص ۳۱۷.

و ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب ماجاء في فضل المشي إلى الصلاة... إلخ، الحديث: ۵۵۹، ج ۱، ص ۲۳۲.

اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۱۳۲۱۰، ج ۱۲، ص ۲۴۰.

..... ”مجمع الزوائد“، كتاب الصلاة، باب فضل الصلاة و حقنها للدم، الحديث: ۱۶۴۰، ص ۲۷.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب التجارات، باب الأسواق، ودخولها، الحديث: ۲۲۳۴، ج ۳، ص ۵۳.

..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلاة فضل في الجماعة... إلخ، الحديث: ۲۸۵۲، ج ۳، ص ۵۵.

..... ”تاريخ بغداد“، رقم: ۶۲۳۱، ج ۱۱، ص ۳۷۴.

ہے۔“ عرض کرتے ہیں: ”تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انھیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔“ (1)

حدیث ۳۵: ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد جماعت میں چالیس راتیں نماز عشا پڑھے، کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔“ (2)

حدیث ۳۶: طبرانی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”سب نمازوں میں زیادہ گراں منافقین پر نماز عشا و فجر ہے اور جو ان میں فضیلت ہے، اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔“ (3) یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷: بزار نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو نماز عشا سے پہلے سوئے اللہ اس کی آنکھ کو نہ سلانے۔“ (4) نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

حدیث ۳۸: صحیحین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے۔“ (5)

حدیث ۳۹: ابو نعیم ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے قصداً نماز چھوڑی، جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔“ (6)

حدیث ۴۰: امام احمد امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے، اللہ (عزوجل) ورسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اس سے بری الذمہ ہیں۔“ (7)

حدیث ۴۱: شیخین نے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۷۴۹۴، ج ۳، ص ۶۸.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر في جماعة، الحديث: ۷۹۸، ج ۱، ص ۴۳۷، عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

..... ”المعجم الكبير“، الحديث: ۱۰۰۸۲، ج ۱۰، ص ۹۹.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۱۹۴۹۷، ج ۷، ص ۱۶۵، عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحديث: ۳۶۰۲، ج ۲، ص ۵۰۱.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحديث: ۱۹۰۸۶، ج ۷، ص ۱۳۲.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أم أيمن، الحديث: ۲۷۴۳۳، ج ۱۰، ص ۳۸۶.

”جس دین میں نماز نہیں، اس میں کوئی خیر نہیں۔“ (1)

حدیث ۴۲: بیہقی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جس نے نماز

چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔“ (2)

حدیث ۴۳: بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اسلام میں

اس کا کوئی حصہ نہیں، جس کے لیے نماز نہ ہو۔“ (3)

حدیث ۴۴: امام احمد و دارمی و بیہقی شُعْبُ الْاِيْمَان میں راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس نے نماز

پر محافظت (مداومت) کی، قیامت کے دن وہ نماز اس کے لیے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لیے

نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (4)

حدیث ۴۵: بخاری و مسلم و امام مالک نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اپنے صوبوں کے پاس فرمان بھیجا کہ ”تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے“ جس نے اس کا حفظ کیا اور

اس پر محافظت کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہ اولیٰ ضائع کرے گا۔“ (5)

حدیث ۴۶: ترمذی عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوا

نماز کے۔ (6) بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت امیر

المؤمنین فاروق اعظم و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن عباس و جابر بن عبد اللہ و معاذ بن جبل و ابو ہریرہ و

ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبد اللہ بن مبارک و امام نخعی کا بھی

یہی مذہب تھا، اگرچہ ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ نیز بہت سے صحابہ کرام اس کی تکفیر نہیں کرتے (7) پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات

ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص ”کافر“ ہے۔

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عثمان بن أبي العاص، الحدیث: ۱۷۹۳۴، ج ۶، ص ۲۷۱.

..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلوات، الحدیث: ۲۸۰۷، ج ۳، ص ۳۹.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۰۹۴، ج ۷، ص ۱۳۳.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمرو، الحدیث: ۶۵۸۷، ج ۲، ص ۵۷۴.

..... ”الموطأ“، للإمام مالك، کتاب وقوت الصلاة، الحدیث: ۶، ج ۱، ص ۳۵.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، الحدیث: ۲۶۳۱، ج ۴، ص ۲۸۲.

..... یعنی کافر نہیں کہتے۔

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور جو قصد اچھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ مالک و شافعی و احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۲: بچے کی جب سات برس کی عمر ہو، تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے، تو مار کر پڑھوانا چاہیے۔^(۲) (ابوداؤد و ترمذی)

مسئلہ ۳: نماز خالص عبادتِ بدنی ہے، اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے تو ادا کیا جائے^(۳) اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو اور بے وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و عفو ہے۔^(۴) (درمختار و رد المحتار و دیگر کتب)

مسئلہ ۴: فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اوّل وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی ہے تو یہی جز اخیر سبب ہے، تو اگر کوئی مجنون یا بے ہوش ہوش میں آیا یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی یا صبی^(۵) بالغ ہو یا کافر مسلمان ہو اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگی اور جنون و بے ہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق نہ ہوں تو اگرچہ تیسرے تحریر کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض ہے، قضا پڑھے۔^(۶) (درمختار) حیض و نفاس والی میں تفصیل ہے، جو باب الحیض میں مذکور ہوئی۔^(۷)

..... "الدرالمختار" معہ "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۶.

..... "جامع الترمذی"، أبواب الصلاة، باب ماجاء متی يؤمر بالصبي بالصلاة، الحدیث: ۴۰۷، ج ۱، ص ۱۶.

..... نماز کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ "بہارِ شریعت" حصہ ۳ "قضا نماز کا بیان" میں اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نماز کے احکام" صفحہ ۳۴۵ تا ۳۴۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الأفعال، ج ۲، ص ۱۲.

..... بچے۔ "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۵، ۱۳.

..... اگر پوری مدت میں پاک ہوئی تو صرف اللہ اکبر کہنے کی گنجائش وقت میں ہونے سے نماز فرض ہو جائیگی اور اگر پوری مدت سے پہلے پاک =

مسئلہ ۵: نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے یوں اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں اسلام لایا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے، اگرچہ اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶: نابالغ عشا کی نماز پڑھ کر سو یا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشا کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشا کی نماز بالا جماع فرض ہے۔^(۲) (بحر الرائق)

مسئلہ ۷: کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا، جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بے ہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی، اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے، مگر جنون و بے ہوشی میں شرط ہے کہ علی الاتصال^(۳) پانچ نمازوں سے زائد کو گھیر لیں، ورنہ قضا لازم ہوگی۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھ لی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔^(۵) (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوٰتًا ۝ ﴾^(۶)

= ہوئی یعنی حیض میں دس دن سے پہلے اور نفاس میں چالیس دن سے پہلے تو اتنا وقت درکار ہے کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے غسل کر سکنے میں مقدمات غسل، پانی لانا، کپڑے اتارنا، پردہ کرنا بھی داخل ہیں۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ۔

..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۵.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ج ۲، ص ۱۵۹.

..... لگاتار۔ "بہارِ شریعت" حصہ ۴، "نمازِ مریض کا بیان" میں ہے: اگر کسی وقت ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت نہ گزرے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو بلکہ دفعۃً ہوش ہو جاتا ہے پھر وہی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب یہوشیاں متصل سمجھی جائیں گی۔ (عالمگیری، درمختار)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۵۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب فیما یصیر الکافر بہ مسلماً من الأفعال، ج ۲، ص ۱۴.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۶.

..... پ ۵، النساء: ۱۰۳.

بے شک نماز ایمان والوں پر فرض ہے، وقت باندھا ہوا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ

تُظْهِرُونَ ۝ ﴾ (1)

اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تمہیں شام ہو (نماز مغرب و عشا) اور جس وقت صبح ہو (نماز فجر) اور اسی کی حمد ہے، آسمانوں اور زمین میں اور پچھلے پہر کو (نماز عصر) اور جب تمہیں دن ڈھلے (نماز ظہر)۔

احادیث

حدیث ۱: حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لیے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔“ (2)

حدیث ۲: نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پالی، تو اس نے نماز پالی (اس پر فرض ہوگئی) اور جسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی اس نے نماز پالی یعنی اس کی نماز ہوگئی۔“ (3) یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھ لی تکبیر تحریمہ کہہ لی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا پھر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہو یا بچہ بالغ ہو اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا، اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی، قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہو تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳: ترمذی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے۔“ (4)

حدیث ۴: دیلمی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ”اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔“ (5) اور دیلمی کی

..... پ ۲۱، الروم: ۱۷-۱۸.

..... ”المستدرک“ للحاکم، کتاب الصلاة، فال فجر فجران، الحدیث: ۷۱۳، ج ۱، ص ۴۳۳.

..... ”سنن النسائی“، کتاب المواقیت، باب من أدرك ركعتين من العصر، الحدیث: ۵۱۴، ص ۹۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الإسفار بالفجر، الحدیث: ۱۵۴، ج ۱، ص ۲۰۴.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۱۹۲۷۹، ج ۷، ص ۱۴۸.

دوسری روایت انھیں سے ہے کہ ”جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔“ (1)

حدیث ۵: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی، جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔“ (2)

حدیث ۶: امام احمد و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”نماز کے لیے اول و آخر ہے، اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے، اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے۔“ (3) (یعنی وقت مباح بلا کراہت)۔

حدیث ۷: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ سخت گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔“ (4)

حدیث ۸: صحیح بخاری شریف باب الاذان للمساقرین میں ہے، ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، مؤذن نے اذان کہنی چاہی، فرمایا: ”ٹھنڈا کر“، پھر قصد کیا، فرمایا: ”ٹھنڈا کر“، پھر ارادہ کیا، فرمایا: ”ٹھنڈا کر، یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔“ (5)

حدیث ۹ و ۱۰: امام احمد و ابوداؤد، ابویوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی، جب تک مغرب میں اتنی تاخیر نہ کریں کہ ستارے گتھ جائیں۔“ (6)

حدیث ۱۱: ابوداؤد نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”دن کی نماز

..... ”الفردوس بما تور الخطاب“، الحدیث: ۵۶۲۴، ج ۳، ص ۵۲۰.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب السین، الحدیث: ۳۶۱۸، ج ۲، ص ۳۹۰.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في مواقيت الصلاة، الحدیث: ۱۵۱، ج ۱، ص ۲۰۲.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب مواقيت الصلاة، باب الإبراد بالظہر في شدة الحر، الحدیث: ۵۳۷-۵۳۸، ج ۱، ص ۱۹۹.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب الأذان للمساقرین... إلخ، الحدیث: ۶۲۹، ج ۱، ص ۲۲۸.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلوة، باب في وقت المغرب، الحدیث: ۴۱۸، ج ۱، ص ۱۸۳.

(عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔“ (1)

حدیث ۱۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی، تو میں ان کو حکم فرمادیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا کہ رب تبارک و تعالیٰ آسمان پر خاص تجلّی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے: کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ قبول کروں۔“ (2)

حدیث ۱۳: طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا اور رکعت فجر کے۔“ (3)

حدیث ۱۴: بخاری و مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بعد صبح نماز نہیں تا وقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔“ (4)

حدیث ۱۵: صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے، تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔“ (5)

مسائل فقہیہ

مسئلہ ۱: وقت فجر: طلوع صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (6) (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب (7) کی جانب جہاں سے آج آفتاب طلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر

..... ”مراسیل أبي داود“ مع ”سنن أبي داود“، كتاب الصلوة، ص ۵ .

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۹۵۹۷، ج ۳، ص ۴۲۷ .

..... ”المعجم الأوسط“ للطبراني، باب الألف، الحديث: ۸۱۶، ج ۱، ص ۲۳۸ .

..... ”صحيح البخاري“، كتاب مواقيت الصلاة، باب لا تتحرى الصلاة قبل... الخ، الحديث: ۵۸۶، ج ۱، ص ۲۱۳ .

..... لم نجد هذا الحديث في الصحيحين .

..... ”كنز العمال“، كتاب الصلاة الأوقات المكروهة، الحديث: ۱۹۵۸۵، ج ۷، ص ۱۷۱ .

..... ”مختصر القدوري“، كتاب الصلاة، ص ۱۵۳ .

..... مشرق۔

آسمان کے کنارے میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل بیچ آسمان میں ایک دراز سپیدی ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفق سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر جنوباً شمالاً دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ دراز سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے، اس کو صبح کاذب کہتے ہیں، اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی ہے، محض غلط ہے، صبح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۲: مختار یہ ہے کہ نماز فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور سحری کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔^(۱) (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوع آفتاب تک ان بلاد^(۲) میں کم از کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا پینتیس (۳۵) منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ، اکیس (۲۱) مارچ کو ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہوتا ہے، پھر بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھنٹا شروع ہوتا ہے، یہاں تک کہ (۲۲) ستمبر کو ایک گھنٹا ۱۸ منٹ ہو جاتا ہے، پھر بڑھتا ہے، یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹا ۲۴ منٹ ہوتا ہے، پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے، جو شخص وقت صبح نہ جانتا ہو اسے چاہیے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جون جولائی میں اور جاڑوں میں ڈیڑھ گھنٹا رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اواخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے، تو سحری ایک گھنٹا چوبیس منٹ پر چھوڑے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری اور اذان دونوں طرف احتیاط رہے، بعض ناواقف آفتاب نکلنے سے دوپونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں، نہ یہ اذان ہونہ نماز، بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقت فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے، ان دنوں تو البتہ وقت صبح رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے، مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے، اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقت فجر کی شناخت دشوار ہے، خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہذا ہمیشہ طلوع آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہو اور دوسرے دن اسی حساب سے وقت متذکرہ بالا^(۳) کے اندر اندر اذان و نماز فجر ادا کی جائے۔ (از افاداتِ رضویہ)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱۔

..... متذکرہ بالا یعنی اوپر ذکر کئے گئے۔

..... شہروں۔

وقت ظہر و جمعہ: آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے، کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔⁽¹⁾

(متون)

فائدہ: ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے، کہ اس دن آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے، دن جتنا گھٹتا ہے، سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے، سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں⁽²⁾ میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم اور ان شہروں میں کہ خط استوا کے قرب میں واقع ہیں، کم ہوتا ہے، بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس⁽³⁾ پر ہوتا ہے، چنانچہ موسم سرما ماہ دسمبر میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۸ درجہ کے قریب پر واقع ہے، ساڑھے آٹھ قدم سے زائد یعنی سوائے کے قریب سایہ اصلی ہو جاتا ہے اور مکہ معظمہ میں جو ۲۱ درجہ پر واقع ہے، ان دنوں میں سات قدم سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے، اس سے زائد پھر نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں مکہ معظمہ میں ۲۷ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا، اس کے بعد پھر وہ سایہ الٹا ظاہر ہوتا ہے، یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا، اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے، یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے اٹھارہ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے، اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے، نہ کبھی معدوم ہوتا بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم باقی رہتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ مشرق یا مغرب کو اصلاً جھکی نہ ہو آفتاب جتنا بلند ہوتا جائے گا، اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا، جب کم ہونا موقوف ہو جائے، تو اس وقت خط نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایہ اصلی ہے، اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے، کہ خط نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لیے کہ سایہ کا کم و بیش ہونا خصوصاً موسم گرما میں جلد متیز نہیں ہوتا، اس سے بہتر طریقہ خط نصف النہار کا ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خط نصف النہار کھینچ دیں اور ان ملکوں میں اس خط کے جنوبی کنارے پر کوئی مخروطی شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرق یا غرب کو اصلاً نہ جھکی ہو، اور وہ خط نصف النہار اس کے قاعدے کے عین وسط میں ہو۔ جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہو گیا، جب بال برابر پورب کو جھکے دوپہر ڈھل گیا، ظہر کا وقت آ گیا۔

..... "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، ص ۱۵۳.

..... سردیوں۔

..... یعنی بالکل سر کے اوپر۔

وقت عصر: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سا یہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (1)

(متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقت عصر کم از کم ایک گھنٹا ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے، اس کی تفصیل یہ ہے، ۲۴ اکتوبر تحویل عقرب (2) سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ پھر یکم نومبر سے ۱۸ فروری یعنی پونے چار مہینے تک تقریباً ایک گھنٹا ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے، ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا، پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے ختم ماہ تک ایک گھنٹا ۳۶ منٹ، پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتہ سوم میں ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر مارچ تحویل حمل سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۴۳ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ۲۰ اپریل تحویل ثور سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹا ۵۳ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، ہفتہ سوم میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، پھر ۲۲ مئی تحویل جوزا سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ایک منٹ، پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ، ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۴ منٹ، ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ، پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر ماہ تک دو گھنٹے ۶ منٹ، پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ، دوسرے ہفتہ میں دو گھنٹے ۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں دو گھنٹے دو منٹ، پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو دو گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر ماہ تک دو گھنٹے، پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۸ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۵ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۵۱ منٹ، پھر ۲۳ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹا ۵۰ منٹ، پھر اس کے بعد سے آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۸ منٹ، پھر ہفتہ اول ستمبر میں ایک گھنٹا ۴۶ منٹ، دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۴ منٹ، تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹا ۴۲ منٹ، پھر ۲۳ ستمبر تحویل میزان میں ایک گھنٹا ۴۱ منٹ، پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹا ۴۰ منٹ، پھر ہفتہ اول اکتوبر میں ایک گھنٹا ۳۹ منٹ، ہفتہ دوم میں ایک گھنٹا ۳۸ منٹ، ہفتہ سوم میں ۲۳ اکتوبر تک ایک گھنٹا ۳۷ منٹ، غروب آفتاب سے پیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (از افاداتِ رضویہ)

وقت مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (3) (متون)

..... "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، ص ۱۵۴.

..... ایک بُرج کا نام ہے۔ بارہ بُرج جو سات سیارہ ستاروں کی منزلیں ہیں۔ بُرج یہ ہیں:

- (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔

(معالِم التنزیل، ج ۳، ص ۳۱۸، ملخصاً)

..... "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، ص ۱۵۴.

مسئلہ ۳: شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے، جو جانب مغرب میں سُرخنی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔^(۱) (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری، افاداتِ رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹا اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹا ۳۵ منٹ ہوتا ہے۔^(۲) (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا تجربہ کیا۔
فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشا و وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے، اس جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں، وہ جانب شرق میں صبح کا ذب کی مثل ہے۔^(۳)

مسئلہ ۴: اگرچہ عشا و وتر کا وقت ایک ہے، مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے، کہ عشا سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں، البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لیے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشا کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔^(۴) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: جن شہروں میں عشا کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے (جیسے بلغار و لندن کہ ان جگہوں میں ہر سال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشا کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں سیکنڈوں اور منٹوں کے لیے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہیے کہ ”ان دنوں کی عشا و وتر کی قضا پڑھیں۔“^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

اوقات مستحبہ: فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (جب خوب اُجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے، کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے، کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

..... ”الهدایة“، کتاب الصلاة، باب المواقیف، ج ۱، ص ۴۰.

..... الفتاویٰ الرضویة“، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۵۳.

..... الفتاویٰ الرضویة“، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۵۳.

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیف، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۱.

و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۲۳.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار، ج ۲، ص ۲۴.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۰.

و ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیف، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۱.

- مسئلہ ۶:** حاجیوں کے لیے مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔^(۱) (عالمگیری)
- مسئلہ ۷:** عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلّس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے، کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔^(۲) (درمختار)
- مسئلہ ۸:** جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور تریف گرمیوں کے حکم میں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)
- مسئلہ ۹:** جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے، جو ظہر کے لیے ہے۔^(۴) (بحر)
- مسئلہ ۱۰:** عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے، مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قرص آفتاب میں زردی آجائے، کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔^(۵) (عالمگیری، درمختار وغیرہما)
- مسئلہ ۱۱:** بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد۔^(۶) (غنیہ)
- مسئلہ ۱۲:** تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے، جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقت کراہت ہے یوہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔^(۷) (فتاویٰ رضویہ)
- مسئلہ ۱۳:** تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔^(۸) (بحر الرائق)
- مسئلہ ۱۴:** عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی، مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔^(۹) (بحر و عالمگیری و درمختار)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۵.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۴۲۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲.

..... "غنیة المتملی شرح منیة المصلی"، الشرط الخامس، ص ۲۲۷.

..... "الفتاویٰ الرضویة"، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۳۸. ملخصاً.

..... "البحر الرائق"

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲.

- مسئلہ ۱۵:** روز ابر^(۱) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل^(۲) مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔^(۳) (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)
- مسئلہ ۱۶:** عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے، کہ باعثِ تقلیلِ جماعت ہے۔^(۴) (بحر، درمختار)
- مسئلہ ۱۷:** نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے، ضروری باتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)
- مسئلہ ۱۸:** جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے، پھر اگر پچھلے کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اعادہ جائز نہیں۔^(۶) (درمختار و ردالمحتار)
- مسئلہ ۱۹:** ابر کے دن عصر و عشا میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔^(۷) (متون)
- مسئلہ ۲۰:** سفر وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے، خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھے یا یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہوگئی کہ بصورت قضا پڑھ لی اگرچہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ کبیرہ سر پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوگی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے۔ ہاں اگر عذر سفر و مرض وغیرہ سے صورت جمع کرے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ حقیقتاً دونوں اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔^(۸) (عالمگیری مع زیادة التفصیل)

..... روز ابر یعنی جس دن بادل چھائے ہوں۔ جلدی پڑھنا۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲۔

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۳۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۲، و "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۴۳۰۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۵۔

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۳۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ج ۲، ص ۳۴۔

..... "الهداية"، کتاب الصلاة، باب الأول في المواقيت، فصل ويستحب الإسفار بالفجر، ج ۱، ص ۴۱۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۲۔

مسئلہ ۲۱: عرفہ و مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں۔^(۱) (عالمگیری)

اوقات مکروہہ: طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدہ تلاوت و سجدہ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگر چہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو ضحوة کبریٰ کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواء و ممانعت ہر نماز ہے۔^(۲) (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲۲: عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت، اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے طیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: ان اوقات میں آیت سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۲.

..... المرجع السابق، الفصل الثالث، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۷.

و "الفتاویٰ الرضویہ"، کتاب الصلاة، باب الأوقات، ج ۵، ص ۱۲۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۳۸.

مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: یشرط العلم بدخول الوقت، ج ۲، ص ۴۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھ لی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گناہ گار ہوگا۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۶: کسی نے خاص ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی منت مانی، دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں، بلکہ وقت کامل میں اپنی منت پوری کرے۔⁽²⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہوگئی، مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں، لہذا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گناہ گار ہو اور اب قضا واجب نہیں۔⁽³⁾ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ ۲۸: جو نماز وقت مباح یا مکروہ میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی، اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا ناجائز ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۹: ان اوقات میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۰: بارہ (۱۲) وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی ۶ و ۱۲ میں فرائض و واجبات و نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کی بھی ممانعت ہے۔

(۱) طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کہ اس درمیان میں سواد رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔⁽⁶⁾

مسئلہ ۳۱: اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پیشتر⁽⁷⁾ نماز نفل پڑھ رہا تھا، ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں، اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوع فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پچھلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اگر چہ وقت وسیع باقی ہو اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو، جائز نہیں۔⁽⁹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۳.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۳.

..... المرجع السابق، ص ۴۵.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

..... پہلے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

مسئلہ ۳۳: فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔^(۱) (عالمگیری)

(۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی، تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دور سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ ناجائز و گناہ ہے اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)

(۳) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو نا کافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

(۴) غروب آفتاب سے فرض مغرب تک۔^(۴) (عالمگیری، درمختار) مگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استثناء فرمایا۔^(۵)

(۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے، یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی۔^(۶) (درمختار)

(۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عیدین یا کسوف و استسقا و حج و نکاح کا ہو ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی ناجائز ہے، مگر صاحب ترتیب کے لیے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۳۴: جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے۔^(۸) (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۶.

..... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب النوافل، ج ۱، ص ۳۸۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

- (۷) نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے، خواہ گھر میں پڑھے یا عید گاہ و مسجد میں۔^(۱) (عالمگیری، درمختار)
- (۸) نماز عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے، جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔^(۲) (عالمگیری، درمختار)
- (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔^(۳)
- (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں، فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے، بعد میں مکروہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری، درمختار)
- (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔^(۵)
- (۱۲) جس بات سے دل بٹے اور دفع کر سکتا ہو اسے بے دفع کیے ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانے یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیرے۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ) یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔^(۷) (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۳۵:** فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں۔^(۸) (بحر الرائق) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں اصلاً مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قال اللہ تعالیٰ:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾^(۹)
اس سے اچھی کس کی بات، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمانوں میں ہوں۔

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰.

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۰.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الأول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۳.

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۱.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، ج ۱، ص ۴۳۲.

..... پ ۲۴، حم السجدة: ۳۳.

امیر المؤمنین فاروقِ اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اذانِ خواب میں تعلیم ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ خواب حق ہے“ اور عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”جاؤ بلال کو تلقین کرو، وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔“ (1) اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی وابن ماجہ و دارمی نے روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا: کہ ”اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کرلو، کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوگی۔“ (2) اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

اذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں، بعض فضائل ذکر کیے جاتے ہیں:

حدیث ۱: مسلم و احمد وابن ماجہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مؤذنون کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔“ (3) علامہ عبدالرؤف مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں، یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمتِ الہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے، اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے یا اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کناہیہ ہے، اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لیے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے، اس کی گردن جھک جاتی ہے۔ (4)

حدیث ۲: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے، اس کے لیے مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے۔“ (5) اور ایک روایت میں ہے کہ ”ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (6) دوسری روایت میں ہے، ”ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لیے گواہی دے گا۔“ (7)

حدیث ۳: بخاری و مسلم و مالک و ابوداؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب اذان کہی جاتی ہے، شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، یہاں تک کہ اذان کی آواز اسے نہ پہنچے، جب اذان پوری ہو جاتی ہے، چلا

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان، الحديث: ٤٩٩، ج ١، ص ٢١٠.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب الأذان، باب السنة في الأذان، الحديث: ٧١٠، ج ١، ص ٣٩٥.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحديث: ٣٨٧، ص ٢٠٤.

..... ”التيسير“ شرح ”الجامع الصغير“، حرف الميم، تحت الحديث: ٩١٣٦، ج ٦، ص ٣١٣.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٧٦١٥، ج ٣، ص ٨٩.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ٩٥٤٦، ج ٣، ص ٤٢٠.

..... ”كنز العمال“، كتاب الصلاة، الحديث: ٢٠٨٧٨، ج ٧، ص ٢٧٧، الحديث: ٢٠٩١٣، ص ٢٨٠.

آتا ہے، پھر جب اقامت کہی جاتی ہے، بھاگ جاتا ہے، جب پوری ہو لیتی ہے، آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کرو جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔“ (1)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”شیطان جب اذان سنتا ہے، اتنی دور بھاگتا ہے، جیسے روح اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔“ (2)

حدیث ۵: طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اذان دینے والا کہ طالبِ ثواب ہے، اس شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہے اور جب مرے گا، قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔“ (3)

حدیث ۶: امام بخاری اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: جب مؤذن اذان کہتا ہے، رب عزوجل اپنا دستِ قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یوہیں رہتا ہے، یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہوتا ہے، رب عزوجل فرماتا ہے: ”میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے حق گواہی دی، لہذا تجھے بشارت ہو۔“ (4)

حدیث ۷: طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس بستی میں اذان کہی جائے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔“ (5)

حدیث ۸: طبرانی معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جن میں شام کو اذان ہوئی ان کے لیے اللہ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔“ (6)

حدیث ۹: ابویعلیٰ مسند میں ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”میں جنت میں گیا، اس میں موتی کے گنبد دیکھے، اس کی خاک مشک کی ہے، فرمایا: ”اے جبریل! یہ کس کے لیے ہے؟“ عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل التأذین، الحدیث: ۶۰۸، ج ۱، ص ۲۲۲.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب فضل الأذان... إلخ، الحدیث: ۳۸۸، ص ۲۰۴.

..... ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۱۳۵۵۴، ج ۱۲، ص ۳۲۲.

..... لم نجد الحدیث فی تاریخ البخاری.

..... ”الجامع الصغير“ للسیوطی، حرف الهمزة، الحدیث: ۳۶۶، ص ۲۸.

..... ”المعجم الصغير“ للطبرانی، باب الصاد، ج ۱، ص ۱۷۹.

..... ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۴۹۸، ج ۲۰، ص ۲۱۵.

کی اُمت کے مؤذنون اور اماموں کے لیے۔“ (1)

حدیث ۱۰: امام احمد ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، تو اس پر باہم تلواریں چلتی۔“ (2)

حدیث ۱۱: ترمذی وابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے سات برس ثواب کے لیے اذان کہی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نارسے براءت لکھ دے گا۔“ (3)

حدیث ۱۲: ابن ماجہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لیے جنت واجب ہوگی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“ (4)

حدیث ۱۳: بیہقی کی روایت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ (5)

حدیث ۱۴: بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں معاف ہو جائیں گے اور جو اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے ایمان کی بنا پر ثواب کے لیے اس کے جو گناہ پیشتر ہوئے معاف کر دیئے جائیں گے۔“ (6)

حدیث ۱۵: ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے، قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر۔“ (7)

حدیث ۱۶: خطیب و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مؤذنون کا حشر

..... ”الجامع الصغير“، حرف الدال، الحدیث: ۴۱۷۹، ص ۲۵۵.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحدیث: ۱۱۲۴۱، ج ۴، ص ۵۹.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحدیث: ۷۲۷، ج ۱، ص ۴۰۲.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب الأذان... إلخ، باب فضل الأذان... إلخ، الحدیث: ۷۲۸، ج ۱، ص ۴۰۲.

..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلاة، فضل الأذان... إلخ، الحدیث: ۳۰۵۸، ج ۳، ص ۱۱۹.

..... ”السنن الكبرى“ للبيهقي، كتاب الصلاة، باب الترغيب في الأذان، الحدیث: ۲۰۳۹، ج ۱، ص ۶۳۶.

..... ”الجامع الصغير“، حرف الميم، الحدیث: ۸۳۷۹، ص ۵۱۱.

یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، ان کے آگے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے ہوئے آئیں گے، لوگ ان کی طرف نظر کریں گے، پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا، یہ اُمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں، ان کو غم نہیں۔“ (1)

حدیث ۱۷: ابوالشیخ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب اذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے، جب اقامت کا وقت ہوتا ہے، دُعا رد نہیں کی جاتی۔“ (2) ابوداؤد و ترمذی کی روایت انھیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اذان و اقامت کے درمیان دُعا رد نہیں کی جاتی۔“ (3)

حدیث ۱۸: دارمی و ابوداؤد نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: دو دُعایں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں، اذان کے وقت اور جہاد کی شدت کے وقت۔“ (4)

حدیث ۱۹: ابوالشیخ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اے ابن عباس! اذان کو نماز سے تعلق ہے، تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالتِ طہارت میں۔“ (5)

حدیث ۲۰: ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”لَا يُؤَذَّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئًا“ (6) ”کوئی شخص اذان نہ دے مگر با وضو۔“

حدیث ۲۱: بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جو اذان سُن کر یہ دُعا پڑھے۔“

”اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنْتَ (سَيِّدُنَا) مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَابْعَثْهُ

مَقَامًا مَحْمُودًا نِ الذِّي وَعَدْتَهُ ط“ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔“ (7)

..... ”تاریخ بغداد“، باب المیم، ذکر من اسمه موسی، رقم: ۶۹۹۵، ج ۱۳، ص ۳۹.

..... ”کنز العمال“، کتاب الأذان، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۰۹۱۰، ج ۷، ص ۲۷۹.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب ماجاء في الدعاء بين الأذان و الإقامة، الحدیث: ۵۲۱، ج ۱، ص ۲۲۰.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء، الحدیث: ۲۵۴۰، ج ۳، ص ۲۹.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۰۹۷۲، ج ۷، ص ۲۸۴.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الأذان بغير وضوء، الحدیث: ۲۰۰، ج ۱، ص ۲۴۳.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، ۱۱ - باب، الحدیث: ۴۷۱۹، ج ۳، ص ۲۶۲.

حدیث ۲۲: امام احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ”مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔“ (1)

حدیث ۲۳: طبرانی کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ”وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ بھی ہے۔ (2)

حدیث ۲۴: طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب تو اذان سنے تو اللہ کے داعی کا جواب دے۔“ (3)

حدیث ۲۵: ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے، تم بھی کہو۔“ (4)

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مومن کو بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔“ (5)

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ظلم ہے، پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے، یہ کہ اللہ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو۔“ (6) یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیں اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸: ابوالشیخ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: ”اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (7)

حدیث ۲۹: ابن عساکر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اذان و اقامت کہتے سنو، تو جس طرح وہ کہتا ہے، تم بھی کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ محو کرے گا، عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: مردوں کے لیے دونا۔“ (8)

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب استحباب القول... إلخ، الحدیث: ۳۸۴، ص ۲۰۳. عن عبد اللہ بن عمرو.

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحدیث: ۱۲۵۵۴، ج ۱۲، ص ۶۶ - ۶۷.

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحدیث: ۳۰۴، ج ۱۹، ص ۱۳۸.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب الأذان... إلخ، باب ما يقال، إذا أذن المؤذن، الحدیث: ۷۱۸، ج ۱، ص ۳۹۷.

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحدیث: ۳۹۶، ج ۲۰، ص ۱۸۳.

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحدیث: ۳۹۴، ج ۲۰، ص ۱۸۳.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۱۰۰۴، ج ۷، ص ۲۸۷.

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۱۰۰۵، ج ۷، ص ۲۸۷.

حدیث ۳۰: طبرانی کی روایت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ: ”عورتوں کے لیے ہر کلمہ کے مقابل دس لاکھ درجے بلند کیے جائیں گے۔“ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یہ عورتوں کے لیے ہے، مردوں کے لیے کیا ہے؟ فرمایا: ”مردوں کے لیے دونا۔“ (1)

حدیث ۳۱: حاکم و ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دوسو بیس حسنہ زیادہ ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے اور اگر اقامت کہے تو ایک سو چالیس نیکی ہے، مگر وہ جو اس کی مثل کہے۔“ (2)

حدیث ۳۲: صحیح مسلم میں امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب مؤذن اذان دے، تو جو شخص اس کی مثل کہے اور جب وہ ”حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کہے، تو یہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ کہے جنت میں داخل ہوگا۔“ (3)

حدیث ۳۳: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے روایت کی، زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا، میں نے اذان کہی، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہنی چاہی، فرمایا: ”صدائی نے اذان کہی اور جو اذان دے وہی اقامت کہے۔“ (4)

مسائل فقہیہ: اذان عرف شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے، جس کے لیے الفاظ مقرر رہیں، الفاظ اذان یہ ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

..... ”المعجم الكبير“ للطبراني، الحديث: ۲۸، ج ۲، ص ۱۶.

..... ”کنز العمال“، كتاب الصلاة، الحديث: ۲۱۰۰۸، ج ۷، ص ۲۸۷.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب استيجاب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، الحديث: ۳۸۵، ص ۲۰۳.

..... ”جامع الترمذی“، كتاب الصلاة، باب ماجاء أن من أذن فهو يقيم، الحديث: ۱۹۹، ج ۱، ص ۲۴۳.

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
 حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
 حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
 حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (1)

مسئلہ ۱: فرض پنج گانہ کہ انھیں میں جمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے، یہاں تک کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں، تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔⁽²⁾ (خانہ و ہندیہ و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۲: مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳: قضا نماز مسجد میں پڑھے تو اذان نہ کہے، اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے، تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے، جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر بیرون شہر قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے، پھر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۰، و "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

مسئلہ ۶: لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ نماز صحیح نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے، تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فصل طویل نہ ہو، تو اقامت کی بھی حاجت نہیں اور زیادہ وقفہ ہوا تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا، تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، عالمگیری مع افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۷: جماعت بھر کی نماز قضا ہوگئی، تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لیے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے، جب کہ جنگل میں تنہا ہو، ورنہ قضا کا اظہار گناہ ہے، ولہذا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور وتر کی قضا میں دعائے ثنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے، ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہوگئی، جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے، تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار مع تنقیح از افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۸: اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں، تو پہلی کے لیے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے، خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں وہ سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں، تو ہر مجلس میں پہلی کے لیے اذان کہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے، قبل از وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور آشنائے اذان میں وقت آگیا، تو اعادہ کی جائے۔⁽⁴⁾ (متون، درمختار)

مسئلہ ۱۰: اذان کا وقت مستحب وہی ہے، جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جاڑوں کی ظہر میں اوّل وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشا میں نصف وقت مستحب گزرنے کے بعد، مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آجائے اور اگر اوّل وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی، تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔⁽⁵⁾ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: فرائض کے سوا باقی نمازوں مثلاً وتر، جنازہ، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقا، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أذان الجوق، ج ۲، ص ۷۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أذان الجوق، ج ۲، ص ۷۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵.

..... "الہدایہ"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۴۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أذان الجوق، ج ۲، ص ۶۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳.

مسئلہ ۱۲: بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بد مزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی (۱) کے وقت اور بعد نین میت (۲) اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان مستحب ہے۔ (۳) (ردالمحتار) و باکے زمانے میں بھی مستحب ہے۔ (۴) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۳: عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے، کہیں گی گناہ گار ہوں گی اور اعادہ کی جائے۔ (۵)

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھتی ہوں یا قضا، اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے، اگرچہ جماعت سے پڑھیں۔ (۶)

(ردمختار) کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (۷) (متون)

مسئلہ ۱۵: خنثی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل اور ناسمجھ بچے اور جنب کی اذان مکروہ ہے، ان سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (۸) (ردمختار)

مسئلہ ۱۶: سمجھ وال بچے اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (۹) (ردمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (۱۰) (مراقی الفلاح)

مسئلہ ۱۷: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لیے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں، جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (۱۱) (ردمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: اذان کہنے کا اہل وہ ہے، جو اوقات نماز پہنچاتا ہو اور وقت نہ پہنچاتا ہو، تو اس ثواب کا مستحق نہیں، جو

..... آگ لگنے۔

..... اور ابن حجر شافعی المذہب ہیں فقہ میں ان کا قول اور وہ بھی اپنی رائے اور وہ بھی خلاف دلیل حجت نہیں۔ ۱۲۔ امنہ

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في المواضع التي يندب... إلخ، ج ۲، ص ۶۲۔

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۵، ص ۳۷۰۔

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴۔

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۰۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۲۔

..... ”شرح الوقایة“، کتاب الصلاة، فصل في الجماعة، ج ۱، ص ۱۷۶۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵۔ المرجع السابق، ص ۷۳۔

..... ”مراقی الفلاح“، کتاب الصلوة، باب الأذان، ص ۴۶۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أذان الحوق، ج ۲، ص ۷۳۔

مؤذن کے لیے ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۹: مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد، عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم بالسنة ذمی وجاہت، لوگوں کے احوال کا نگران اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زجر کرنے والا ہو، اذان پر مدامت⁽²⁾ کرتا ہو اور ثواب کے لیے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو، اگر مؤذن ناپیدنا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اذان کہنا یکساں ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو، تو بہتر ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۱: ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اذان و امامت کی ولایت بانی مسجد کو ہے، وہ نہ ہو، تو اس کی اولاد، اس کے کنبہ والوں کو اور اگر اہل محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا، جو بانی کے مؤذن و امام سے بہتر ہے، تو وہی بہتر ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر آٹھ اذان⁽⁷⁾ میں مؤذن مر گیا یا اسکی زبان بند ہوگئی یا رک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے چلا گیا یا بے ہوش ہو گیا، تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے، وہی کہے، خواہ دوسرا۔⁽⁸⁾ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اذان کے بعد معاذ اللہ مُرد ہو گیا، تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مُرد ہو گیا، تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کر لے تو بھی جائز ہے۔⁽⁹⁾ (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کر لے، نہ یہ کہ وہ بعد ازاں اس کی تکمیل کرے، کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان متجزی نہیں، تو فسادِ بعض، فسادِ کل ہے، جیسے

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳.

و "غنیة المتملی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۷.

..... ہیئتگی۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸.

..... "الدرالمختار"، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۸.

..... یعنی اذان کے دوران۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵، و "غنیة المتملی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

نماز کی چھٹی رکعت میں فساد ہو، تو سب فاسد ہے۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۲۵: بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے، اگر کبھی اعادہ کرے، مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے، تو مکروہ نہیں اور اقامت مسافر بھی اتر کر کہے، اگر نہ اتر اور سواری ہی پر کہہ لی، تو ہو جائے گی۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اُس کا اعادہ کیا جائے، مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اُس کا مؤنہ قبلہ کی طرف نہ ہو، تو حرج نہیں۔^(۲) (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اذان کہنے کی حالت میں بلا عذر کھکھارنا مکروہ ہے اور اگر گلا پڑ گیا یا آواز صاف کرنے کے لیے کھکارا، تو حرج نہیں۔^(۳) (غنیہ)

مسئلہ ۲۸: مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے اور اگر کوئی چلتا جائے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔^(۴) (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے، اگر کلام کیا، تو پھر سے اذان کہے۔^(۵) (صغیری)

مسئلہ ۳۰: کلمات اذان میں لحن حرام ہے، مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آ لٹا یا اکبر پڑھنا، یو ہیں اکبر میں بے کے بعد الف بڑھانا حرام ہے۔^(۶) (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۳۱: یو ہیں کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی لحن و نا جائز ہے۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پروس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔^(۸) (بحر)

مسئلہ ۳۳: طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا، مکروہ ہے۔^(۹) (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

..... المرجع السابق، و"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أول من بنی من المنائر للأذان ج ۲، ص ۶۹.

..... "غنیة المتملی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۶.

..... المرجع السابق، و"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی المؤذن... إلخ، ج ۲، ص ۷۵.

..... "صغیری شرح منیة المصلی"، سنن الصلاة، فصل فی السنن، ص ۱۹۶.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۶.

و"الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۳، وغیرہما.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی الکلام علی حدیث ((الأذان جزم))، ج ۲، ص ۶۵.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلوة، باب الأذان، ج ۱، ص ۴۴۳، ۴۴۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۵.

یہ وہیں ہوگا کہ منارہ بند ہے اور دونوں طرف طاق کھلے ہیں اور کھلے منارہ پر ایسا نہ کرے، بلکہ وہیں صرف مونہ پھیرنا ہو اور قدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ ۳۹: صبح کی اذان میں فلاح کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا مستحب ہے۔^(۱) (عامہ کتب)

مسئلہ ۴۰: اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے تو بھی اچھا ہے۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار) اور اول احسن ہے کہ ارشاد حدیث کے مطابق ہے اور بلندی آواز میں زیادہ معین۔ کان جب بند ہوتے ہیں آدمی سمجھتا ہے کہ ابھی آواز پوری نہ ہوئی، زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ ۴۱: اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لیے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے، اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دوبار کہیں، اس میں بھی آواز بلند ہو، مگر نہ اذان کی مثل، بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے، اس کے کلمات جلد جلد کہیں، درمیان میں سکتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھنا ہے، نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ نہیں اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر ہونا سنت نہیں، اگر امام نے اقامت کہی، تو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری، غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۲: اقامت میں بھی حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت دہنے بائیں مونہ پھیرے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۴۳: اقامت کی سنیت، اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۴۴: جس نے اذان کہی، اگر موجود نہیں، تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے، تو

اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو، تو مکروہ ہے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: جنب و محدث کی اقامت مکروہ ہے، مگر عادیہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اذان کہ جنب اذان کہے تو

..... "مختصر القدوری"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ص ۱۵۸.

نماز سونے سے بہتر ہے۔ ۱۲ منہ

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان مطلب في أول من بنى المنائر... إلخ، ج ۲، ص ۶۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في أول من بنى المنائر للأذان، ج ۲، ص ۶۷.

و "الفتاوى الهندية"، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۶، و "غنية المتملی"، سنن الصلاة، ص ۳۷۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۷.

..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

دوبارہ کہی جائے، اس لیے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حسیٰ علی الفلاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مکبر حسیٰ علی الفلاح پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مُصلّے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ ۴۷: مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا، تو کراہت نہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے، اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۸: بیرون شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی، تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی، تو حرج نہیں، مگر خلاف اولیٰ ہے۔⁽⁴⁾ (خانہ)

مسئلہ ۴۹: مسجد محلّہ یعنی جس کے لیے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو، اس میں جب جماعت اولیٰ بطریق مسنون ہو چکی، تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے، تو امام محراب میں نہ کھڑا ہو، بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے۔ اس امام جماعت ثانیہ کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلّہ نہ ہو جیسے سڑک، بازار، اسٹیشن، سرائے کی مسجدیں جن میں چند شخص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں، پھر کچھ اور آئے اور پڑھی، علیٰ ہذا تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں، بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کہ نیا آئے، جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے، ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔⁽⁵⁾ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ قاضی خان، بزازیہ) محراب سے مراد وسط مسجد ہے، یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو، جیسے مسجد الحرام شریف جس میں یہ محراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد صغیر یعنی صحن مسجد اس کا وسط محراب ہے، اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی محراب حقیقی یہی ہے اور وہ شکل طاق محراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی أول من بنی المنائر للأذان، ج ۲، ص ۶۷، ۷۸.

..... الفتاویٰ الخانیہ، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۸.

راشدین میں نہ تھی، ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں حادث ہوئی۔⁽¹⁾ (فتاویٰ رضویہ) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلیٰ پر نہ کھڑا ہو، لہذا وصلے ہٹا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں، جو امام اول کے قیام کی جگہ ہے، یہ جہالت ہے، اس جگہ سے دہنے بائیں ہٹنا چاہیے، مصلیٰ اگر چہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ ۵۰: مسجد محلہ میں بعض اہل محلہ نے اپنی جماعت پڑھ لی، ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ انہیں کی ہے، پہلوں کے لیے کراہت۔ یوہیں اگر غیر محلہ والے پڑھ گئے، ان کے بعد محلہ کے لوگ آئے، تو جماعت اولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: اگر اذان آہستہ ہوئی، تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔⁽³⁾ (قاضی خان)

مسئلہ ۵۲: اثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا ناجائز ہے، جس طرح اذان میں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳: اثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جب اذان سُنے، تو جواب دینے کا حکم ہے، یعنی مؤذن جو کلمہ کہے، اس کے بعد سُننے والا بھی وہی کلمہ کہے، مگر حَسَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے، بلکہ اتنا لفظ اور ملا لے مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

(ردالمحتار)

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۷، ص ۳۴۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۴.

..... الفتاویٰ الحانیة، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۸.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی کراہة تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۱.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۷.

جو اللہ (عزوجل) نے چاہا ہو اور جو نہیں چاہا نہیں ہو۔ ۱۲

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب فی کراہة تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۳.

تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا۔ ۱۲

مسئلہ ۵۶: جنب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضاے حاجت میں ہو، ان پر جواب نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۵۷: جب اذان ہو، تو اتنی دیر کے لیے سلام کلام اور جواب سلام، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے، تو تلاوت موقوف کر دے اور اذان کو غور سے سُنے اور جواب دے۔ یوہیں اقامت میں۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے، اس پر معاذ اللہ خاتمہ براہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۸: راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سُنے اور جواب دے۔^(۳) (عالمگیری، بزازیہ)

مسئلہ ۵۹: اقامت کا جواب مستحب ہے، اس کا جواب بھی اسی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَ اَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوْتُ وَالْأَرْضُ کہے۔^(۴) (عالمگیری) یا اَقَامَهَا اللَّهُ وَ اَدَامَهَا وَ جَعَلْنَا مِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَ أَمْوَاتًا۔^(۵) (رضا)

مسئلہ ۶۰: اگر چند اذانیں سُنے، تو اس پر پہلی ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۶۲: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا، مقتدیوں کو جائز نہیں۔^(۸) (درمختار)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۱.

..... المرجع السابق، ص ۸۶، و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثاني في الأذان، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۵۷.

اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔ ۱۲

..... ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔ ۱۲

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۷.

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں: "مقتدیوں کو خطبہ کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے یہی احوط ہے۔ ہاں اگر یہ جواب اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دُعا، اگر دل سے کریں، زبان سے تَلَقُّظُ اصْلَانًا ہو تو حرج کوئی نہیں۔ اور امام یعنی خطیب اگر زبان سے بھی جواب اذان دے یا دعا کرے، بلاشبہ جائز ہے۔

("الفتاویٰ الرضویة"، ج ۸، ص ۳۰۰-۳۰۱)

مسئلہ ۶۳: جب اذان ختم ہو جائے، تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دُعا اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِتِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالِدْرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الدِّي وَعَدْتَهُ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - (1) (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۶۴: جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہے، تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ آنکھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگالے اور کہے قُرْءَةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَّبِعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ - (2) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: اذان نماز کے علاوہ اور اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا، جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان - (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر اذان غلط کہی گئی، مثلاً اَلْحَمْدُ کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سُننے بھی نہیں - (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: متاخرین نے غویب مستحسن رکھی ہے، یعنی اذان کے بعد نماز کے لیے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لیے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کیے بلکہ جو وہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلَاةُ اَلصَّلَاةُ يَا قَامَتْ قَامَتْ يَا اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - (5) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۸: مغرب کی اذان کے بعد غویب نہیں ہوتی - (6) (عنایہ) اور دوبارہ کہہ لیں تو حرج نہیں - (7) (درمختار)

مسئلہ ۶۹: اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مگر مغرب میں وقفہ، تین چھوٹی آیتوں یا ایک بڑی کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۴.

و ”غنية المتعملي“، سنن الصلاة، ص ۳۸۰.

اے اللہ اس دعائے تام اور نماز پر پانہونے والی کے مالک تو ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تونے وعدہ کیا ہے (اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت نصیب فرما) بیشک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ۱۲

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۴.

یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے اے اللہ شنوائی اور بینائی کے ساتھ مجھے متمتع کر۔ ۱۲

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۸۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۶۹. وغیرہ

..... ”العناية“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۱، ص ۳۱۴ (هامش ”فتح القدير“).

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۷۰.

پابند جماعت ہیں آجائیں، مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔⁽¹⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے، ان میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن بعد اذان، سنن و نوافل پڑھے، ورنہ بیٹھا ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: رئیس محلہ کا اس کی ریاست کے سبب انتظار مکروہ ہے، ہاں اگر وہ شریعہ اور وقت میں گنجائش ہے، تو انتظار کر سکتے ہیں۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷۲: متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا، مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی، تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے، مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے، وہ انھیں کے لیے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالصاً للذکر، جل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں، ہاں اگر لوگ بطور خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں، تو یہ بالاتفاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔⁽⁴⁾ (غنیہ) جب کہ المعهود کا المشروط کی حد تک نہ پہنچ جائے۔ (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا کہ نماز صحیح ہے یا ہو جائے گی یا جائز ہے، اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے، یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی، اکثر جگہیں ایسی ہیں کہ مکروہ تحریمی و ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگی کہ یہاں اس سے بحث نہیں، اس کو باب مکروہات میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔ یہاں شرطوں کا بیان ہے کہ بے⁽⁵⁾ اُن کے ہوگی ہی نہیں۔ صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں:

- (۱) طہارت۔
- (۲) ستر عورت۔
- (۳) استقبال قبلہ۔
- (۴) وقت۔

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۵۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الأذان، ج ۲، ص ۸۸.

..... "غنیة المتملی"، سنن الصلاة، ص ۳۸۱.

..... بغير۔

(۵) نیت۔

(۶) تحریر۔^(۱) (متون)

طہارت: یعنی مصلیٰ^(۲) کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھے، نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا۔^(۳) (متون)

حدث اکبر یعنی موجبات غسل^(۴) اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو^(۵) اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ، غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا، یہ باتیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہوگی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور خفیفہ کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو، اس کا نام قدر مانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کیے گئے۔

مسئلہ ۱: کسی شخص نے اپنے کو بے وضو گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی، بعد کو ظاہر ہوا کہ بے وضو نہ تھا، نماز نہ ہوئی۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۲: مصلیٰ اگر ایسی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے، اگر اس میں نجاست قدر مانع ہو تو نماز جائز نہیں، مثلاً چاندنی کا ایک سرا اوڑھ کر نماز پڑھی اور دوسرے سرے میں نجاست ہے، اگر رکوع و سجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے، نماز نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔ یوہیں اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ خود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رُک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر مانع نماز ناپاک ہے، تو نماز نہ ہوگی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رُکا ہوا ہے، اس کے روکنے کا محتاج نہیں، تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں، پھر بھی بے ضرورت کراہت سے خالی نہیں، اگرچہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔^(۷) (درمختار، عالمگیری، رضا)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۸۹۔

..... نمازی۔

..... "شرح الوقایة"، کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ج ۱، ص ۱۵۶۔

..... یعنی وہ چیزیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے۔ یعنی وضو توڑنے والی چیزیں۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۷۔

..... المرجع السابق، ص ۹۱، و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۶۰۔

مسئلہ ۳: اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴: چھت، خیمہ، سائبان اگر نجس ہوں اور مصلیٰ کے سر سے کھڑے ہونے میں لگیں، جب بھی نماز نہ ہوگی۔^(۲) (ردالمحتار) یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر مانع اس کے سر کو بقدر ادائے رکن لگے۔ (رضا)

مسئلہ ۵: اگر اس کا کپڑا یا بدن، اثنائے نماز میں بقدر مانع ناپاک ہو گیا، اور تین تسبیح کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا ناپاک تھا یا کسی ناپاک چیز کو لیے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔^(۳) (ردالمختار)

مسئلہ ۶: مصلیٰ کا بدن، جنب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے ملا رہا، یا انھوں نے اس کی گود میں سر رکھا، تو نماز ہو جائے گی۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۷: مصلیٰ کے بدن پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔^(۵) (بحر)

مسئلہ ۸: جس جگہ نماز پڑھے، اس کے طاہر^(۶) ہونے سے مراد موضع سجود و قدم کا پاک ہونا^(۷) ہے، جس چیز پر نماز پڑھتا ہو، اس کے سب حصہ کا پاک ہونا، شرط صحت نماز نہیں۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۹: مصلیٰ کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو، نماز نہ ہوگی۔^(۹) یوہیں اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا، ناپاک ہے، اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہوگئی، ہاں بے ضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۱۰: پیشانی پاک جگہ ہے اور ناک نجس جگہ، تو نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۵۸، و "الدرالمختار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج ۱، ص ۵۷۱.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۱.

..... "ردالمحتار"،

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۱، موضحاً.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۶۴.

..... پاک۔ یعنی سجدہ اور پاؤں رکھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

ضرورت یہ بھی مکروہ۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا، نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوگی۔^(۲) (ردالمحتار) اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا، تو بالا جماع نماز نہ ہوگی۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا، نماز نہ ہوگی۔^(۴) (ردالمحتار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خالی حصے کے نیچے ہو، یعنی آستین فاصل نہ سمجھی جائے گی، اگرچہ دبیز^(۵) ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے، بخلاف اور دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بومحسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلیٰ میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مصلیٰ کا تابع نہیں، یوں اگر چوڑی آستین کا خالی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو، نہ پیشانی، تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو کہ اب اس نجاست کو بدن مصلیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ ۱۳: اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں، تو مضر نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی، جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے، اگرچہ نمایاں ہو، نماز ہوگی۔^(۷) (ردالمحتار)

دوسری شرط ستر عورت: یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾^(۸)

ہر نماز کے وقت کپڑے پہنو۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۲.

..... یعنی موٹی۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۲.

و باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ص ۴۶۷.

..... پ ۸، الاعراف: ۳۱.

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا يُبَدِّلَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ (1)

عورتیں زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں، مگر وہ کہ ظاہر ہیں۔

(کہ ان کے کھلے رہنے پر بوجہ جائز عادت جاری ہے)۔

حدیث ۱: حدیث میں ہے جس کو، ابن عدی نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب نماز پڑھو، تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو۔“ (2) اور

حدیث ۲: ابوداؤد و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔“ (3)

حدیث ۳: ابوداؤد نے روایت کی کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کیا بغیر ازار پہنے، گرتے اور

دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جب گرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے۔“ (4) اور

حدیث ۴: دارقطنی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ناف کے نیچے

سے گھٹنے تک عورت ہے۔“ (5) اور

حدیث ۵: ترمذی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”عورت،

عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔“ (6)

مسئلہ ۱۵: ستر عورت ہر حال میں واجب ہے، خواہ نماز میں ہو یا نہیں، تنہا ہو یا کسی کے سامنے، بلا کسی غرض صحیح

کے تنہائی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر بالا جماع فرض ہے۔ یہاں تک کہ اگر اندھیرے مکان

میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس اتنا پاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے اور ننگے پڑھی، بالا جماع نہ

ہوگی۔ مگر عورت کے لیے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو، تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں، بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور

..... پ ۱۸، النور: ۳۱۔

..... ”الکامل فی ضعفاء الرجال“، رقم الترجمة، نصر بن حماد ۱۹۷۴، ج ۸، ص ۲۸۷۔

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير حمار، الحديث: ۶۴۱، ج ۱، ص ۲۵۸۔

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب في كم تصلي المرأة، الحديث: ۶۴۰، ج ۱، ص ۲۵۸۔

..... ”سنن الدارقطني“، كتاب الصلاة، باب الأمر بتعليم الصلوات، الحديث: ۸۷۶، ج ۱، ص ۳۱۶۔

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الرضاع، ۱۸۔ باب، الحديث: ۱۱۷۶، ج ۲، ص ۳۹۲۔

محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لیے اگرچہ تہا اندھیری کوٹھڑی میں ہو، تمام بدن سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے، بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے مونہہ کھولنا بھی منع ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: اتنا باریک کپڑا، جس سے بدن چمکتا ہو، ستر کے لیے کافی نہیں، اس سے نماز پڑھی، تو نہ ہوئی۔⁽²⁾ (عالمگیری) یوہیں اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے، نماز نہ ہوگی۔ (رضا) بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ان چمکتی ہے، ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا، جس سے ستر عورت نہ ہو سکے، علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ ۱۷: دبیز کپڑا، جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو، مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیأت معلوم ہوتی ہے، ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے گی، مگر اس عضو کی طرف دوسروں کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔⁽³⁾ (ردالمحتار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لیے بدرجہ اولیٰ ممانعت۔ بعض عورتیں جو بہت چست پاجامے پہنتی ہیں، اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ ۱۸: نماز میں ستر کے لیے پاک کپڑا ہونا ضرور ہے، یعنی اتنا نجس نہ ہو، جس سے نماز نہ ہو سکے، تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے اور ناپاک پہن کر نماز پڑھی، نماز نہ ہوئی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی، پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا، نماز نہ ہوئی۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: غیر نماز میں نجس کپڑا پہننا تو حرج نہیں، اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں، تو اسی کو پہننا واجب ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار) یہ اس وقت ہے کہ اس کی نجاست خشک ہو، چھوٹ کر بدن کو نہ لگے، ورنہ پاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا مطلقاً منع ہے کہ بلا وجہ بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۳، ۹۷.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۳.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۹۳، ۱۰۷.

مسئلہ ۲۱: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار) اس زمانہ میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا جامہ اس طرح پہنتے ہیں، کہ پیڑو^(۱) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے، بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں، یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت ہے تو فاسق ہیں۔

مسئلہ ۲۲: آزاد عورتوں اور خنثی مشکل^(۳) کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوا مونہ کی نکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیوں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: اتنا باریک دوپٹا، جس سے بال کی سیاہی چمکے، عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی، نہ ہوگی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے، جس سے بال وغیرہ کارنگ چھپ جائے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے، خنثی مشکل رقیق^(۶) ہو، تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی، اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا، اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا، نماز ہوگئی، ورنہ نہیں، خواہ اسے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں، ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی نہ تھی، جس سے سر چھپائے، تو ہوگئی۔^(۸) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: جن اعضا کا ستر فرض ہے، ان میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا، نماز ہوگئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ج ۲، ص ۹۳.

..... ناف کے نیچے۔

..... جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہار شریعت حصہ ۷، نکاح کا بیان)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ج ۲، ص ۹۵.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸. موضحاً.

..... یعنی غلام۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۴.

و "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۹.

اور فوراً چھپا لیا، جب بھی ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا یا بالقصد کھولا، اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے، یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا، تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: اگر چند اعضا میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے، مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضا میں جو سب سے چھوٹا ہے، اس کی چوتھائی کی برابر ہے، نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے، نماز جاتی رہی۔⁽³⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیہہ کہ ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں، اس حکم میں سب برابر ہیں، غلظت و خفت باعتبار حرمت نظر کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے، تو نرمی کیساتھ منع کرے، اگر باز نہ آئے، تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ان کھولے ہوئے ہے، تو سختی سے منع کرے اور باز نہ آیا، تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے، تو جو مارنے پر قادر ہو، مثلاً باپ یا حاکم، وہ مارے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: ستر کے لیے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے، تو اگر کسی نے صرف لہبا گر تا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے، تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی، اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا، مگر وہ تحریمی ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: اوروں سے ستر فرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے نہ دیکھ سکیں، تو معاذ اللہ اگر کسی شریر نے نیچے جھک کر اعضا کو دیکھ لیا، تو نماز نہ گئی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۰.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۰۲.

..... المرجع السابق، ص ۱۰۱.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۲.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۸.

مسئلہ ۳۲: مرد میں اعضائے عورت نو ہیں۔ آٹھ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحاوی وغیرہم نے گئے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزا، حشفہ و قصبہ و قلفہ کے، (۲) انٹین یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں، ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا مفسد نماز نہیں، (۳) دبر یعنی پاخانہ کا مقام، (۴، ۵) ہر ایک سرین جدا عورت ہے، (۶، ۷) ہر ران جدا عورت ہے۔ چڈھے سے گھٹنے تک ران ہے۔ گھٹنا بھی اس میں داخل ہے، الگ عضو نہیں، تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کونہیں پہنچتے، (۸) ناف کے نیچے سے، عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب، سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۱)

اعلیٰ حضرت مجدد مآتہ حاضرہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ (۹) دبر و انٹین کے درمیان کی جگہ بھی، ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور انکے تمام احکام کو چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمر نہ عضو است	از تہ ناف تا تہ زانو
ھر چہ ربعش بقدر رکن کشود	یا کشودی دمہ نماز مجو
ذکر و انٹین و حلقہ پس	دوسرین ھر فخذ بہ زانوئے او
ظاہرا فصل انٹین و دبر	باقی زیر ناف از ھر سو (۲)

مسئلہ ۳۳: آزاد عورتوں کے لیے، باسٹنا پانچ عضو کے، جن کا بیان گزرا، سارا بدن عورت ہے اور وہ تیس اعضا پر مشتمل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے، جو اوپر بیان ہوا۔ (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک، یعنی عادۃً جتنی جگہ پر بال جمتے ہیں۔ (۲) بال جو لٹکتے ہوں۔ (۳، ۴) دونوں کان۔ (۵) گردن اس میں گلابھی داخل ہے۔ (۶، ۷) دونوں شانے۔ (۸، ۹) دونوں بازوان میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰، ۱۱) دونوں کلاسیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔ (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کی حدزیریں تک۔ (۱۳، ۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت۔ (۱۵، ۱۶) دونوں پستانیں، جب کہ اچھی طرح اٹھ چکی ہوں، اگر بالکل نہ اٹھی ہوں یا خفیف اُبھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیأت نہ پیدا ہوئی ہو، تو سینہ کی تابع ہیں، جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی، ان کے

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة مطلب في النظر إلى وجه الأمد، ج ۲، ص ۱۰۱۔

..... ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۶، ص ۳۹۔

درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے، جدا عضو نہیں۔ (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک، یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔ (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک، دونوں کروٹوں میں جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ سینہ میں اور پچھلا شانوں یا پیٹھ میں شامل ہے اور اس کے بعد سے دونوں کروٹوں میں کمر تک جو جگہ ہے، اس کا اگلا حصہ پیٹ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے۔ (۲۰، ۲۱) دونوں سرین۔ (۲۲) فرج۔ (۲۳) دبر۔ (۲۴، ۲۵) دونوں رانیں، گھٹنے بھی انھیں میں شامل ہیں۔ (۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (۲۷، ۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔ (۲۹، ۳۰) دونوں تلوے اور بعض علماء نے پشت دست اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔^(۱)

مسئلہ ۳۴: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں، مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے مونہہ کھولنا منع ہے۔^(۲) یوہیں اس کی طرف نظر کرنا، غیر محرم کے لیے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۵: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لیے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے، البتہ اور کپڑا ہوتے ہوئے، مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے، کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے، نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے، ہو جائے گی۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ دن ہو یا رات، گھر میں ہو یا میدان میں، خواہ ویسے بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھے ہیں، یعنی مرد مردوں کی طرح اور عورت عورتوں کی طرح یا پاؤں پھیلا کر اور عورت غلیظہ پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یہ اشارہ رکوع و سجود سے اس کے لیے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا، کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل، خواہ قیام میں رکوع و سجود کے لیے اشارہ کرے یا رکوع و سجود کرے۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

..... "الفتاویٰ الرضویة"، ج ۶، ص ۳۹-۴۰.

..... ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الخطر والاباحۃ میں انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگے۔ ۱۲ منہ

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۹۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر إلی وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۳.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، مطلب فی النظر إلی وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، مطلب فی النظر إلی وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۵.

مسئلہ ۳۸: ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا، کسی نے عاریتاً اس کو کپڑا دے دیا یا مباح کر دیا (1) نماز جاتی رہی۔ کپڑا پہن کر سرے سے پڑھے۔ (2) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا، تو آخر وقت تک انتظار کرے، جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی، تو برہنہ ہی پڑھے۔ (3) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو مانگنا واجب ہے۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: اگر کپڑا موم (5) ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلییہ سے زائد ہیں، تو اگر اتنے دام مانگتا ہو، جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں، تو خریدنا واجب۔ (6) (ردالمحتار) یوہیں اگر ادھار دینے پر راضی ہو، جب بھی خریدنا واجب ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۲: اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نجس ہے، تو نماز میں اسے نہ پہنے اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے، تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے، برہنہ جائز نہیں، یہ سب اس وقت ہے کہ ایسی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر مانع سے کم کر سکے، ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۴۳: چند شخص برہنہ ہیں، تو تنہا تنہا، دُور دُور، نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی، تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (8) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: اگر برہنہ شخص کو چٹائی یا کچھ مائل جائے، تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے۔ یوہیں گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (9) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵: اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور

..... یعنی کسی کے پاس کپڑا تھا اس نے کہا تم اسے استعمال کر سکتے ہو۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۶.

..... المرجع السابق. یعنی قیمت سے۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر إلى وجه الأمر، ج ۲، ص ۱۰۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث، في شروط الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۵۹.

..... المرجع السابق.

اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی کو چھپا سکتا ہے، تو ایک ہی کو چھپائے۔⁽¹⁾ (درمختار)
 مسئلہ ۴۶: جس نے ایسی مجبوری میں برہنہ نماز پڑھی، تو بعد نماز کپڑا ملنے پر اعادہ نہیں، نماز ہوگئی۔⁽²⁾ (درمختار)
 مسئلہ ۴۷: اگر ستر کا کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا، بندوں کی جانب سے ہو، تو نماز پڑھے، پھر اعادہ کرے۔⁽³⁾ (درمختار)

تیسری شرط استقبال قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف موڑ کرنا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ عَن قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝﴾⁽⁴⁾

بے وقوف لوگ کہیں گے کہ جس قبلہ پر مسلمان لوگ تھے، انھیں کس چیز نے اس سے پھیر دیا، تم فرما دو اللہ ہی کے لیے مشرق و مغرب ہے، جسے چاہتا ہے، سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پسند یہ تھا کہ کعبہ قبلہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کما هو مروی فی صحیح البخاری وغیرہ من الصحاح اور فرماتا ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ ط وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ط وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ط فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ط فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوُؤُوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝﴾⁽⁵⁾

جس قبلہ پر تم پہلے تھے، ہم نے پھر وہی اس لیے مقرر کیا کہ رسول کے اتباع کرنے والے ان سے متمیز ہو جائیں، جو ایڑیوں کے بل لوٹ جاتے ہیں اور بے شک یہ شاق ہے، مگر ان پر جن کو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارا ایمان ضائع نہ کرے گا،

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۰۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۱۰.

..... پ ۲، البقرة: ۱۴۲.

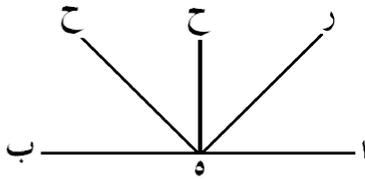
..... پ ۲، البقرة: ۱۴۳-۱۴۴.

بیشک اللہ لوگوں پر بڑا مہربان رحم والا ہے۔ اے محبوب! آسمان کی طرف تمہارا بار بار بار موندھ اٹھانا ہم دیکھتے ہیں، تو ضرور ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے، جسے تم پسند کرتے ہو، تو اپنا موندھ (نماز میں) مسجد حرام کی طرف پھیرو اور اے مسلمانوں! تم جہاں کہیں ہو، اسی کی طرف (نماز میں) موندھ کرو اور بے شک جنہیں کتاب دی گئی، وہ ضرور جانتے ہیں کہ وہی حق ہے، ان کے رب کی طرف سے اور اللہ ان کے کوٹلوں سے غافل نہیں۔

مسئلہ ۴۸: نماز اللہ ہی کے لیے پڑھی جائے اور اسی کے لیے سجدہ ہونہ کہ کعبہ کو، اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لیے سجدہ کیا، حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر عبادت کعبہ کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔⁽¹⁾ (درمختار و افادات رضویہ)

مسئلہ ۴۹: استقبال قبلہ عام ہے کہ بعینہ کعبہ، معظمہ کی طرف موندھ ہو، جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لیے یا اس جہت کو موندھ ہو جیسے اوروں کے لیے۔⁽²⁾ (درمختار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے، اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو، جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں، تو عین کعبہ کی طرف موندھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو، اس کے لیے جہت کعبہ کو موندھ کرنا کافی ہے۔ (افادات رضویہ)

مسئلہ ۵۰: کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی، تو جس رخ چاہے پڑھے، کعبہ کی چھت پر بھی نماز ہو جائے گی، مگر اس کی چھت پر چڑھنا ممنوع ہے۔⁽³⁾ (غنیہ وغیرہا)



مسئلہ ۵۱: اگر صرف حطیم کی طرف موندھ کیا کہ کعبہ معظمہ محاذات میں

نہ آیا، نماز نہ ہوئی۔⁽⁴⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۵۲: جہت کعبہ کو موندھ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ موندھ کی سطح کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے، مگر موندھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ میں ہے، نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۲۵ درجہ رکھی گئی ہے، تو اگر ۲۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا، نماز نہ ہوئی، مثلاً ا، ب، ایک خط ہے اس پر ۵، ح، عمود ہے اور فرض کرو کہ کعبہ معظمہ عین نقطہ ح کے محاذی ہے، دونوں قائلے ا، ۵، ح اور ح، ۵ کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط ۵، ر، ۵، ح خطوط کھینچے، تو یہ زاویہ ۲۵، ۲۵ درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام ۵ پر کھڑا ہے، اگر نقطہ ح کی طرف موندھ کرے، تو

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، بحث النیة، ج ۲، ص ۱۳۴.

..... "غنیة المتملی"، فصل مسائل شتی، ص ۶۱۶، وغیرہا.

..... "غنیة المتملی"، فروع فی شرح الطحاوی، ص ۲۲۵.

اگر عین کعبہ کو مونہ ہے اور اگر دہنے بائیں دیاح کی طرف جھکے تو جب تک ریح یاح ح کے اندر ہے، جہت کعبہ میں ہے اور جب ر سے بڑھ کر یاح سے گزر کر ب کی طرف کچھ بھی قریب ہوگا، تو اب جہت سے نکل گیا، نماز نہ ہوگی۔⁽¹⁾ (درمختار و افاداتِ رضویہ) **مسئلہ ۵۳:** قبلہ بنائے کعبہ کا نام نہیں، بلکہ وہ فضا ہے، اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے، تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دی جائے اور اب اس عمارت کی طرف مونہ کر کے نماز پڑھی نہ ہوگی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہوگی، یوں اگر بلند پہاڑ پر یا کوئیں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف مونہ کیا، نماز ہوگی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی، گو عمارت کی طرف نہ ہو۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو، مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ بدلے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے جس کے چوری ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا جا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کرادے، تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں، ہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو مونہ کرے، ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ نگاہ سے مخفی ہو جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں، یوں روانی میں پڑھے۔⁽³⁾ (ردالمحتار) **مسئلہ ۵۵:** چلتی کشتی میں نماز پڑھے، تو بوقت تحریر قبلہ کو مونہ کرے اور جیسے جیسے وہ گھومتی جائے یہ بھی قبلہ کو مونہ پھیرتا رہے، اگرچہ نفل نماز ہو۔⁽⁴⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۵۶: مصلیٰ کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال کرے گا تو چوری ہو جائے گی، ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے، اگرچہ باجرت مثل استقبال فرض ہے۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار) یعنی جب کہ وہ اجرت حاجتِ اصلیہ سے زائد اس کے پاس ہو یا محافظ آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ نقد مانگتا ہے اور اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حاجتِ اصلیہ سے زائد نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے، تو اجیر کرنا ضرور نہیں، یوں پڑھے۔ (افاداتِ رضویہ) **مسئلہ ۵۷:** کوئی شخص قید میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے، نماز پڑھ لے، پھر

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۳۵.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۱.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۲.

..... "غنیۃ المتملی"، فروع فی شرح الطحطاوی، ص ۲۲۵.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۲.

جب موقع ملے وقت میں یا بعد، تو اس نماز کا اعادہ کرے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۸: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تخری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی منہ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔⁽²⁾ (عامہ کتب)

مسئلہ ۵۹: تخری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی، ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔⁽³⁾ (تنویر الابصار وغیرہ)

مسئلہ ۶۰: ایسا شخص اگر بے تخری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو، ہاں اگر قبلہ کی طرف منہ ہونا، بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا، ہوگئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو، یقین نہ ہو یا اثنائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا، اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا، مگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا، نماز نہ ہوئی، اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا، جدھر منہ کیا، اگرچہ بعد کو یقین کیسا ساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۲: اگر کوئی جاننے والا موجود ہے، اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، ہوگئی، ورنہ نہیں۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۳: جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا، اس نے تخری کر کے نماز پڑھ لی، اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہوگئی، اعادہ کی حاجت نہیں۔⁽⁷⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۶۴: اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں، مگر ان کا اعتبار نہ کیا، بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا، یا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کر لے اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی، دونوں صورت میں نہ

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: کرامات الأولیاء ثابتہ، ج ۲، ص ۱۴۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۳.

..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۳، وغیرہ.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری... إلخ، ج ۲، ص ۱۴۳.

..... "منیة المصلي"، مسائل تحری القبلة... إلخ، ص ۱۹۲.

ہوئی، اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۵: ایک شخص تخری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تخری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تخری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۶: اگر تخری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور اثنائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے، اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں، جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرایاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا وقفہ ہوا، نماز نہ ہوئی۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا، کوئی بیٹا آیا، اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی، تو اگر وہاں کوئی شخص ایسا تھا، جس سے قبلہ کا حال نابینا دریافت کر سکتا تھا، مگر نہ پوچھا، دونوں کی نمازیں نہ ہوں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا، تو نابینا کی ہوگی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔⁽⁴⁾ (خانہ، ہندیہ، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۸: تخری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا، بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی اور قبلہ کی طرف پھر گیا، تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہو، اگر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تخری کی تھی اور اب اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی، تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے، ورنہ نہیں۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام تخری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے، تو اگرچہ مقتدی تخری کرنے والوں میں نہ ہو، اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۰: اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تخری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق⁽⁷⁾ و لاحق⁽⁸⁾ کی رائے بدل گئی، تو مسبوق گھوم جائے اور لاحق سرے سے پڑھے۔⁽⁹⁾ (ردالمحتار)

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۳.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۳.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۴.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: مسائل التحری فی القبلة، ج ۲، ص ۱۴۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۴.

..... وہ کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

..... وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہوا، مگر اقتدا کے بعد اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے یا بلا عذر۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۴.

مسئلہ ۷۱: اگر پہلے ایک طرف کورائے ہوئی اور نماز شروع کی، پھر دوسری طرف کورائے پلٹی، پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی، جو پہلے مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے، سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۷۲: تحری کر کے ایک رکعت پڑھی، دوسری میں رائے بدل گئی، اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا، تو سرے سے نماز پڑھے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۷۳: اندھیری رات ہے، چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی، مگر اثنائے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے، نہ مقتدی امام سے آگے ہے، نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اسکی جہت تھی، کچھ حرج نہیں اور اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو، تو نماز نہ ہوئی۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلیٰ نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا، اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے وقفہ نہ ہوا، تو ہوگئی۔^(۴) (منیہ، بحر)

مسئلہ ۷۵: اگر صرف مونہ قبلہ سے پھیرا، تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ہی قبلہ کی طرف کر لے اور نماز نہ جائے گی، مگر بلا عذر مکروہ ہے۔^(۵) (منیہ، بحر)

چوتھی شرط وقت ہے: اس کے مسائل اوپر مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ ﴾^(۶)

انہیں تو یہی حکم ہوا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۴۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: اذا ذكر في مسألة ثلاثة اقوال... إلخ، ج ۲، ص ۱۴۷.

..... "منية المصلي"، مسائل التحرى القبلة... إلخ، ص ۱۹۳.

و "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۱، ص ۴۹۷.

..... المرجع السابق.

..... پ ۳۰، البينة: ۵.

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَّا نَوَى)) (1)

”اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے، جو اس نے نیت کی۔“

اس حدیث کو بخاری و مسلم اور دیگر محدثین نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۷۶: نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں، محض جاننا نیت نہیں، تاوقت یہ کہ ارادہ نہ ہو۔ (2) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۷۷: نیت میں زبان کا اعتبار نہیں، یعنی اگر دل میں مثلاً ظہر کا قصد کیا اور زبان سے لفظ عصر نکلا، ظہر کی نماز

ہوگی۔ (3) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۸: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے، کون سی نماز پڑھتا ہے؟ تو فوراً بلا تاویل بتا دے، اگر

حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا، تو نماز نہ ہوگی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۷۹: زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں، فارسی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اور

تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو، مثلاً نَوَيْتُ یا نیت کی میں نے۔ (5) (درمختار)

مسئلہ ۸۰: احوط یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (6) (منیہ)

مسئلہ ۸۱: تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی، مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ

امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں، فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (7) (درمختار)

مسئلہ ۸۲: وضو سے پیشتر نیت کی، تو وضو کرنا فاصل اجنبی نہیں، نماز ہو جائے گی۔ یوہیں وضو کے بعد نیت کی اس کے

بعد نماز کے لیے چلنا پایا گیا، نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (8) (غنیہ)

..... ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم... إلخ،

الحديث: ۱، ج ۱، ص ۵.

..... ”تنویر الابصار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۱.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ج ۲، ص ۱۱۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۳.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۳.

..... ”منية المصلي“، استحباب ان ينوي بقبله ويتكلم باللسان، ص ۲۳۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۴.

..... ”غنية المتملي“، الشرط السادس النية، ص ۲۵۵.

مسئلہ ۸۳: اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی، اس کا اعتبار نہیں، یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی، نماز نہ ہوگی۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: صحیح یہ ہے کہ نفل و سنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے، مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متابعت^(۲) کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو کافی قرار دیتے ہیں۔^(۳) (منیہ)

مسئلہ ۸۵: نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے، اگرچہ نفل نیت میں نہ ہو۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۸۶: فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور ہے، مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں، اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو، مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں، نماز نہ ہوگی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے، مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز پڑھتا ہے، وہی میں بھی پڑھتا ہوں، تو یہ نماز ہو جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو دو صورتیں ہیں، اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں، اگر سنتیں پڑھ چکا ہے، تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں بہ نیت فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا، مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں بہ نیت فرض پڑھیں، تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا، دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کسی میں نہ کی، تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۷: فرض میں یہ بھی ضرور ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کے ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے، مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں، خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔^(۶) (تنویر الابصار)

مسئلہ ۸۸: اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی، تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جاتا رہنا اسکے علم میں ہو یا نہیں۔^(۷) (ردالمحتار)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۶۔
..... یعنی بیروی۔

..... "منية المصلي"، الشرط السادس النية، ص ۲۲۵۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۶۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۷۔

..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۷، ۱۲۳۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۲۳۔

مسئلہ ۸۹: نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں، جبکہ کسی نماز کو معین نہ کیا، مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشا۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۰: اولیٰ یہ ہے کہ یہ نیت کرے آج کی فلاں نماز کہ اگرچہ وقت خارج ہو گیا ہو، نماز ہو جائے گی، خصوصاً اس کے لیے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۹۱: اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا، مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی، بعد کو معلوم ہوا کہ پیر تھا، نماز ہو جائے گی۔^(۳) (غنیہ) یعنی جبکہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بے کار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں، ہاں اگر صرف دن کے نام ہی سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا، مثلاً منگل کی ظہر پڑھتا ہوں، تو نماز نہ ہوگی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (افاداتِ رضویہ)

مسئلہ ۹۲: نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے، تو اگر تعداد رکعات میں خطا واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی، تو نماز ہو جائے گی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: فرض قضا ہو گئے ہوں، تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے، مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۹۴: اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو، تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں، مثلاً میرے ذمہ جو فلاں نماز ہے، کافی ہے۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۵: اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو، تو اس کے لیے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں کچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے۔^(۷) (درمختار)

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۲۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۳.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... "غنیة المتملي"، الشرط السادس النية، ص ۲۵۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۲۰.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۹.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۱۹.

مسئلہ ۹۶: کسی کے ذمہ اتوار کی نماز تھی، مگر اس کو گمان ہوا کہ ہفتہ کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ اتوار کی تھی، ادا نہ ہوئی۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۹۷: قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوں اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۸: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگی، مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔^(۳) (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۹۹: ایک صورت میں امام کو نیت امامت بالاتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہو جائے اور وہ نماز، نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت زناں^(۴) کی نیت نہ کی، تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔^(۵) (درمختار) اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے، بعد کو اگر نیت کر بھی لے، صحت اقتدائے زن کے لیے کافی نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۰: جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے محاذی ہو یا نہ ہو، امامت زناں کی نیت بالاجماع ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ وعیدین میں بھی حاجت نہیں، باقی نمازوں میں اگر محاذی مرد کے نہ ہوئی، تو عورت کی نماز ہو جائے گی، اگرچہ امام نے

..... "غنیة المتملي"، الشرط السادس النية، ص ۲۵۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: يصح القضاء بنية الأداء و عكسه، ج ۲، ص ۱۲۵.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۱،

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... یعنی عورتوں کی امامت۔

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۸.

..... "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضى عليه سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.

امامت زناں کی نیت نہ کی ہو۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۱: مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی اور اقتدا کا قصد نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۲: مقتدی نے بہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری، تو جائز ہے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۳: مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہوں جو اس امام کی نماز ہے، اگر امام نماز شروع کر چکا ہے،

جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے اب تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں، اگر مقتدی کے علم میں ہو کہ

امام نے ابھی نماز شروع نہ کی، تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی اور واقع میں شروع

نہ کی ہو تو وہ نیت کافی نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: مقتدی نے نیت اقتدا کی، مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی، تو فرض ادا نہ ہوا۔⁽⁵⁾ (غنیہ) یعنی جب تک

یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ ۱۰۵: جمعہ میں بہ نیت اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی، نماز ہوگئی، خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا

ظہر اور اگر بہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا، نہ ظہر۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۶: مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیرہ اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر

یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی ورنہ نہیں، تو اگر چہ قعدہ اولیٰ ہو اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے، تو

میں نے فرض میں اقتدا کی، ورنہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا، اگر چہ قعدہ اولیٰ ہو۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: یوہیں اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا یا تراویح اور یوں اقتدا کی کہ اگر فرض ہے تو

اقتدا کی، تراویح ہے تو نہیں، تو عشا ہو، خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... المرجع السابق، ص ۶۷.

..... المرجع السابق، ص ۶۶.

..... غنیة المتمملي، الشرط السادس النية، ص ۲۵۱.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... المرجع السابق، ص ۶۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷.

اس کو یہ چاہیے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض، ورنہ نفل ہو جائیں گے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۰۸: امام جس وقت جائے امامت پر گیا، اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کر لی، اگرچہ بوقت تکبیر نیت حاضر نہ ہو، اقتدا صحیح ہے، بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔⁽²⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۱۰۹: نیت اقتدا میں یہ علم ضرور نہیں کہ امام کون ہے؟ زید ہے یا عمرو اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے اور اس کے علم میں وہ زید ہے، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی، بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں، بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو صحیح نہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۱۰: جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہیے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے، یوہیں جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں میت کی نماز۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: نماز جنازہ کی یہ نیت ہے، نماز اللہ کے لیے اور دعا اس میت کے لیے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۲: مقتدی کو شبہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت، تو یہ کہہ لے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱۳: اگر مرد کی نیت کی، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، جائز نہ ہوئی، بشرطیکہ جنازہ حاضرہ کی طرف اشارہ نہ ہو، یوہیں اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا عمرو ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے، تو ہوگی۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار) یوہیں اگر اس کے علم میں وہ مرد ہے، بعد کو عورت ہونا معلوم ہوا یا بالعکس، تو نماز ہو جائے گی، جب کہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔⁽⁸⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۴: چند جنازے ایک ساتھ پڑھے، تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد معین کر لی اور

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۳.

..... "غنیة المتملی"، الشرط السادس النية، ص ۲۵۲.

..... المرجع السابق، و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷.

..... "تنویر الأبصار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۶.

..... "تنویر الأبصار" و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضیٰ علیہ سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷.

اس سے زائد تھے، تو کسی جنازے کی نہ ہوئی۔^(۱) (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو، صرف اتنا ہو کہ دس (۱۰) میتوں کی نماز اور وہ تھے گیارہ (۱۱) تو کسی پر نہ ہوئی اور اگر نیت میں اشارہ تھا، مثلاً ان دس (۱۰) میتوں پر نماز اور وہ ہوں بیس (۲۰) تو سب کی ہوگئی، یہ احکام امام نماز جنازہ کے ہیں اور مقتدی کے بھی، اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے، ان کے جنازہ کی نماز کہ اس صورت میں اگر اس نے ان کو دس (۱۰) سمجھا اور وہ ہیں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۵: نماز واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے، مثلاً نماز عید الفطر، عید اضحیٰ، نذر، نماز بعد طواف یا نفل، جس کو قصد افسد کیا ہو کہ اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے، یوہیں سجدہ تلاوت میں نیت تعیین ضرور ہے، مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدہ شکر اگر چہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدہ سہو کو درمختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں، مگر ”نہر الفائق“ میں ضروری سمجھی اور یہی ظاہر ہے۔^(۳) (ردالمحتار) اور نذریں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور وتر میں فقط وتر کی نیت کافی ہے، اگرچہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو، ہاں نیت واجب اولیٰ ہے، البتہ اگر نیت عدم وجوب ہے تو کافی نہیں۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: یہ نیت کہ مونہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۷: نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۸: ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی، تو اگر تکبیر جدید کے ساتھ ہے، تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہوگئی، ورنہ وہی پہلی ہے، خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض۔^(۷) (عالمگیری، غنیہ)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۲۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضي عليه سنوات وهو يصلي... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۱۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، ج ۲، ص ۱۲۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: مضي عليه سنوات... إلخ، ج ۲، ص ۱۲۹.

..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... المرجع السابق، و "غنية المتملي"، الشرط السادس النية، ص ۲۴۹.

یہ اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے، ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔^(۱) (ہندیہ)

مسئلہ ۱۱۹: ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر بہ نیت اسی ظہر کے تکبیر کہی، تو یہ وہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہوگی، لہذا اگر قعدہ اخیرہ کیا، تو ہوگی ورنہ نہیں، ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور وہ رکعت شمار میں نہیں۔^(۲) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۱۲۰: اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو وہ بدستور نماز میں ہے۔^(۳) (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ ۱۲۱: دو نمازوں کی ایک ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ (۱) ان میں ایک فرض عین ہے، دوسری جنازہ، تو فرض کی نیت ہوئی، (۲) اور دونوں فرض عین ہیں، تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا، تو وقتی ہوئی، (۳) اور ایک وقتی ہے، دوسری قضا اور وقت میں وسعت نہیں جب بھی وقتی ہوئی، (۴) اور وقت میں وسعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور (۵) دونوں قضا ہوں، تو صاحب ترتیب کے لیے پہلی ہوئی اور (۶) صاحب ترتیب نہیں، تو دونوں باطل اور ایک (۷) فرض، دوسری نفل، تو فرض ہوئے، (۸) اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوں، (۹) اور ایک نفل، دوسری نماز جنازہ، تو نفل کی نیت رہی۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۲: نماز خالصاً للہ شروع کی، پھر معاذ اللہ ریاء کی آمیزش ہوگئی، تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔^(۵) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۳: پورا ریاء یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے، اس وجہ سے پڑھ لی ورنہ پڑھتا ہی نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔^(۶) (درمختار، عالمگیری) اور ریاء کا استحقاق عذاب بہر حال ہے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۶.

..... المرجع السابق، و "غنیة المتملی"، الشرط السادس النیة، ص ۲۵۰.

..... "الدرالمختار"،

..... "غنیة المتملی"، الشرط السادس النیة، ص ۲۵۰.

و "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع فی النیة، ج ۲، ص ۱۵۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۱.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۶۷.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۲۴: نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا، لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو، اس کی وجہ سے ترک نہ کرے، نماز پڑھے اور استغفار کر لے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے:

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝﴾^(۲)

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اور احادیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ ۱۲۵: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔ باقی نمازوں میں شرط۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۲۶: غیر نماز جنازہ میں اگر کوئی نجاست لیے ہوئے تحریمہ باندھے اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر^(۴) پھینک دے، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یوں بروقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے مخرف^(۵) تھا، یا آفتاب خط نصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا، یا قبلہ کو مونہہ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا، نماز منعقد ہو جائے گی۔ یوں معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پر پانی بہنے سے پیشتر تکبیر تحریمہ شروع کی، مگر ختم سے پہلے اعضا دھل گئے، نماز منعقد ہو گئی۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۷: فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے، مثلاً عشا کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لیے کھڑا ہو گیا، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ و منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں، مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا تھا، اب خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں اٹھ کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا، اب معلوم ہوا کہ چار ہو چکی تھیں، تو یہ رکعت نفل ہوئی، اب ایک اور پڑھ لے کہ دو رکعتیں ہو جائیں، تو یہ بنا بقصد نہ ہوئی، لہذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: فروع في النية، ج ۲، ص ۱۵۱.

..... پ ۳۰، الاعلیٰ: ۱۵.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۸.

..... پہلے۔ یعنی پھر ہوا۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب: قد يطلق الفرض... إلخ، ج ۲، ص ۱۵۹.

مسئلہ ۱۲۸: ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔^(۱) (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے نماز پڑھی، پھر خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا، فرمایا: وعلیک السلام، جاؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی، تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے تعلیم فرمائیے، ارشاد فرمایا: ”جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو، تو کامل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو، پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے، پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔“^(۲)

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے قراءت اور جب رکوع کرتے سر کو نہ اٹھائے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تو سجدہ کو نہ جاتے تا وقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تا وقتیکہ سیدھے نہ بیٹھ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بائیں پاؤں بچھاتے اور دہنا کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلایاں بچھانے سے منع فرماتے (یعنی سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔^(۳)

حدیث ۳: صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد داہنا ہاتھ بائیں کلانی پر رکھے۔^(۴)

حدیث ۴: امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۹.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة... إلخ، الحدیث: ۴۵- (۳۹۷)، ۴۶- (۳۹۸)، ص ۲۱۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب ما یجمع صفة الصلاة... إلخ، الحدیث: ۴۹۸، ص ۲۵۵.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب وضع الیمنى علی الیسری فی الصلاة، الحدیث: ۷۴۰، ج ۱، ص ۲۶۲.

صف میں ایک شخص تھا، جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا، اے فلاں! ”تو اللہ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو، اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا۔ خدا کی قسم! ”میں پیچھے سے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔“ (1)

حدیث ۶۰۵: ابو داؤد نے روایت کی کہ اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو مقام پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سکتہ فرمانا یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے۔ دوسرا جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھ کر فارغ ہوتے، اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تصدیق کی۔ (2) ترمذی وابن ماجہ و دارمی نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آئین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷: امام بخاری ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے، تو آئین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو، اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“ (3)

حدیث ۸: صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب تم نماز پڑھو تو صفیں سیدھی کر لو، پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے، وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے، تو تم آئین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں آجائے، تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ اس کا بدلہ ہو گیا اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهَ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اللہ تمہاری سُنَّے گا۔“ (4)

حدیث ۱۰۹: ابو ہریرہ وقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی صحیح مسلم میں ہے، جب امام قراءت کرے تو تم چُپ رہو۔ (5) اس حدیث اور اس کے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آئین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہنا ہوتا تو امام کے

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي هريرة، الحديث: ۹۸۰۳، ج ۳، ص ۴۶۰.

اس حدیث شریف سے نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے کسی چیز کا سامنے ہونا درکار نہیں کہ کوئی شے ادراک کے لیے حجاب نہیں ۱۲ منہ

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب السكنة عند الافتتاح، الحديث: ۷۷۹، ج ۱، ص ۳۰۱.

..... ”صحيح البخاري“، كتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين، الحديث: ۷۸۲، ج ۱، ص ۲۷۵.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۴۰۴، ص ۲۱۴.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، الحديث: ۶۳- (۴۰۴)، ص ۲۱۵.

آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوتی کہ جب وہ وَلَا الصَّالِّينَ کہے، تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ سے ہے، وہ علقمہ سے وہ ابی وائل سے روایت کرتے ہیں، فَقَالَ امِينٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ آمِينَ کہی اور اس میں آواز پست کی، (1) نیز ابو ہریرہ و قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہ کریں، بلکہ چُپ رہیں اور یہی قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے کہ

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (2)

جب قرآن پڑھا جائے تو سُنو اور چُپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۱۱: ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تم چُپ رہو۔“ (3)

حدیث ۱۲: ابو داؤد و ترمذی علقمہ سے راوی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”کیا تمہیں وہ نماز نہ

پڑھاؤں، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تھی؟، پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے، مگر پہلی بار (4) یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور

ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں۔ (5) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳: دارقطنی و ابن عدی کی روایت انھیں سے ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھائے، مگر نماز شروع

کرتے وقت۔ (6)

حدیث ۱۴: مسلم و احمد جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”یہ کیا بات ہے؟

کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُمیں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔“ (7)

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في التأمین، الحدیث: ۲۴۸، ج ۱، ص ۲۸۵.

..... ۹، پ ۲۰۴، الاعراف.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب اقامة الصلوات... إلخ، باب إذا قرأ الإمام فانصتوا، الحدیث: ۸۴۶، ج ۱، ص ۴۶۱.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحدیث: ۷۴۸، ج ۱، ص ۲۹۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في أول مرة، الحدیث: ۲۵۷، ج ۱،

ص ۲۹۲.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع، الحدیث: ۷۵۲، ج ۱، ص ۲۹۲.

..... ”سنن الدارقطني“، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير و رفع اليدين، الحدیث: ۱۱۲۰، ج ۱، ص ۳۹۹.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب الأمر بالسكون في الصلاة... إلخ، الحدیث: ۴۳۰، ص ۲۲۹.

حدیث ۱۵: ابو داؤد و امام احمد نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ ”سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں۔“ (1)

ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث و آثار موجود ہیں، تمبر کا چند حدیثیں ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ افعال نماز احادیث سے ثابت کیے جائیں کہ ہم نہ اس کے اہل نہ اس کی ضرورت کہ آئمہ کرام نے یہ مرحلے طے فرما دیے، ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکان شریعت ہیں، وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ رُود دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی نو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں، نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے، یوں کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلانی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلانی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا (2) کلانی کے اغل بغل اور ٹاپڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ . (3)

پھر تعوذ یعنی

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پڑھے، پھر تسمیہ یعنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے، اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے، اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں، نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف، ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ پچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اور نچا نچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے پھر

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، الحديث: ۷۵۶، ج ۱، ص ۲۹۳.

..... چھوٹی انگلی۔

..... پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲

دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے، نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے، بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رُوجھے ہوں اور ہتھیلیاں پچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے، پھر سر اٹھائے، پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنچوں کے بل کھڑا ہو جائے، اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قراءت شروع کر دے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - (1)

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لَا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ لَا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضرور نہیں، اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا، اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. پڑھے (2) پھر

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

..... تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ (عزوجل) کے لیے ہیں سلام حضور پر، اے نبی! اللہ (عزوجل) کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ ۱۲

..... اے اللہ (عزوجل) درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے درود بھیجی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور ان کی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے، اے اللہ (عزوجل) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اور ان کی آل پر، بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ ۱۲

الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ . (1)

یا اور کوئی دعائے ماثور پڑھے۔ مثلاً

اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

وَأَرْحَمَنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْعَفُورُ الرَّحِيمُ . (2)

یا یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ . (3)

یا یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ

الرِّجَالِ . (4)

یا یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا اتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . (5)

اور اس کو بغیر اللہم کے نہ پڑھے، پھر دہنے شانے کی طرف مونہ کر کے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ كَبِه، پھر

بائیں طرف، یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے، مقتدی کے لیے اس میں کی بعض بات جائز نہیں، مثلاً امام کے

..... اے اللہ (عزوجل) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو

دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲

..... اے اللہ (عزوجل) میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بیشک تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے، تو اپنی طرف سے میری

مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر، بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲

..... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے ہر قسم کے خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا

ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ ۱۲

..... اے اللہ (عزوجل) تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح و دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت

کے فتنے سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دین کے غلبہ اور مردوں کے قہر سے۔ ۱۲

..... اے اللہ (عزوجل) اے ہمارے پروردگار، تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۱۲

پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض اُمور میں مستثنیٰ ہے، مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے۔⁽¹⁾ جس کو ہم بیان کریں گے، ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب کہ اس کا ترک⁽²⁾ قصداً⁽³⁾ گناہ اور نماز واجب الاعادہ⁽⁴⁾ اور سہواً ہو تو سجدہ سہواً واجب۔ بعض سنت مؤکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب، نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ

(۲) قیام

(۳) قراءت

(۴) رکوع

(۵) سجدہ

(۶) قعدہ اخیرہ

(۷) خروج بصنعہ -⁽⁵⁾

(۱) تکبیر تحریمہ:

حقیقۃً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ افعال نماز سے اس کو بہت زیادہ اتصال ہے، اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا

شمار ہوا۔

مسئلہ ۱: نماز کے شرائط یعنی طہارت و استقبال و ستر عورت و وقت۔ تکبیر تحریمہ کے لیے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان

شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے، نماز نہ ہوگی۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

..... "غنیۃ المتملی"، صفة الصلاة، ص ۲۹۸-۳۳۶، وغیرھا۔

..... چھوڑنا۔ یعنی جان بوجھ کر۔

..... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۵۸-۱۷۰۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۱۷۵۔

- مسئلہ ۲:** جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں تکبیر تحریمہ کے لیے قیام فرض ہے، تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا، نماز شروع ہی نہ ہوئی۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)
- مسئلہ ۳:** امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے، نماز نہ ہوئی۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)
- مسئلہ ۴:** نفل کے لیے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی، نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا، تو ہو جاتی۔^(۳) (ردالمحتار)
- مسئلہ ۵:** مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا، نماز نہ ہوئی۔^(۴) (درمختار)
- مسئلہ ۶:** امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہا مگر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نیت کی، نماز شروع ہو گئی اور یہ نیت لغو ہے۔^(۵) (درمختار)
- مسئلہ ۷:** امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی، اگر اقتدا کی نیت ہے، نماز میں نہ آیا ورنہ شروع ہو گئی، مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی، بلکہ اپنی الگ۔^(۶) (عالمگیری)
- مسئلہ ۸:** امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو، تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)
- مسئلہ ۹:** جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو، اس پر تلفظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔^(۸) (درمختار)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۱۷۶.

بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ حفظ

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، بحث شروط التحریمة، ج ۲، ص ۲۱۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۲۰.

مسئلہ ۱۰: اگر بطور تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی، نماز نہ ہوئی۔^(۱)

(درمختار)

مسئلہ ۱۱: اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں۔ مثلاً

اللَّهُ أَجَلٌ يَا اللَّهُ أَعْظَمُ يَا اللَّهُ كَبِيرٌ يَا اللَّهُ الْأَكْبَرُ يَا اللَّهُ الْكَبِيرُ يَا الرَّحْمَنُ الْكَبِيرُ يَا اللَّهُ إِلَهٌ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَا إِلَهَ غَيْرُهُ يَا تَبَارَكَ اللَّهُ وَغَيْرِهَا^(۲) الفاظ تعظیسی کہے، تو ان سے بھی ابتدا ہو جائے گی مگر یہ تبدیل مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر دُعا یا طلب حاجت کے لفظ ہوں۔ مثلاً

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي وغيرہا الفاظ دُعا کہے تو نماز منعقد نہ ہوئی۔ یوں اگر صرف اکبر یا اجل کہا اس کے ساتھ لفظ اللہ نہ ملا یا جب بھی نہ ہوئی۔

یوں اگر اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا اَعُوذُ بِاللَّهِ يَا اِنَّا لِلَّهِ يَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللَّهِ يَا مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ يَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہا، تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اللہ کہا یا یا اللہ یا اللہ کہا ہو جائے گی۔^(۳)
(درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: لفظ اللہ کو اللہ یا اکبر کو اکبر یا اکبار کہا، نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہے، تو کافر ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: پہلی رکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیر اولیٰ کی فضیلت پا گیا۔^(۵) (عالمگیری)

(۲) قیام:

قیام کی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔^(۶)

(درمختار، ردالمحتار)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۹.

..... یعنی اور اس کے علاوہ۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۱۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ج ۲، ص ۱۶۳.

مسئلہ ۱۴: قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے، یعنی بقدر قراءت فرض، قیام فرض اور بقدر واجب، واجب اور بقدر سنت، سنت۔^(۱) (درمختار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریرہ بھی شامل ہوگی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔ (رضا)

مسئلہ ۱۵: قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے، فرض کا ثواب ملے گا۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۶: فرض دو تر و عمیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا، نہ ہوں گی۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۹: جو شخص سجدہ کر تو سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے زخم بہتا ہے، جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے، اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یوں کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قراءت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے، باقی بیٹھ کر۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ۱۶۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ج ۲، ص ۱۶۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة و مبحث فی الرکن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۱۶۴.

کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے، جماعت میسر ہو تو جماعت سے، ورنہ تنہا۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں، بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں زخم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں قطرہ آتا ہے یا چوتھائی ستر کھلتا ہے یا قراءت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یوں کھڑا ہو تو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا ناقابل برداشت تکلیف ہوگی، تو بیٹھ کر پڑھے۔⁽²⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۲۳: اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔⁽³⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۲۴: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے، اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے، تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔⁽⁴⁾ (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی، حالانکہ وہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یوں اگر ویسے کھڑا نہ ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہونا ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی نہ ہوں، ان کا پھیرنا فرض۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ ۲۵: کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے، تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔⁽⁵⁾ (غنیہ) یعنی جب کہ چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر نہ سکتا ہو۔

(۳) قراءت:

قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں، کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل یا

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة و مبحث في الركن الاصلی... إلخ، ج ۲، ص ۱۶۵.

..... "غنیة المتملي"، فرائض الصلاة، الثاني، ص ۲۶۱ - ۲۶۷.

..... المرجع السابق، ص ۲۶۱.

..... المرجع السابق، ص ۲۶۲.

..... المرجع السابق، ص ۲۷۴.

نقل سماعت (1) بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی (2)۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: یوہیں جس جگہ کچھ پڑھنا یا کہنا مقرر کیا گیا ہے، اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود سن سکے، مثلاً طلاق دینے، آزاد کرنے، جانور ذبح کرنے میں۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔ (4) (عامہ کتب)

مسئلہ ۲۸: فرض کی کسی رکعت میں قراءت نہ کی یا فقط ایک میں کی، نماز فاسد ہوگئی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: چھوٹی آیت جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص، ن، ق، کہ بعض قراءتوں میں ان کو آیت مانا ہے، تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا، اگرچہ اس کی تکرار کرے (6)۔ (عالمگیری، ردالمحتار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدَّهَا مَتْنِ ت اس میں اختلاف ہے اور بچنے میں احتیاط۔ (7)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک پوری آیت ہے، مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (8) (ردمختار)

مسئلہ ۳۱: قراءت شاذہ سے فرض ادا نہ ہوگا، یوہیں بجائے قراءت آیت کی حجے کی، نماز نہ ہوگی۔ (9) (ردمختار)

..... یعنی اونچا سننے کا مرض۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹۔

..... المرجع السابق۔

..... "مراقی الفلاح شرح نور الإيضاح"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، واركانها، ص ۵۱۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹۔

..... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: تحقیق مهم فیما لوتذکر فی رکوعہ انہ

لم یقرأ... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۳۔

..... امام اسپجانی نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام طحاوی اور امام علاء الدین نے تحفۃ الفقہاء اور امام ملک العلماء نے بدائع میں اس سے جواز

پر جزم فرمایا اور خلاف کا اصل نام نہ لیا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیر یہ و سراج و ہاج و فتح القدر و شرح المجموع لابن ملک و

ردمختار میں عدم جواز کو اصح کہا محقق صاحب فتح و دیگر شرح ہدایہ نے جو اسکی دلیل ذکر کی محقق صاحب نے اس پر اعتراض کیا بہر حال احتیاط

اولیٰ ہے خصوصاً جبکہ مرتحین نے اسے تصریحاً صحیح بتایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۱۲

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۳۶۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۲۶۔

(۴) رکوع:

اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں، یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھاوے۔
مسئلہ ۳۲: گوزہ پشت^(۲) کہ اس کا کب حد رکوع کو پہنچ گیا ہو، رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔^(۳) (عالمگیری)

(۵) سجود:

حدیث میں ہے: ”سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو، لہذا دُعا زیادہ کرو۔“^(۴)
اس حدیث کو مُسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمننا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔^(۵) تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔^(۶) (درمختار، فتاویٰ رضویہ)
مسئلہ ۳۳: اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا، تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی فقط ناک کی نوک لگنا کافی نہیں، بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگنا ضرور ہے۔^(۷) (عالمگیری، ردالمحتار)
مسئلہ ۳۴: رخسارہ یا ٹھوڑی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر، اگر عذر ہو تو اشارہ کا حکم ہے۔^(۸) (عالمگیری)
مسئلہ ۳۵: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۵.

..... کبڑا۔

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، الحديث: ۴۸۲، ص ۲۵۰.

..... مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”حالت سجدہ میں قدم کی دس انگلیوں میں سے ایک کے باطن پر اعتماد مذہب معتمد اور مفتی بہ میں فرض ہے اور دونوں پاؤں کی تمام یا اکثر انگلیوں پر اعتماد بعید نہیں کہ واجب ہو، اس بنا پر جو ”حلیہ“ میں ہے اور قبلہ کی طرف متوجہ کرنا بغیر کسی انحراف کے سنت ہے۔“ (ت)

(”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۷، ص ۳۷۶.)

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۶۷، ۱۶۹، ۲۵۱.

و ”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۷، ص ۳۶۳-۳۷۶.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

مسئلہ ۳۶: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری) بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال⁽²⁾ بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمائی دار⁽³⁾ گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز نہ ہوگی، ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اسی قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے اگر نماز پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ ۳۷: دو پہیا گاڑی یا غیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا بجا⁽⁴⁾ یا بم⁽⁵⁾ پیل اور گھوڑے پر ہے، سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا ہے، تو ہو گیا۔⁽⁶⁾ (عالمگیری) بہلی کا کھٹولا⁽⁷⁾ اگر بانوں سے بنا ہوا ہو تو اتنا سخت بنا ہو کہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے، ورنہ نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۸: جوار، باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے، سجدہ نہ ہوگا البتہ اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں، تو ہو جائے گا۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: اگر کسی عذر مثلاً اثر دہام⁽⁹⁾ کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے۔ اور بلا عذر باطل اور گھٹنے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔⁽¹⁰⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: اثر دہام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے، تو جائز ہے ورنہ ناجائز، خواہ وہ نماز ہی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو، یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔⁽¹¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... یعنی چاول کا بھس۔

..... یعنی اسپرنگ والے۔

..... یعنی وہ لکڑی جو گاڑی یا ہل کے بیلوں کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

..... یعنی گھوڑا گاڑی کا بانس جس میں گھوڑا جوتا جاتا ہے۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... یعنی بیلوں کی چھوٹی گاڑی کی چھوٹی سی چارپائی۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... یعنی بھیڑ۔ مجمع۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰، وغیرہ.

مسئلہ ۴۱: ہتھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جسے پہننے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ ناپاک ہے تو سجدہ نہ ہوا، ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر ناپاک جگہ پر سجدہ کر لیا، تو ہو گیا۔^(۱) (منیہ، درمختار)

مسئلہ ۴۲: عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا خوب جم گیا، سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ فقط چھو گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کوئی حصہ لگا، تو نہ ہوا۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۴۳: ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ اونگھ سے زیادہ اونچی ہے، سجدہ نہ ہوا، ورنہ ہو گیا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۴۴: کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا، اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا ہو گیا، ورنہ نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

(۶) قعدۂ اخیرہ:

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التیات یعنی رسولہ تک پڑھ لی جائے، فرض ہے۔^(۵)

مسئلہ ۴۵: چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا، پھر یاد کر کے کہ چار ہو چکیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا، اگر دونوں بار کا بیٹھنا مجموعتہ بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا، ورنہ نہیں۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۴۶: پورا قعدۂ اخیرہ سوتے میں گزر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی، یوہیں قیام، قراءت، رکوع، سجود میں اول سے آخر تک سوتا ہی رہا، تو بعد بیداری ان کا اعادہ فرض ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے، لوگ اس میں غافل ہیں خصوصاً تراویح میں، خصوصاً گرمیوں میں۔^(۷) (منیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۷: پوری رکعت سوتے میں پڑھ لی، تو نماز فاسد ہوگئی۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۴۸: چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے

..... "منیة المصلي"، مسائل الفريضة الخامسة اى السجود، ص ۲۶۳.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۳.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۲.

..... المرجع السابق، ص ۲۵۷.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۷۰.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۷۰.

..... "منیة المصلي"، الفريضة السادسة و تحقيق التراويح، ص ۲۶۷.

و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريم، ج ۲، ص ۱۸۰.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۸۱.

اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے۔⁽¹⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۴۹: بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ تلاوت یا نماز کا کوئی سجدہ کرنا ہے اور کر لیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے، وہ پہلا قعدہ جاتا رہا قعدہ نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔⁽²⁾ (منیہ)

مسئلہ ۵۰: سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا، مگر تشہد واجب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا، مگر گناہ گار ہوا۔ اعادہ⁽³⁾ واجب ہے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

(۷) خروج بصنعہ:

یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔ مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر قادر ہوا، یا موزہ پر مسح کیے ہوئے تھا اور مدت پوری ہو گئی یا عمل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا، یا بالکل بے پڑھا تھا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے محض سننے سے یاد ہو گئی یا ننگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر مانع اس میں نجاست نہ ہو، یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا یہ بھی نہیں، مگر اس کپڑے کی چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع و سجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی یا امام کو حدث ہوا اور اسی کو خلیفہ کیا اور تشہد کے بعد غلیفہ کیا تو نماز ہو گئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پٹی پر مسح کیے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر وہ گر گئی یا صاحب عذر تھا اب عذر جاتا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا قضا پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اور آزاد ہو گئی اور فوراً سر نہ ڈھانکا، ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔⁽⁵⁾ (عامہ کتب)

..... "غنیۃ المتملی"، السادس القعدة الاخيرة، ص ۲۹۰.

..... "منیۃ المصلی"، الفریضة السادسة وهی القعدة الاخيرة، ص ۲۶۷.

..... یعنی لوٹانا۔ دہرانا۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: کل شفع من النفل صلاة، ج ۲، ص ۱۹۳.

.....

- مسئلہ ۵۱:** مقتدی اُمی تھا اور امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہوگئی، تو نماز باطل نہ ہوگی۔^(۱) (درمختار)
- مسئلہ ۵۲:** قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے، اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا، اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائیگی ورنہ نہیں۔ یوں رکوع سے پہلے، سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)
- مسئلہ ۵۳:** جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا، تو نماز نہ ہوگی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہوگئی، ورنہ نہیں۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار)
- مسئلہ ۵۴:** مقتدی کے لیے یہ بھی فرض ہے، کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے، تو اس کی نہ ہوئی۔ اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔^(۴) (درمختار)

واجبات نماز

- (۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔
- (۸ تا ۲) الحمد پڑھنا یعنی اسکی ساتوں آیتیں کہ ہر ایک آیت مستقل واجب ہے، ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے۔
- (۹) سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكُوْنُثُرَ ط یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرْنَا ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ لَا ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔
- (۱۰ و ۱۱) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قراءت واجب ہے۔
- (۱۲ و ۱۳) الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔
- (۱۴) الحمد کا سورت سے پہلے ہونا۔
- (۱۵) ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، المسائل الاثنا عشرية، ج ۲، ص ۴۳۵.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج ۲، ص ۱۷۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ج ۲، ص ۱۷۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۷۳.

- (۱۶) الحمد و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصلہ نہ ہونا، آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔
- (۱۷) قراءت کے بعد متصلاً رکوع کرنا۔
- (۱۸) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصلہ نہ ہو۔
- (۱۹) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا یو ہیں
- (۲۰) قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔
- (۲۱) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔
- (۲۲) قعدۂ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو اور
- (۲۳) فرض و وتر و سنن رواتب^(۱) میں قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔
- (۲۴ و ۲۵) دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یو ہیں جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا، ترک واجب ہوگا اور
- (۲۶ و ۲۷) لفظ السَّلَامُ دو بار اور لفظ عَلَیْكُمْ واجب نہیں اور
- (۲۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور
- (۲۹) تکبیر قنوت اور
- (۳۰ تا ۳۵) عیدین کی چھوٹوں تکبیریں اور
- (۳۶) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور
- (۳۷) اس تکبیر کے لیے لفظ اللہ اکبر ہونا اور
- (۳۸) ہرجہری نماز میں امام کو جہر^(۲) سے قراءت کرنا اور
- (۳۹) غیر جہری^(۳) میں آہستہ۔
- (۴۰) ہر واجب و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔

..... سنن رواتب یعنی سنت مؤکدہ۔

..... یعنی بلند آواز۔

..... مثلاً ظہر و عصر۔

(۴۱) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا۔

(۴۲) اور تہجد کا دو ہی بار ہونا۔

(۴۳) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور

(۴۴) چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۴۵) آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

(۴۶) سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

(۴۷) دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر^(۱) وقفہ نہ ہونا۔

(۴۸) امام جب قراءت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ، اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

(۴۹) سوا قراءت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔^(۲)

مسئلہ ۵۵: کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۵۶: آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہو آتین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔^(۴) (غنیہ)

مسئلہ ۵۷: سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر

چپکار ہا، سجدہ سہو واجب ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۵۸: الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو کرے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۹: جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے، بشرطیکہ کسی

واجب کا تعارض نہ پڑے اور تعارض ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے، مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا

ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے، بشرطیکہ

تعارض نہ ہو اور تعارض ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے، مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ

..... یعنی تین بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: واجبات صلاة، ج ۲، ص ۱۸۴-۲۰۳، وغیرہما .

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۹۶ .

..... ”غنیة المتملی“، واجبات الصلاة، ص ۲۹۶ .

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۸۷ .

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: کل صلاة أدیت... إلخ، ج ۲، ص ۱۸۴ .

امام نے سر اٹھالیا تو یہ بھی اٹھالے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۰: ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کر لے، اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ

صادر ہوا ہو اور سجدہ سہو کرے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶۱: ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶۲: الفاظ تشہد⁽⁴⁾ سے ان کے معانی کا قصد اور انشاء ضروری ہے، گویا اللہ عزوجل کے لیے تہنیت کرتا ہے اور نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اوپر اور اولیاء اللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مد نظر ہو۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۶۳: فرض و وتر و سنن رواتب کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، یا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا تُوَاگر سہواً ہو سجدہ سہو کرے، عمدہ ہو تو اعادہ واجب ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۴: مقتدی قعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے، دُرود و دعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو

چاہیے کہ قعدہ اخیرہ میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی

تکرار کرے۔⁽⁷⁾ (درمختار)

سنن نماز

(۱) تحریمہ کے لیے ہاتھ اٹھانا اور

(۲) ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔

(۳) ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: مهم في تحقيق متابعة الامام، ج ۲، ص ۲۰۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۱۹۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۰۱.

..... جب کلمات تشہد انشاء تہنیت و سلام ہوئے، نہ محض حکایت واقعہ شب معراج تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرنا جسے وہابیہ بدعت و شرک کہتے ہیں ایسا جائز ثابت ہوا کہ نماز میں واجب ہے۔ ۱۲ منہ

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۶۹.

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۷۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۶۹.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۷۰.

(۴) بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا

(۵) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا یوں ہیں

(۶) تکبیر قنوت و

(۷) تکبیراتِ عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا

سنت نہیں۔ (۱)

مسئلہ ۶۵: اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر پورا کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضعِ مسنون تک ممکن نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۷: کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضعِ مسنون سے زیادہ کرے جب

ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے۔ (۴) (عالمگیری)

(۹) امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر اور

(۱۰) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور

(۱۱) سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔ (۵)

مسئلہ ۶۸: امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیراتِ انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶۹: اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی، تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ

نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (۷) (ردالمحتار)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ج ۲، ص ۲۰۸.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۲.

و "غنية المتلمي"، صفة الصلاة، ص ۳۰۰.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۲۲.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الإساءة دون الكراهة، ج ۲، ص ۲۰۸.

..... المرجع السابق.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ج ۲، ص ۲۰۹.

مسئلہ ۷۰: تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو، تو نماز ہی نہ ہوگی۔ یوں ہونا چاہیے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان، یوں آواز پہنچانے والے کو قصد کرنا چاہیے اگر اس نے فقط آواز پہنچانے کا قصد کیا تو نہ اس کی نماز ہو، نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھے اور علاوہ تکبیر تحریمہ کے اور تکبیرات یا سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَا رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، البتہ مکروہ ہوگی کہ ترک سنت ہے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۱: مکبر کو چاہیے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے، پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے، یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ نیز یہ بہت ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا، نیز یہ کہ اگر مکبر نے تکبیر میں مد کیا تو امام کے تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں، بلکہ تشہد وغیرہ پڑھنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا، اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا، نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ ۷۲: مقتدی و منفرد کو جہر کی حاجت نہیں، صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنیں۔⁽²⁾ (درمختار، بحر)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا یوں کہ مرد ناف کے نیچے دینے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھے اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔⁽³⁾ (غنیہ وغیرہا) بعض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکالیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھ لے۔

مسئلہ ۷۳: بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے، جب بھی یوں ہیں ہاتھ باندھے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیرات عیدین میں ہاتھ نہ باندھے۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

(۱۳) ثنا و

(۱۴) تعوذ و

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ج ۲، ص ۲۰۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۰۹.

..... "غنية المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۰، وغیرہا.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۲۹.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۰.

- (۱۵) تسمیہ و
 (۱۶) آمین کہنا اور
 (۱۷) ان سب کا آہستہ ہونا
 (۱۸) پہلے ثنا پڑھے
 (۱۹) پھر تعوذ (۱)
 (۲۰) پھر تسمیہ (۲)

(۲۱) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھے، وقفہ نہ کرے، (۲۲) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھے اور ثنائیں وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ غیر جنازہ میں نہ پڑھے اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں، وہ سب نفل کے لیے ہیں۔

مسئلہ ۷۵: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنائہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں کچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔^(۳) (عالمگیری، غنیہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھے۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۶: امام کو رکوع یا پہلے سجدہ میں پایا، تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ یا دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۷: نماز میں اعوذ و بسم اللہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہذا تعوذ و تسمیہ بھی ان کے لیے مسنون نہیں، ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے، اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔^(۶) (ردمختار)

مسئلہ ۷۸: تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اول

..... یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

..... یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع ج ۱، ص ۹۰.

و "غنیۃ المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۴.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۴.

سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے، قراءت خواہ سری ہو یا جہری، مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔^(۱) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: اگر ثنا و تعوذ و تسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قراءت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا، یوں اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۰: مسبوق شروع میں شانہ پڑھ سکا تو جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے، اس وقت پڑھے۔^(۳) (غنیہ)

مسئلہ ۸۱: فرأض میں نیت کے بعد تکبیر سے پہلے یا بعد انسی و جھٹ... الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ کی جگہ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ کہے۔^(۴) (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۸۲: (۲۳) عیدین میں تکبیر تحریر یہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۳: آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں، مد کہ الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کہ الف کو دراز نہ کریں اور امالہ کہ مد کی صورت میں الف کو یا کی طرح مائل کریں۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۸۴: اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی^(۷) یا یا کو گرا دیا^(۸) تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہے اور اگر مد کے ساتھ میم کو تشدید پڑھی اور یا کو حذف کر دیا^(۹) یا قصر کے ساتھ تشدید^(۱۰) یا حذف یا ہو^(۱۱) تو ان صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۱۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۲.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في بيان المتواتر بالشاذ، ج ۲، ص ۲۳۳.

..... "غنية المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۴.

..... "غنية المتملی"، صفة الصلاة، ص ۳۰۳، وغیرہا.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۳۴، وغیرہ.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۳۷.

..... آمین -

..... آمین -

..... آمین ۱۲

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... الخ، ج ۲، ص ۲۳۷.

سن لی، اگرچہ اس نے آہستہ کہی ہے تو یہ بھی آمین کہے، غرض یہ کہ امام کا وَلَا الضَّالِّينَ کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا، امام کی آواز سننے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا ہو۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۸۶: سرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی، تو یہ بھی کہے۔^(۲)

(درمختار) اور

(۲۴) رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنا اور

(۲۵) گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور

(۲۶) انگلیاں خوب کھلی رکھنا، یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور

(۲۷) عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور

(۲۸) انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف

سنت ہے۔

(۲۹) حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

(۳۰) رکوع کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ ۸۷: اگر ”ظ“ ادا نہ کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ کہے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اللہ اکبر

شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کرے۔^(۴) (عالمگیری) اس مسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے لام کو بڑھائے اکبر

کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔

مسئلہ ۸۹: (۳۱) ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ”ر“ کو جزم پڑھے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۹۰: آخر سورت میں اگر اللہ عزوجل کی ثنا ہو تو افضل یہ کہ قراءت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَكَبَّرَهُ تَكْبِيرًا

اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثِ اللَّهُ أَكْبَرُ (ث) کو کسرہ پڑھے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلال کے

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۳۹.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۳۹.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة... الخ، ج ۲، ص ۲۴۲.

..... ”الفتاوى الهندية“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۴.

..... المرجع السابق.

ساتھ ملانا پسند ہو تو فصل بہتر ہے یعنی ختم قراءت پر ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہے، جیسے اِنَّ شَانِكَ هُوَ الْاَبْتَرُ میں وقف و فصل کرے پھر رکوع کے لیے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں، تو فصل و وصل دونوں یکساں ہیں۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۹۱: کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قراءت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جب کہ اسے پہچانتا ہو یعنی اس کی خاطر طحوظ ہو اور نہ پہچانتا ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے، مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۹۲: مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالیا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے۔ اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھالیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے، نہ لوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا، گناہ گار ہوگا۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۹۳: (۳۲) رکوع میں پیٹھ خوب مچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے۔⁽⁴⁾ (فتح القدیر)

مسئلہ ۹۴: رکوع میں نہ سر جھکائے نہ اونچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔⁽⁵⁾ (ہدایہ) حدیث میں ہے: ”اس شخص کی نماز ناکافی ہے (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔“⁽⁶⁾ یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور ترمذی نے کہا، یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”رکوع و سجود کو پورا کرو کہ خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“⁽⁷⁾ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۵: (۳۳) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے، بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسمة... إلخ، ج ۲، ص ۲۴۰.

و ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۶، ص ۳۳۵.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج ۲، ص ۲۴۲.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي، ج ۲، ص ۲۴۳.

..... ”فتح القدیر“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۲۵۹.

..... ”الهدایة“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۰.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود، الحديث: ۸۵۵، ج ۱، ص ۳۲۵.

..... ”صحيح البخاري“، کتاب الأذان، باب الخشوع في الصلاة، الحديث: ۷۴۲، ج ۱، ص ۲۶۳.

طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹۶: تین بار تسبیح ادنیٰ⁽²⁾ درجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوگی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد⁽³⁾ پر ہو، ہاں اگر یہ امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔⁽⁴⁾ (فتح القدیر) حلیہ میں عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے ہے کہ ”امام کے لیے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے۔“⁽⁵⁾ حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تو سجدہ پورا ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔“⁽⁶⁾ اس کو ابوداؤد اور ترمذی وابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۹۷: (۳۴) رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹۸: (۳۵) سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

(۳۶) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور

(۳۷) مقتدی کے لیے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا اور

(۳۸) منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۹۹: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر واؤ ہونا بہتر ہے اور اَللّٰهُمَّ ہونا اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ ہے کہ دونوں ہوں۔⁽⁹⁾ (درمختار) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۴.

..... یعنی کم از کم۔

..... مثلاً پانچ، سات، نو۔

..... ”فتح القدیر“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۲۵۹.

..... ”حلیہ“،

..... ”جامع الترمذی“، ابواب الصلاة، باب ماجاء في التسييح في الركوع و السجود، الحديث: ۲۶۱، ج ۱، ص ۲۹۶.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۳.

..... المرجع السابق، ص ۷۵.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۶. یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ۱۲.

حَمْدَهُ كَيْ، تَوَاللَّهِمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا، اس کے اگلے گناہ کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (۱) اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۰: منفرد سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ

الْحَمْدُ کہے۔ (۲) (در مختار)

(۳۹) سجدہ کے لیے اور

(۴۰) سجدہ سے اٹھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا اور

(۴۱) سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا اور

(۴۲) سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

مسئلہ ۱۰۱: (۴۳) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر

(۴۴) ہاتھ پھر

(۴۵) ناک پھر

(۴۶) پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی

(۴۷) پہلے پیشانی اٹھائے پھر

(۴۸) ناک پھر

(۴۹) ہاتھ پھر

(۵۰) گھٹنے۔ (۳) (عالمگیری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سجدہ کو جاتے، تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر

گھٹنے۔ (۴) اصحابِ سنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۰۲: (۵۱) مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں، (۵۲) اور پیٹ رانوں سے

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل اللہم ربنا لك الحمد، الحدیث: ۷۹۶، ج ۱، ص ۲۷۹.

..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۴۷.

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵.

..... ”سنن ابی داود“، کتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه، الحدیث: ۸۳۸، ج ۱، ص ۳۲۰.

(۵۳) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے۔^(۱) (ہدایہ، عالمگیری، درمختار) (۵۴) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”سجدہ میں اعتدال کرے اور گتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے۔“^(۲) اور صحیح مسلم میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب تو سجدہ کرے، تو ہتھیلی کو زمین پر رکھ دے اور کہنیاں اٹھالے۔“^(۳) ابو داؤد نے ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دُور رکھتے، یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا، تو گزر جاتا۔“^(۴) اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے، دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبداللہ بن مالک ابن بکھینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے، یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔^(۵)

مسئلہ ۱۰۳: (۵۵) عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے، (۵۶) اور پیٹ ران سے، (۵۷) اور ران پنڈلیوں سے، (۵۸) اور پنڈلیاں زمین سے۔^(۶) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۰۴: (۵۹) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بائیں۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰۵: اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا، تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں اور وہاں دھول ہو اور عمامہ لوگر دسے بچانے کے لیے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرے کو خاک سے بچانے کے لیے کیا، تو مکروہ ہے۔^(۸) (درمختار)

..... ”الهدایة“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۱، ص ۵۱.

و ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۷.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحدیث: ۴۹۳، ص ۲۵۴.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحدیث: ۴۹۴، ص ۲۵۴.

..... ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب صفة السجود، الحدیث: ۸۹۸، ج ۱، ص ۳۴۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود،... إلخ، الحدیث: ۴۹۵، ص ۲۵۵.

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۵، وغیرہ.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للحائض، ج ۲، ص ۲۴۷.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵.

مسئلہ ۱۰۶: اچکن^(۱) وغیرہ بچھا کر نماز پڑھے، تو اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھے اور دامن پر سجدہ کرے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۰۷: سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے۔^(۳) (درمختار) (۶۰) دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بائیں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا، (۶۱) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا، (۶۲) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، (۶۳) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ ۱۰۸: (۶۴) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سنت۔^(۴) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۰۹: (۶۵) جب دونوں سجدے کر لے تو رکعت کے لیے بچوں کے بل، (۶۶) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے، یہ سنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثنا و تعوذ نہ پڑھے۔ (۶۷) دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بائیں پاؤں بچھا کر، (۶۸) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، (۶۹) اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، (۷۰) اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے، (۷۱) اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، (۷۲) اور بائیں سرین پر بیٹھے، (۷۳) اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا، (۷۴) اور بائیں بائیں پر، (۷۵) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی، (۷۶) اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے، (۷۷) شہادت پر اشارہ کرنا، یوں کہ چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو بند کر لے، انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ حدیث میں ہے جس کو ابو داؤد و نسائی نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دُعا کرتے (تشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے۔^(۶) نیز ترمذی و نسائی و بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص

..... یعنی ایک لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۵۵.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للحائتي، ج ۲، ص ۲۵۸.

..... انظر: ”الفتاوى الرضوية“، ج ۷، ص ۳۷۶.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للحائتي، ج ۲، ص ۲۶۲.

..... ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب الاشارة في التشهد، الحديث: ۹۸۹، ج ۱، ص ۳۷۱.

- کو دو انگلیوں سے اشارہ کرتے دیکھا، فرمایا: ”توحید کر۔ توحید کر“ (1) (ایک انگلی سے اشارہ کر)۔
- مسئلہ ۱۱۰:** (۷۸) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے، بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر، ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں۔ (2) (غنیہ)
- مسئلہ ۱۱۱:** نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور بقدر تین تسبیح کے چپکا کھڑا رہا، تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سکوت نہ چاہیے۔ (3) (در مختار)
- مسئلہ ۱۱۲:** دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشهد بھی پڑھے۔ (4) (در مختار) بعد (۷۹) تشهد دوسرے قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا اور افضل وہ دُرود ہے، جو پہلے مذکور ہوا۔
- مسئلہ ۱۱۳:** دُرود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (5) (در مختار، رد المحتار)

دُرود شریف کے فضائل و مسائل

- دُرود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں، تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔
- حدیث ۱:** صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود نازل فرمائے گا۔“ (6)
- حدیث ۲:** نسائی کی روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ عزوجل اس پر دس دُرودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں محو فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔“ (7)
- حدیث ۳:** امام احمد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں: ”جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک بار دُرود

..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، ۱۰۴-باب، الحدیث: ۳۵۶۸، ج ۵، ص ۳۲۶.

..... ”غنیۃ المتملی“، صفة الصلاة، ص ۳۳۱.

..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۷۰.

..... المرجع السابق، ص ۲۷۲.

..... ”رد المحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فی جواز الترحم علی النبی ابتداء، ج ۲، ص ۲۷۴.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد، الحدیث: ۴۰۸، ص ۲۱۶.

..... ”سنن النسائی“، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۱۲۹۴، ص ۲۲۲.

بیھیے، اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار دُرُود بھیجتے ہیں۔“ (1)

حدیث ۴: در مختار میں بروایت اصہبانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مجھ پر ایک بار دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ کو فرما دے گا۔“ (2)

حدیث ۵: ترمذی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا، جس نے سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود بھیجا ہے۔“ (3)

حدیث ۶: نسائی و دارمی انھیں سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ”اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں، جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں۔ میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔“ (4)

حدیث ۷: ترمذی میں انھیں سے ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرُود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس کو رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا۔“ (5) (یعنی ان کی خدمت و اطاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہو جاتا)۔

حدیث ۸: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”پورا بخیل وہ ہے، جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر دُرُود نہ بھیجے۔“ (6)

حدیث ۹: نسائی و دارمی نے روایت کی کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تشریف لائے اور بشاشت چہرہ اقدس میں نمایاں تھی، فرمایا: ”میرے پاس جبریل آئے اور کہا! ”آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ پر دُرُود بھیجے، میں اس پر دس بار دُرُود بھیجوں گا اور آپ کی اُمت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے، میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔“ (7)

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو، الحدیث: ۶۷۶۶، ج ۲، ص ۶۱۴.

..... ”الدر المختار“ کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۸۴.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم، الحدیث: ۴۸۴، ج ۲، ص ۲۷.

..... ”سنن النسائي“، کتاب السهو، باب التسليم على النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم، الحدیث: ۱۲۷۹، ص ۲۱۹.

..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۵۶، ج ۵، ص ۳۲۰، عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه.

..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، باب رغم أنف رجل، الحدیث: ۳۵۵۷، ج ۵، ص ۳۲۱.

..... ”سنن النسائي“، کتاب السهو، باب الفضل في الصلاة على النبي صَلَّى اللهُ عليه وسلم، الحدیث: ۱۲۹۶، ص ۲۱۷۱.

حدیث ۱۰: ترمذی شریف میں ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم): میں بکثرت دُعا مانگتا ہوں، تو اس میں سے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر دُرود کے لیے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا: ”جو تم چاہو۔“ عرض کی، چوتھائی؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، نصف؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بھلائی ہے۔“ میں نے عرض کی، دو تہائی؟ فرمایا: ”جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتری ہے۔“ میں نے عرض کی، تو کُل دُرود ہی کے لیے مقرر کروں؟ فرمایا: ”ایسا ہے تو اللہ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔“ (1)

حدیث ۱۱: امام احمد روایع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو دُرود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ لَهٗ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (2) اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔“ (3)

حدیث ۱۲: ترمذی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجے۔“ (4)

مسئلہ ۱۱۴: عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے، اگر نام اقدس لیا یا سُننا اور دُرود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ (5) (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۵: گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے دُرود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے، ناجائز ہے۔ یوہیں کسی بڑے کو دیکھ کر دُرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں، ناجائز ہے۔ (6) (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱۶: جہاں تک بھی ممکن ہو دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (۱) روز جمعہ، (۲) شب جمعہ، (۳، ۴) صبح و شام، (۵) مسجد میں جاتے، (۶) مسجد سے نکلتے وقت، (۷) بوقت زیارت روضہ اطہر،

..... ”جامع الترمذی“، أبواب صفة القيامة، ۲۳۔ باب، الحديث: ۲۴۶۵، ج ۴، ص ۲۰۷.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث رو يفع بن ثابت الأنصاري، الحديث: ۱۶۹۸۸، ج ۶، ص ۴۶.

..... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن ایسی جگہ میں اوتار، جو تیرے نزدیک مقرب ہے۔ ۱۲

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الحديث: ۴۸۶، ج ۲، ص ۲۸.

..... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۷۶ - ۲۸۱، وغیرہ.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل نفع الصلاة، عائد للمصلي... إلخ، ج ۲، ص ۲۸۱.

(۸) صفا و مروہ پر، (۹) خطبہ میں، (۱۰) جواب اذان کے بعد، (۱۱) بوقت اقامت، (۱۲) دُعا کے اول آخر بیچ میں، (۱۳) دُعاے قنوت کے بعد، (۱۴) حج میں لیک سے فارغ ہونے کے بعد، (۱۵) اجتماع و فراق کے وقت، (۱۶) وضو کرتے وقت، (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (۱۸) وعظ کہنے اور (۱۹) پڑھنے اور (۲۰) پڑھانے کے وقت، خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر، (۲۱) سوال و (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت، (۲۳) تصنیف کے وقت، (۲۴) نکاح، (۲۵) اور منگنی، (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ نام اقدس لکھے تو دُرود ضرور لکھے کہ بعض علما کے نزدیک اس وقت دُرود شریف لکھنا واجب ہے۔^(۱) (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۱۱۷: اکثر لوگ آج کل دُرود شریف کے بدلے صلعم، عم، م، لکھتے ہیں، یہ ناجائز و سخت حرام ہے۔ یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ^۲، رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ^۳، لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے، جن کے نام محمد، احمد، علی حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر^۴ بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے، اس پر دُرود کا اشارہ کیا معنی۔^(۲) (طحاوی وغیرہ)

مسئلہ ۱۱۸: قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں دُرود شریف پڑھنا نہیں، (۸۰) اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔^(۳) (درمختار) (۸۱) دُرود کے بعد دُعا پڑھنا۔

مسئلہ ۱۱۹: (۸۲) دُعا عربی زبان میں پڑھے، غیر عربی میں مکروہ ہے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۲۰: اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لیے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دُعا مانگے، خاص اپنے ہی لیے نہ مانگے۔^(۵) (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۱: ماں باپ اور اساتذہ کے لیے مغفرت کی دُعا حرام ہے، جب کہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دُعاے مغفرت کو فقہاء نے کفر تک لکھا ہے، ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لیے ہدایت و توفیق کی دُعا کرے۔^(۶) (درمختار، ردالمختار)

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: نص العلماء على استحباب الصلاة... إلخ،

ج ۲، ص ۲۸۱.

..... "حاشية الطحاوي" على "الدرالمختار"، خطبة الكتاب، ج ۱، ص ۶.

و "الفتاوى الرضوية"، ج ۲۳، ص ۳۸۷، وغيرهما.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۸۲.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۸۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء بغير العربية، ۲۸۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ج ۲، ص ۲۸۸.

مسئلہ ۱۲۲: محالات عادیہ و محالات شرعیہ کی دُعا حرام ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۲۳: وہ دُعائیں کہ قرآن و حدیث میں ہیں ان کے ساتھ دُعا کرے، مگر ادعیہ قرآنیہ بہ نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں، بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۴: نماز میں ایسی دُعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو آدمی ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے، مثلاً
اللَّهُمَّ زَوِّجْنِي. ^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲۵: مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دُعا یاد ہو وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دُعا کرے وہ حفظ سے نہ ہو، بلکہ وہ جو قلب میں حاضر ہو۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲۶: مستحب ہے کہ آخر نماز میں بعد اذکار نماز یہ دُعا پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ. ^(۵) (عالمگیری)

(۸۳) مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا

(۸۴، ۸۵) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ دُوبَار كَهِنَا

(۸۶) پہلے داہنی طرف پھر

(۸۷) بائیں طرف۔

مسئلہ ۱۲۷: داہنی طرف سلام میں مؤنث اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔^(۶)

(عالمگیری)

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۸۸.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۸۹.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶.

..... "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۰.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶.

اے میرے پروردگار! تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب! تو میری دُعا قبول فرما، اے رب! تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۶.

مسئلہ ۱۲۸: عَلَيَكُمُ السَّلَامُ کہنا مکروہ ہے۔ یوہیں آخر میں وَ بَرَكَاتُهُ ملانا بھی نہ چاہیے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۲۹: (۸۸) سُنَّتٌ یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے۔ (۸۹) مگر دوسرا بہ نسبت پہلے کے کم آواز سے ہو۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۱۳۰: اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو، دوسرا دہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف، سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف مونہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف مونہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا، تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو، کہہ لے۔^(۳) (درمختار، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۱: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۱۳۲: امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہو واجب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے، یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام سے پیشتر تہتہ لگایا، وضو جاتا رہے گا۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۱۳۳: مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں، مگر بضرورت مثلاً خوفِ حدث^(۶) ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا یا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۴: پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا، اگرچہ عیلم نہ کہا ہو اس وقت اگر کوئی شریکِ جماعت ہو تو اقتدا صحیح نہ ہوئی، ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہوگی۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳۵: امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی، مگر عورت کی نیت نہ کرے، اگرچہ شریکِ جماعت ہوں نیز دونوں سلاموں میں کراماً کا تبین اور ان ملائکہ کی نیت

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۴.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۱.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۴۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۲.

..... یعنی وضو کے ٹوٹ جانے کا خوف۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۳.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۲.

کرے، جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لیے مقرر کیا اور نیت میں کوئی عدد معین نہ کرے۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۶: مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے، نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفر و صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۳۷: (۹۰) سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے بائیں کو انحراف کرے اور دہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی مونہ کر کے بیٹھ سکتا ہے، جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو، اگرچہ کسی پچھلی صف میں وہ نماز پڑھتا ہو۔⁽³⁾ (حلیہ، ذخیرہ)

مسئلہ ۱۳۸: منفر و بغیر انحراف اگر وہیں دُعا مانگے، تو جائز ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳۹: ظہر و مغرب و عشا کے بعد مختصر دُعاؤں پر اکتفا کر کے سنت پڑھے، زیادہ طویل دُعاؤں میں مشغول نہ ہو۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴۰: فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد و ادعیہ پڑھنا چاہے پڑھے، مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بہ دُعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر طویل دُعا نہ کرے کہ گھبرا جائیں۔⁽⁶⁾ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۴۱: سنتیں وہیں نہ پڑھے بلکہ دہنے بائیں آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے یا گھر جا کر پڑھے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۴۲: جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہیے، اگرچہ سنتیں ہو جائیں گی مگر ثواب کم ہوگا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے، یوہیں بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔⁽⁸⁾ (غنیہ، ردالمحتار)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب في وقت إدراك فضيلة... إلخ، ج ۲، ص ۲۹۴.

..... "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۲۹۹.

..... "الفتاوى الرضوية" (الجديدة)، باب صفة الصلاة، ج ۶، ص ۱۹۰، ۲۰۴.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاوى الرضوية"

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷.

و "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، ج ۲، ص ۳۰۲.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقه الملكان؟، ج ۲، ص ۳۰۰.

و "غنية الممتلي"، صفة الصلاة، ص ۳۴۳.

مسئلہ ۱۴۳: افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔^(۱) (عالمگیری)

نماز کے مستحبات

- (۱) حالت قیام میں موضع سجدہ^(۲) کی طرف نظر کرنا۔
- (۲) رکوع میں پشت قدم کی طرف۔
- (۳) سجدہ میں ناک کی طرف۔
- (۴) قعدہ میں گود کی طرف۔
- (۵) پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف۔
- (۶) دوسرے میں بائیں کی طرف۔
- (۷) جماعی آئے تو مونہ بند کیے رہنا اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رُکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے مونہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے مونہ ڈھانکنا، مکروہ ہے۔ جماعی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جماعی نہیں آتی تھی۔
- (۸) مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔
- (۹) عورت کے لیے کپڑے کے اندر بہتر ہے۔
- (۱۰) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفعہ کرنا۔
- (۱۱) جب کبّر حَیِّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔
- (۱۲) جب کبّر قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔^(۳)
- (۱۳) دونوں پنجوں کے درمیان، قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا۔
- (۱۴) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔
- (۱۵) سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۷۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ج ۲، ص ۲۱۴-۲۱۶.

..... سجدہ کی جگہ۔

نماز کے بعد کے ذکر و دعا

نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں، وہ ظہر و مغرب و عشا میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں، قبل سنت مختصر دعا پر قناعت چاہیے، ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم زیادہ نہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لیے ہیں وہ اسی عدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم زیادہ کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل⁽²⁾ کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زیادہ کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا، البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے۔⁽³⁾ (ردالمحتار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیت الکرسی، تینوں قُل ایک ایک بار پڑھے اور سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک بار، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں اور عصر و فجر کے بعد بغیر پاؤں بدلے، بغیر کلام کیے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (4)

دس بار پڑھے بعد ہر نماز، پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ. (5)
اور ہاتھ کھینچ کر ماتھے تک لائے۔

حدیث: ابوداؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”نماز فجر کے بعد طلوع

آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا، اس سے بہتر ہے کہ چار چار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کیے جائیں۔“ (6)

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: هل يفارقه الملكان؟، ج ۲، ص ۳۰۰.

..... تالا۔

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب فيما لو زاد على العدد... إلخ، ج ۲، ص ۳۰۲.

..... اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لیے ملک و حمد ہے، اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲

..... اللہ (عزوجل) کے نام کی برکت سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ! تو مجھ سے غم ورنج کو دور کر دے۔ ۱۲

..... ”سنن أبي داود“، کتاب العلم، باب في القصص، الحديث: ۳۶۶۷، ج ۳، ص ۴۵۲.

حدیث ۲: ترمذی انہیں سے راوی، ارشاد ہوا کہ ”فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے، پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے، تو ایسا ہے جیسے حج و عمرہ کیا پورا پورا پورا۔“ (1)

حدیث ۳: بخاری و مسلم وغیرہما غیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز فرض کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادٌّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ. (2)

حدیث ۴: صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ”حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سلام پھیر کر، بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ طَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النُّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. (3)

حدیث ۵: صحیح بخاری و مسلم میں مروی، کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی ”مال داروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی،“ ارشاد فرمایا: کیا سبب؟ لوگوں نے عرض کی، ”جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں

..... ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ما ذكر مما يستحب من الجلوس في المسجد... إلخ، الحديث: ۵۸۶، ج ۲، ص ۱۰۰.
..... ”صحیح البخاری“، كتاب الأذان، باب الذكر بعد الصلوة، الحديث: ۸۴۴، ج ۱، ص ۲۹۴. دون قوله (وَلَا رَادٌّ لِمَا قَضَيْتَ).
اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اے اللہ (عزوجل)! جسے تو عطا کرے، اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا۔ ۱۲

..... ”صحیح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب استحباب الذكر... إلخ، الحديث: ۵۹۴، ص ۲۹۹.
و ”مشكاة المصابيح“، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، الحديث: ۹۶۳، ج ۱، ص ۲۸۷.
(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے) گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کے لیے نعمت و فضل ہے اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر برامانیں۔ ۱۲

کر سکتے، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھا دوں؟ جس سے ان لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو، مگر وہ جو تمہاری طرح کرے، لوگوں نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ارشاد فرمایا کہ: ”ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، کہہ لیا کرو، ابوصالح کہتے ہیں کہ پھر فقراء مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی، ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مال داروں نے سنا، تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا، ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔“ (1) ابوصالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶: صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں، جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار، الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار، اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۴ بار۔“ (2)

حدیث ۷: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سُبْحَانَ اللَّهِ، ۳۳ بار الْحَمْدُ لِلَّهِ، ۳۳ بار اللَّهُ أَكْبَرُ کہے کہ یہ کلمہ کہہ کر سو پورے کر لے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط، تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی، اگرچہ دریا کے جھاگ کی مثل ہوں۔“ (3)

حدیث ۸: بیہقی شُعَبُ الْإِيمَان میں راوی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے، اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹے وقت جو اسے پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پروسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور چور سے امن دے گا۔“ (4)

حدیث ۹: امام احمد عبدالرحمن بن غنم سے اور ترمذی ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مغرب اور صبح کے بعد بغیر جگہ بدلے اور پاؤں موڑے، دس بار جو یہ پڑھ لے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط .

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استجاب الذكر... إلخ، الحدیث: ۵۹۵، ص ۳۰۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استجاب الذكر... إلخ، الحدیث: ۵۹۶، ص ۳۰۱.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب استجاب الذكر... إلخ، الحدیث: ۵۹۷، ص ۳۰۱.

..... ”شعب الإيمان“، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، الحدیث: ۲۳۹۵، ج ۲، ص ۴۵۸.

اس کے لیے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کیے جائیں گے اور دس درجے بلند کیے جائیں گے اور یہ دُعا اس کے لیے ہر برائی اور شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو حلال نہیں کہ اسے پہنچے، سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں اچھا ہے، مگر وہ جو اس سے افضل کہے، تو یہ بڑھ جائے گا۔“ (1) دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے۔ (2)

اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰: امام احمد و ابو داؤد و نسائی روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ”اے معاذ! میں تجھے محبوب رکھتا ہوں۔“ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں بھی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو محبوب رکھتا ہوں، فرمایا: ”تو ہر نماز کے بعد اسے کہہ لینا، چھوڑنا نہیں۔“

رَبِّ اَعْنِي عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ . (3)

حدیث ۱۱: ترمذی امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور غنیمت بہت لایا، ایک صاحب نے کہا، اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا جو جلد واپس ہوا ہو اور غنیمت زیادہ لایا ہو، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا وہ قوم نہ بتادوں، جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے، پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کر آئے، وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔“ (4)

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فَاقْرَأْ وَ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط ﴾ (5)

قرآن سے جو میسر آئے پڑھو۔

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث عبدالرحمن بن غنم الأشعري، الحدیث: ۱۸۰۱۲، ج ۶، ص ۲۸۹.

..... ”الترغیب و الترہیب“، الترغیب فی أذکار... إلخ، ج ۱، ص ۱۸۰.

..... ”سنن النسائي“، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء، الحدیث: ۱۳۰۰، ص ۲۲۳.

اے پروردگار! تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔ ۱۲

..... ”جامع الترمذی“، کتاب الدعوات، ۱۰۸-باب، الحدیث: ۳۵۷۲، ج ۵، ص ۳۲۸.

..... پ ۲۹، المزمّل: ۲۰.

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (1)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سُنو اور چپ رہو، اس امید پر کہ رحم کیے جاؤ۔

حدیث ۳۱۳۱: امام بخاری و مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔“ (2) یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ((فَهِىَ خِدَاجٌ)) (3) وہ نماز ناقص ہے، یہ حکم اس کے لیے ہے جو امام ہو یا تہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں، بلکہ امام کی قراءت اس کی قراءت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔“ (4) اس حدیث کو امام محمد اور ترمذی و حاکم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کی امام حلی نے فرمایا: کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۶۱۳۴: امام ابو جعفر شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عبداللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال ہوا ان سب حضرات نے فرمایا: ”امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کر۔“ (5)

حدیث ۷: امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مؤطا میں روایت کی، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال ہوا، فرمایا: ”خاموش رہ کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قراءت تجھے کافی ہے۔“ (6)

حدیث ۸: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قراءت کرے، اس کے مونہ میں انگارا ہو۔“ (7)

حدیث ۹: امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جو امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، کاش اس کے مونہ میں پتھر ہو۔“ (8)

..... پ ۹، الاعراف: ۲۰۴.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة... الخ، الحدیث: ۷۵۶، ج ۱، ص ۲۶۷.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب وجوب القراءة الفاتحة... الخ، الحدیث: ۳۹۵، ص ۲۰۸.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، الحدیث: ۱۴۶۴۹، ج ۵، ص ۱۰۰.

..... ”شرح معانی الآثار“، کتاب الصلاة، باب القراءة خلف الإمام، الحدیث: ۱۲۷۸، ج ۱، ص ۲۸۴.

..... ”الموطا“، باب القراءة في الصلاة خلف الإمام، الحدیث: ۱۱۹، ص ۶۲.

..... ”المصنف“ لابن أبي شيبة، کتاب الصلاة، باب من كره القراءة خلف الإمام، الحدیث: ۷، ج ۱، ص ۴۱۲.

..... ”المصنف“ لعبد الرزاق، باب القراءة خلف الإمام، الحدیث: ۲۸۰۹، ج ۲، ص ۹۰.

حدیث ۱۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، کہ فرمایا: ”جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔“ (1)

احکام فقہیہ

یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ قراءت میں اتنی آواز درکار ہے کہ اگر کوئی مانع مثلاً ثقل سماعت شور و غل نہ ہو تو خود سُن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو، تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں نطق کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے، مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، عتاق، استئنا، آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونا۔

مسئلہ ۱: فجر و مغرب و عشا کی دو پہلی میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اوّل میں ہیں سُن سکیں، یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔ (3) (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: اس طرح پڑھنا کہ فقط دو ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سُن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۴: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔ (5) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵: آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔ (6) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: ایک بڑی آیت جیسے آیت الکرسی یا آیت مداینہ اگر ایک رکعت میں اس میں کا بعض پڑھا اور دوسری میں

..... ”المصنف“ لابن ابی شیبہ، کتاب الصلاة، باب من کره القراءة خلف الإمام، الحدیث: ۶، ج ۱، ص ۴۱۲.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۵، وغیرہ.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الجهر و المخافتة، ج ۲، ص ۳۰۸.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۸.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۴.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۰۴.

بعض، تو جائز ہے، جب کہ ہر رکعت میں جتنا پڑھا، بقدر تین آیت کے ہو۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے، تو جہر واجب ہے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸: جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ ادا پڑھے اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۹: جہری کی قضا اگرچہ دن میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سڑی کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے، اگرچہ رات میں ادا کرے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۰: چار رکعتی فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورت بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے، تو تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قراءت سورت جاتی رہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے، جہری نماز ہو تو فاتحہ و سورت جہر پڑھے، ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے اور قصد اچھوڑی تو اعادہ کرے۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: سورت ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، تو نماز نہ ہوگی۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: فرض کی پہلی رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورت پڑھے، یوہیں اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا، نماز نہ ہوگی۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورہ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأول، ج ۱، ص ۶۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ج ۲، ص ۳۰۶.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، ص ۳۰۷، و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۷۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، و مطلب فی الکلام علی الجہر و المخافتة، ج ۲، ص ۳۱۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل فی القراءة، مطلب: تحقیق مہم فیما لو تذکر... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۱.

..... المرجع السابق.

فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجب عین ہے۔⁽¹⁾ (درمختار) مسئلہ ۱۴: بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور حاجت سے زائد سیکھنا حفظ جمع قرآن سے افضل ہے۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورہ بروج یا اس کی مثل سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا دشمن یا چور کا خوف ہو تو بقدر حال پڑھے، خواہ سفر میں ہو یا حضر⁽⁴⁾ میں، یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے، مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے، تو یہی کرے۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار) مگر بعد بلندی آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۱۷: سنت فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے، ثنا و تعوذ کو ترک کرے اور رکوع سجود میں ایک ایک بار تسبیح پراکتفا کرے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طویل مفصل پڑھے اور عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔⁽⁷⁾ (درمختار وغیرہ)

فائدہ: حجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں، اس کے یہ تین حصے ہیں، سورہ حجرات سے بروج تک طویل مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل۔

مسئلہ ۱۹: عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی صواب یہ ہے کہ قراءت مسنونہ کو پورا کرے، جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۱۵.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۵.

..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۷.

..... یعنی حالت اقامت۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، فصل في القراءة، کتاب الصلاة، مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۱۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: السنة تكون سنة عين و سنة كفاية، ج ۲، ص ۳۱۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۱۷، وغیرہ.

..... "الفتاوى الهندية"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۷.

مسئلہ ۲۰: وتر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہے، لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے۔^(۱) (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ کی جگہ اَنَا اَنْزَلْنَا۔

مسئلہ ۲۱: قراءت مسنونہ پر زیادت نہ کرے، جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور شاق نہ ہو تو زیادت قلیلہ میں حرج نہیں۔^(۲) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: فرضوں میں ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرے اور تراویح میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے، مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مد کا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے، ورنہ حرام ہے اس لیے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمحتار) آج کل کے اکثر حفاظ اس طرح پڑھتے ہیں کہ مد کا ادا ہونا تو بڑی بات ہے يَعْلَمُونَ تَعْلَمُونَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا نہ تصحیح حروف ہوتی، بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر تفاخر ہوتا ہے کہ فلاں اس قدر جلد پڑھتا ہے، حالانکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنا حرام و سخت حرام ہے۔

مسئلہ ۲۳: ساتوں قرأتیں جائز ہیں، مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے نا آشنا ہوں وہ نہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے، جیسے ہمارے یہاں قراءت امام عاصم بروایت حفص رائج ہے، لہذا یہی پڑھے۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ رکھی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی، دوسری میں ایک تہائی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا، مثلاً پہلی میں چالیس (۴۰) آیتیں، دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں، مگر بہتر نہیں۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قراءت دوسری سے قدرے زیادہ ہو، یہی حکم

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، مطلب: السنة تكون سنة... إلخ،

ج ۲، ص ۳۲۰.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة و مطلب: السنة تكون سنة عین... إلخ، ج ۲، ص ۳۲۲.

جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: سنن و نوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔^(۲) (منیہ)

مسئلہ ۲۸: دوسری رکعت کی قراءت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جبکہ بین^(۳) فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ

ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف و کلمات کا اعتبار ہے، اگر کلمات و حروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں، مثلاً پہلی میں اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھی اور دوسری میں لَمْ یَكُنْ تو کراہت ہے، اگرچہ دونوں میں آٹھ آٹھ آیتیں ہیں۔^(۴) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ دوسری میں هَلْ اَتَاكَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے ثابت ہے، یہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورت پڑھا کرے، مکروہ ہے، مگر جو سورتیں احادیث

میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب ہے، مگر مداومت نہ کرے کہ کوئی واجب نہ گمان کر لے۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: فرض نماز میں آیت ترغیب (جس میں ثواب کا بیان ہے) و ترہیب (جس میں عذاب کا ذکر ہے) پڑھے

تو مقتدی و امام اس کے ملنے اور اس سے بچنے کی دُعا نہ کریں، نوافل باجماعت کا بھی یہی حکم ہے، ہاں نفل تنہا پڑھتا ہو تو دُعا کر سکتا ہے۔^(۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار مکروہ تتریبی ہے، جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو

بالکل کراہت نہیں، مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی، ثواب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بلا قصد وہی پہلی سورت شروع کر دی یا دوسری سورت یا نہیں آتی، تو وہی پہلی پڑھے۔^(۸) (درمختار)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸.

..... "منیہ المصلیٰ"، مقدار القراءة فی الصلاة، ص ۳۰۰.

..... یعنی واضح۔ صاف۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ،

ج ۲، ص ۳۲۲.

..... المرجع السابق، ص ۳۲۴.

..... المرجع السابق، ص ۳۲۵.

..... المرجع السابق، ص ۳۲۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، و مطلب: السنة تكون سنة عين... إلخ، ج ۲، ص ۳۲۹.

مسئلہ ۳۳: نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا، بلا کراہت جائز ہے۔^(۱) (غنیہ)

مسئلہ ۳۴: ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد آلم سے شروع کرے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں، اگرچہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا زیادہ آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں، مگر بلا ضرورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا، تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۶: پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت، مثلاً پہلی میں اَفْحَسِبْتُمْ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ، تو حرج نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: فرض کی ایک رکعت میں دوسری نہ پڑھے اور منفرد پڑھے تو حرج بھی نہیں، بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ نہ ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں، تو مکروہ ہے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے کہ اس کو پڑھے تو دوسری کی قراءت پہلی سے طویل ہو جائے گی تو حرج نہیں، جیسے وَالتَّيْنِ کے بعد اِنَّا نَزَّلْنَا پڑھنے میں حرج نہیں اور اِذَا جَاءَ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھنا نہ چاہیے۔^(۶) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۹: قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ۔^(۷) (درمختار) اس کے لیے سخت وعید آئی، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کا دل اُلٹ دے۔“^(۸)

..... ”غنیۃ المتملی“، فیما یکرہ من القرآن فی العسلاۃ وما لا یکرہ... إلخ، ص ۴۹۴. موضحاً.

..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۹.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۳۲۹.

..... ”الفتاویٰ الہندیۃ“، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۸.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، مطلب: الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ج ۲، ص ۳۳۰.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۳۰، وغیرہ.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ، ج ۲، ص ۳۳۰.

..... ”الفتاویٰ الرضویۃ“، ج ۶، ص ۲۳۹.

اور بھول کر ہو تو نہ گناہ، نہ سجدہ سہو۔

- مسئلہ ۴۰:** بچوں کی آسانی کے لیے پارہ عم خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)
- مسئلہ ۴۱:** بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَأْتِيَنَّكَ شُرُوعُ كَرْدِي، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر آدا جائے پڑھنے کی اجازت نہیں۔⁽²⁾ (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ ۴۲:** بہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جزو سورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔⁽³⁾ (درمختار)
- مسئلہ ۴۳:** رکوع کے لیے تکبیر کہی، مگر ابھی رکوع میں نہ گیا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ پہنچنے کے قابل نہ جھکا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسائل قراءت بیرون نماز

- مسئلہ ۴۴:** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور سب عبادت ہیں۔⁽⁵⁾
- مسئلہ ۴۵:** مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا مستحب ہے⁽⁶⁾ اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت، ورنہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب
- ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، مطلب: الاستماع للقرآن فرض كفاية، ج ۲، ص ۳۳۰.
- ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، فصل في القراءة، ج ۲، ص ۳۳۰، وغیرہ.
- ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۷۹.
- ”غنية المتملي“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۵.
- فقیر ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”فتاویٰ فیض الرسول“، جلد 1، صفحہ 351 پر فرماتے ہیں: کہ ”تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اور بے شک بہار شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے، حالانکہ غنیہ مطبوعہ رحیمیہ ص ۴۶۳ میں ہے التعوذ يستحب مرة واحدة ما لم يفصل بعمل دنیوی. (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیاوی کام حائل نہ ہو)۔ تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔“ اسی وجہ سے ہم نے ”مستحب“ کر دیا ہے۔

مؤکد ہے، درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ پھر پڑھے اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ اور کلمہ طیبہ وغیرہ اذکار پڑھے، اَعُوذُ بِاللّٰهِ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔⁽¹⁾ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۴۶: سورہ براءت سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت براءت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔⁽²⁾ (غنیہ) اور اس کی ابتدا میں نیا تعوذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورہ توبہ ابتدا بھی پڑھے، جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے، یہ محض غلط ہے۔

مسئلہ ۴۷: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو، کہ حدیث میں ہے: ”جس نے شروع دن میں قرآن ختم کیا، شام تک فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا، صبح تک استغفار کرتے ہیں۔“ اس حدیث کو دارمی نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔⁽³⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۴۸: تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے سمجھا نہیں۔“⁽⁴⁾ اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۹: جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا بہتر ہے، اگر چہ تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔⁽⁵⁾ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۰: لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مونہ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔⁽⁶⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۵۱: غسل خانہ اور مواضع نجاست⁽⁷⁾ میں قرآن مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔⁽⁸⁾ (غنیہ)

..... ”غنیۃ المتملی“، القراءۃ خارج الصلاة، ص ۴۹۵، وغیرہا.

..... المرجع السابق.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب شهر رمضان، باب تحزیب القرآن، الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۷۹.

..... ”غنیۃ المتملی“، القراءۃ خارج الصلاة، ص ۴۹۶، وغیرہا.

..... المرجع السابق.

..... یعنی نجاست کی جگہوں۔

..... ”غنیۃ المتملی“، القراءۃ خارج الصلاة، ص ۴۹۶.

مسئلہ ۵۲: جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سُننا کافی ہے، اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔^(۱) (غنیہ، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۵۳: مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔^(۲) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵۴: بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا، تو اس پر گناہ۔^(۳) (غنیہ)

مسئلہ ۵۵: جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔^(۴) (غنیہ)

مسئلہ ۵۶: قرآن مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔^(۵) (غنیہ)

مسئلہ ۵۷: تلاوت کرنے میں کوئی شخص معظم دینی، بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے، تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔^(۶) (غنیہ)

مسئلہ ۵۸: عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم نابینا سے پڑھنے سے بہتر ہے، کہ اگرچہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سُننے کی اجازت نہیں۔^(۷) (غنیہ)

مسئلہ ۵۹: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے، تو اس سے بڑھ

..... ”غنیة المتملی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۹۷، ۴، و ”الفتاویٰ الرضویة“، ج ۲۳، ص ۳۵۲.

..... ”الدر المختار“

..... ”غنیة المتملی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۹۷.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دیا۔“ (1) اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا، دوسری روایت میں ہے، ”جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔“ (2) اس حدیث کو ابوداؤد و دارمی و نسائی نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ: ”اندھا ہو کر اٹھے گا۔“ (3)

مسئلہ ۶۰: جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (4) (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف اپنے پاس عاریت ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے، بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۱: قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھوٹا کر دینا جیسا آج کل تعویذی قرآن چھپے ہیں مکروہ ہے، کہ اس میں تحقیق کی صورت ہے۔ (5) (غنیہ) بلکہ جمائل (6) بھی نہ چاہیے۔

مسئلہ ۶۲: قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (7) (غنیہ)

مسئلہ ۶۳: دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مُصْحَف شریف کو مطلقاً (8) کرنے میں حرج نہیں۔ (9)

(غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

..... ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل القرآن، ۱۹۔ باب، الحدیث: ۲۹۲۵، ج ۴، ص ۴۲۰۔

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الوتر، باب التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نسيه، الحدیث: ۱۴۷۴، ج ۲، ص ۱۰۷۔

..... قرآن مجید میں ہے: ﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي الْآيَةِ﴾ پ ۱۶، طہ: ۱۲۴۔

”جو میرے ذکر یعنی قرآن سے منہ پھیرے گا سو اس کے لئے تنگ عیش ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے، کہے گا، اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا میں تو تھا اکھیا را، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یو ہیں آئی تھیں تیرے پاس ہماری آیتیں سو تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تو بھلا دیا جائے گا کہ کوئی تیری خبر نہ لے گا۔“

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمن ”فتاویٰ رضویہ“ میں فرماتے ہیں: ”وہ قرآن مجید بھول جائے اور ان وعیدوں کا مستحق ہو، جو اس باب میں وارد ہوئیں، پھر آپ نے مذکورہ آیت و ترجمہ لکھا۔ (”الفتاویٰ الرضویہ“، ج ۲۳، ص ۶۴۶)۔

..... ”غنیة المتملی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۸۔

..... المرجع السابق۔

..... یعنی چھوٹے سائز کا قرآن جسے گلے میں لٹکاتے ہیں۔

..... ”غنیة المتملی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۷۔

..... یعنی سونے سے آراستہ۔

..... ”غنیة المتملی“، القراءة خارج الصلاة، ص ۴۹۸۔

قراءت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ گئے، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۱: اعرابی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مفسد نہیں، مثلاً لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ، نَعْبُدُ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا اعتقاد اور قصد اڑھنا کفر ہو، تو احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے، مثلاً ﴿عَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ﴾^(۱) میں میم کو زبر اور بے کو پیش پڑھ دیا اور ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾^(۲) میں جلالت کو رفع اور العلماء کو زبر پڑھا اور ﴿فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ﴾^(۳) میں ذال کو زبر پڑھا، ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾^(۴) میں کاف کو زبر پڑھا، ﴿الْمُصَوِّرُ﴾^(۵) کے واو کو زبر پڑھا۔^(۶) (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾^(۷) میں ی پر تشدید نہ پڑھی، ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾^(۸) میں ب پر تشدید نہ پڑھی، ﴿قَتَلُوا نَفْسِيًّا﴾^(۹) میں ت پر تشدید نہ پڑھی، نماز ہوگئی۔^(۱۰) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مخفف کو مشدد پڑھا جیسے ﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ﴾^(۱۱) میں ذال کو تشدید کے ساتھ پڑھایا یا ادغام ترک کیا جیسے ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾^(۱۲) میں لام ظاہر کیا، نماز ہو جائے گی۔^(۱۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

..... پ ۱۶، طہ: ۱۲۱.

..... پ ۲۲، فاطر: ۲۸.

..... پ ۱۹، النمل: ۵۸.

..... پ ۱، الفاتحة: ۴.

..... پ ۲۸، الحشر: ۲۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۳.

..... پ ۱، الفاتحة: ۴.

..... پ ۱، الفاتحة: ۱. پ ۲۲، الاحزاب: ۶۱.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۴.

..... پ ۲۴، الزمر: ۳۲. پ ۱، الفاتحة: ۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب: مسائل زلة القارئ، ج ۲، ص ۴۷۵.

مسئلہ ۴: حرف زیادہ کرنے سے اگر معنی نہ بگڑے نماز فاسد نہ ہوگی، جیسے ﴿وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (1) میں رکے بعد ی زیادہ کی، ﴿هُمُ الَّذِينَ﴾ (2) میں میم کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں، جیسے ﴿زَرَّابِي﴾ (3) کو زَرَّابِيْب، ﴿مَثَانِي﴾ (4) کو مثنائین پڑھا، تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، جیسے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾ یو ہیں کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں، یو ہیں وقف وابتدا کا بے موقع ہونا بھی مفسد نہیں، اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (6) پر وقف کیا، پھر پڑھا ﴿أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ط﴾ (7) یا ﴿أَصْحَابُ النَّارِ﴾ (8) پر وقف نہ کیا اور ﴿الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ﴾ (9) پڑھ دیا اور ﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (10) پر وقف کر کے الّا ہو پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ (11) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۶: کوئی کلمہ زیادہ کر دیا، تو وہ کلمہ قرآن میں ہے یا نہیں اور بہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں، اگر معنی فاسد ہو جائیں گے، نماز جاتی رہے گی، جیسے ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَفَرُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ اور ﴿إِنَّمَا نُمَلِّئُهُمْ لِيُزِدُوا إِثْمًا وَجَمَالًا﴾ اور اگر معنی متغیر نہ ہوں، تو فاسد نہ ہوگی اگرچہ قرآن میں اس کا مثل نہ ہو، جیسے ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا﴾ اور ﴿فِيهَا فَآكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَتَفَّاحٌ وَرُمَّانٌ﴾ (12) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی کلمہ کو چھوڑ گیا اور معنی فاسد نہ ہوئے جیسے ﴿جَزُوا سَيِّئَةً سَيِّئَةً مِّثْلَهَا﴾ (13) میں دوسرے سَيِّئَةً

..... پ ۲۱، لقمان: ۱۷.

..... پ ۲۸، المنافقون: ۷.

..... پ ۳۰، الغاشية: ۱۶.

..... پ ۲۳، الزمر: ۲۳.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۷۹.

..... پ ۳۰، البروج: ۱۱.

..... پ ۳۰، البينة: ۷.

..... پ ۲۸، الحشر: ۲۰.

..... پ ۲۴، المؤمن: ۷.

..... پ ۳، آل عمران: ۱۸.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۷۹، ۸۲، وغیرہ.

..... "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰، وغیرہ.

..... پ ۲۵، الشورى: ۴۰.

کو نہ پڑھا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں، جیسے ﴿فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾⁽¹⁾ میں لانہ پڑھا، تو نماز فاسد ہوگئی۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے خَلَقْنَا بِلَاخِ كَ اور جَعَلْنَا بِغَيْرِ جِ كَ، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوں مثلاً بروجہ تَرْخِيمِ شَرَاطِ كَ ساتھ حذف کیا جیسے يَا مَالِكُ مِیْنِ یا مَالُ پڑھا تو فاسد نہ ہوگی، یوہیں تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا میں تَعَالَى پڑھا، ہو جائے گی۔⁽³⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا، اگر معنی فاسد نہ ہوں نماز ہو جائے گی جیسے عَلِيمٌ كِی جگہ حَكِيمٌ، اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی جیسے ﴿وَعَدَا عَلَيْنَا ط اِنَّا كُنَّا فَعَلِينَ﴾⁽⁴⁾ میں فَاعِلِينَ كِی جگہ عَافِلِينَ پڑھا، اگر نسب میں غلطی کی اور منسوب الیہ قرآن میں نہیں ہے، نماز فاسد ہوگی جیسے مَرِيْمُ ابْنَةُ عِیْلَانَ پڑھا اور قرآن میں ہے تو فاسد نہ ہوگی جیسے مَرِيْمُ ابْنَةُ لُقْمَانَ۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں، نماز فاسد ہے ورنہ نہیں، جیسے ﴿فَسُوْرَةَ﴾⁽⁶⁾ کو فَوْسُوْرَةَ پڑھا، عَصْفِ كِی جگہ عَفْصِ پڑھا، فاسد ہوگی اور اَنْفَجَرَتْ كِی کو اَنْفَجَرَتْ پڑھا تو نہیں، یہی حکم کلمہ کی تقدیم و تاخیر کا ہے، جیسے ﴿لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَشَهِيْقٌ﴾⁽⁷⁾ میں شَهِيْقٌ كِی زَفِيْرٌ پُرْمَقْدَمِ كِی، فاسد نہ ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ وَاِنَّ الْفَجَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ پڑھا، فاسد ہوگی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا، اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی جیسے ﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ﴾⁽⁹⁾ پُرْوَقْفِ كِی ﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝﴾⁽¹⁰⁾ پڑھا، یا ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ پر

..... پ ۳۰، الانشقاق: ۲۰.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب: مسائل زلة القاری، ج ۲، ص ۴۷۶.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب: مسائل زلة القاری، ج ۲، ص ۴۷۶.

..... پ ۱۷، الانبیاء: ۱۰۴.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

..... پ ۲۹، المدثر: ۵۱.

..... پ ۱۲، ہود: ۱۰۶.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

..... پ ۳۰، العصر: ۱-۲.

..... پ ۳۰، المطففين: ۲۲.

وقف کیا، پھر پڑھا ﴿أُولَٰئِكَ هُم شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۗ﴾ (1) نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے یہی مثال ورنہ نہیں جیسے ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ﴾ (2) کی جگہ فلہم جزاؤن الحسنى پڑھا، نماز ہوگئی۔ (3) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کسی کلمہ کو مکرر پڑھا، تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگی جیسے رَبِّ الْعَالَمِينَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ جب کہ بقصد اضافت پڑھا ہو یعنی رب کارب، مالک کا مالک اور اگر بقصد تصحیح مخارج مکرر کیا یا بغیر قصد زبان سے مکرر ہو گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (4) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے، اس پر کوشش کرنا ضروری ہے، اگر لا پرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علما کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں، تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی، اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامة میں مذکور ہوگی۔

مسئلہ ۱۴: ط، ث، ص، ذ، ز، ظ، ع، ہ، ح، ض، ظ، و، ان حرفوں میں صحیح طور پر ایسا تاز رکھیں، ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔

مسئلہ ۱۵: مد، غنہ، اظہار، اخفاء، امالہ بے موقع پڑھا، یا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا، تو نماز ہو جائے گی۔ (5) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۶: لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سُننا بھی حرام، مگر مد ولین (6) میں لحن ہوا، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (7) (عالمگیری) اگر فاحش نہ ہو کہ تان کی حد تک پہنچ جائے۔

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ (8)

..... پ ۳۰، البینة: ۶. پ ۱۶، الکھف: ۱۰۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۰.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکرہ فیہا، مطلب: إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۷۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۱.

..... واو، ی، الف ساکن اور ما قبل کی حرکت موافق ہو تو اس کو مد ولین کہتے ہیں۔ یعنی واو کے پہلے پیش اوری کے پہلے زیر الف کے پہلے زبر۔ ۱۳

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۲.

امامت کا بیان

حدیث ۱: ابو داؤد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں کے اچھے لوگ اذان کہیں اور ”قُرا“ امامت کریں۔“ (1) (کہ اس زمانہ میں جو زیادہ قرآن پڑھا ہوتا وہی علم میں زیادہ ہوتا)۔

حدیث ۲: صحیح مسلم کی روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ امامت کا زیادہ مستحق اقرء ہے (2) یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا۔

حدیث ۳: ابوالشیخ کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرمایا: ”امام ومؤذن کو ان سب کی برابر ثواب ہے، جنہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔“ (3)

حدیث ۴: ابو داؤد و ترمذی روایت کرتے ہیں کہ ابو عتیہ عقیلی کہتے ہیں کہ: ”مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے، ایک دن نماز کا وقت آگیا، ہم نے کہا: آگے بڑھیے، نماز پڑھائیے، فرمایا: اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتا دوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہیں: ”جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے، تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہیے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔“ (4)

حدیث ۵: ترمذی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ”تین شخصوں کی نماز کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہیت کرتے ہوں۔“ (5) (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)۔

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں ہے، کہ ”تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو بُرا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کو کسی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔“ (6)

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحديث: ۵۹۰، ج ۱، ص ۲۴۲.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب من أحق بالإمامة الحديث: ۶۷۲، ص ۳۳۷.

..... ”کنز العمال“، كتاب الصلاة، الحديث: ۲۰۳۷۰، ج ۷، ص ۲۳۹.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب امامة الزائر، الحديث: ۵۹۶، ج ۱، ص ۲۴۴.

و ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن زار قوما فلا يصل بهم، الحديث: ۳۵۶، ج ۱، ص ۳۷۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء فيمن أم قوما وهم له كارهون، الحديث: ۳۶۰، ج ۱، ص ۳۷۵.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب إقامة الصلاة... إلخ، باب من أم قوما وهم له كارهون، الحديث: ۹۷۱، ج ۱، ص ۵۱۶.

حدیث ۷: ابوداؤد و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہیت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیٹھ دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔“ (1)

حدیث ۸: امام احمد و ابن ماجہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”قیامت کی علامات سے ہے کہ باہم اہل مسجد امامت ایک دوسرے پر ڈالیں گے، کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز پڑھاوے۔“ (2) (یعنی کسی میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی)۔

حدیث ۹: بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کسی کے گھریا اسکی سلطنت میں امامت نہ کی جائے، نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔“ (3)

حدیث ۱۰: بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔“ (4)

حدیث ۱۱: امام بخاری ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ سچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں، لہذا نماز میں اختصار کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں، اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔“ (5)

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے، ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“ (6)

حدیث ۱۳: امام مالک کی روایت انہیں سے اس طرح ہے، کہ فرمایا: ”جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب اقامة... إلخ، باب من أم... إلخ، الحدیث: ۹۷۰، ج ۱، ص ۵۱۵، عن عبد اللہ بن عمرو.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب في كراهية التدافع عن الإمامة، الحدیث: ۵۸۱، ج ۱، ص ۲۳۹.

..... ”صحیح مسلم“، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، الحدیث: ۲۹۱- (۶۷۳)، ص ۳۳۸.

..... ”صحیح البخاری“، كتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه... إلخ، الحدیث: ۷۰۳، ج ۱، ص ۲۵۲، وغیره.

..... ”صحیح البخاری“، كتاب الأذان، باب من أخف الصلاة... إلخ، الحدیث: ۷۰۷، ج ۱، ص ۲۵۳.

..... ”صحیح مسلم“، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام برکوع... إلخ، الحدیث: ۴۲۶، ص ۲۲۸.

ہے، اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔“ (1)

حدیث ۱۴: بخاری و مسلم وغیرہما ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کیا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے، اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے؟“ (2) بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث لینے کے لیے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے، مدتوں تک ان کے پاس بہت کچھ پڑھا، مگر ان کا مونہ نہ دیکھا، جب زمانہ دراز گزرا اور انہوں نے دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا، دیکھتے کیا ہیں کہ اُن کا مونہ گدھے کا سا ہے، انہوں نے کہا، ”صاحب زادے! امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد (3) جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی، تو میرا مونہ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔“ (4)

حدیث ۱۵: ابوداؤد ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ”تین باتیں کسی کو حلال نہیں، جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہو لے یعنی فارغ ہو لے۔“ (5)

احکام فقہیہ

امامت کبریٰ کا بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامتِ صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کیے جائیں گے، امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

(شرائطِ امامت)

مسئلہ ۱: مرد غیر معذور کے امام کے لیے چھ شرطیں ہیں:

- ”الموطا“ لإمام مالک، کتاب الصلاة، باب ما يفعل من رفع رأسه قبل الإمام، الحدیث: ۲۱۲، ج ۱، ص ۱۰۲، عن أبي هريرة رضي الله عنه .
- ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الإمام برکوع... إلخ، الحدیث: ۴۲۷، ص ۲۲۸.
- یعنی بعض راویوں کی عدم صحت کے باعث دو راز قیاس۔
- ”مرقاة المفاتیح“، کتاب الصلاة، تحت الحدیث: ۱۱۴۱، ج ۳، ص ۲۲۱. لکن لم يذكر النووي.
- ”سنن أبي داود“، کتاب الطهارة، باب أیصلی الرجال وهو حاقن، الحدیث: ۹۰، ج ۱، ص ۶۶.

(۱) اسلام۔

(۲) بلوغ۔

(۳) عاقل ہونا۔

(۴) مرد ہونا۔

(۵) قراءت۔

(۶) معذور نہ ہونا۔^(۱)

مسئلہ ۲: عورتوں کے امام کے لیے مرد ہونا شرط نہیں، عورت بھی امام ہو سکتی ہے، اگرچہ مکروہ ہے۔^(۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: نابالغوں کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ نابالغ بھی نابالغوں کی امامت کر سکتا ہے، اگر

سمجھ وال ہو۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴: معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے، کم عذر والے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر

امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں، مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرہ آنے کا، تو ایک دوسرے کی امامت نہیں

کر سکتا۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: طاہر معذور کی اقتدا نہیں کر سکتا جبکہ حالت وضو میں حدیث پایا گیا، یا بعد وضو وقت کے اندر طاری ہوا، اگرچہ

نماز کے بعد اور اگر نہ وضو کے وقت حدیث تھا، نہ ختم وقت تک اس نے عود کیا تو یہ نماز جو اس نے انقطاع پر پڑھی، اس میں

تندرست اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۶: معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کر سکتا ہے اور ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کر سکتا، نہ ایک عذر والا

دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کر سکتا ہے، جب کہ وہ ایک عذر اسی کے دو میں سے ہو۔^(۶)

(درمختار وغیرہ)

..... "نور الإيضاح" كتاب الصلاة، باب الإمامة، ص ۷۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۷، ۳۶۵.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۷.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۸۹.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۹.

..... "الدرالمختار"، كتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۹، وغيره.

مسئلہ ۷: معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی امامت کی، صحیح کی نہ ہوگی اوروں کی ہو جائے گی۔ (1)

(درمختار)

مسئلہ ۸: وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو، جیسے رافضی اگرچہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو، یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ اقدس میں تبرّ اکہتا ہو۔ قدری، جہمی، مشبہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الہی یا عذابِ قبر یا کراماتین کا انکار کرتا ہے، ان کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (2)

(عالمگیری، غنیہ) اس سے سخت تر حکم وہابیہ زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو اپنا پیشوایا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ ۹: جس بد مذہب کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو، جیسے تفضیلیہ اس کے پیچھے نماز، مگر وہ تحریمی ہے۔ (3) (عالمگیری)

(شرائط اقتدا)

اقتدا کی تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں:

(۱) نیت اقتدا۔

(۲) اور اس نیت اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا، بشرطیکہ صورت تقدم میں کوئی اجنبی نیت و تحریمہ

میں فاصل نہ ہو۔

(۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔

(۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز، نماز مقتدی کو متضمن ہو۔

(۵) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہونا۔ اور

(۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔

(۷) عورت کا محاذی (4) نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو مذکور ہوں گی۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴.

و "غنیة المتملی"، الأولى بالإمامة، ص ۵۱۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴.

..... یعنی برابر۔

(۸) مقتدی کا امام سے مقدم (۱) نہ ہونا۔

(۹) امام کے انقالات کا علم ہونا۔

(۱۰) امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم (۲) ہو۔

(۱۱) ارکان کی ادا میں شریک ہونا۔

(۱۲) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔

(۱۳) یوہیں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔ (۳)

مسئلہ ۱۰: سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سوار یوں پر ہیں، ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں۔ اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں، تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جاسکے، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یوہیں اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجزا (۵) چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجزا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (۶) (ردمختار)

مسئلہ ۱۲: بیچ میں حوض دہ در دہ ہے تو اقتدا نہیں ہو سکتی، مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر چھوٹا حوض ہے، تو اقتدا صحیح ہے۔ (۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: بیچ میں چوڑا راستہ ہے، مگر اس راستہ میں صف قائم ہوگئی، مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہو گئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ ہر دو صف اور صف اول و امام کے درمیان بیل گاڑی نہ جاسکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہو سکتی ہیں تو اتنی ہولیں کہ دو صفوں کے درمیان بیل گاڑی نہ جاسکے، یوہیں اگر راستہ لنبا

..... یعنی آگے۔

..... یہ حقیقتہً صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لیے شرط ہے ولہذا بعد نماز اگر حال معلوم ہو جائے نماز صحیح ہوگئی۔ ۱۲۔ امنہ

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۸-۳۳۹.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية هل يسقط... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۵.

..... یعنی ایک قسم کی گول اور خوبصورت کشتی۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۰.

..... ”ردالمحتار“ کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۰.

ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم⁽¹⁾ ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)
مسئلہ ۱۴: نہر پر پل ہے اور اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگر چہ نہر کے اس طرف ہے، اس طرف والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵: میدان میں جماعت قائم ہوئی، اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہو سکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں، بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: بڑا مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا کہیں گے، جو چالیس ہاتھ ہو۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)
مسئلہ ۱۷: مسجد عید گاہ میں کتنا ہی فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں، اگر چہ بیچ میں دو یا زیادہ صفوں کی گنجائش ہو۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: میدان میں جماعت قائم ہوئی، پہلی دو صفوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھ لیا، اقتدا صحیح ہوگی۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوضِ دہِ دردہ کے خالی چھوڑا کہ اس میں کوئی کھڑا نہ ہوا، تو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں صفیں متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے، ورنہ نہیں اور دہِ دردہ سے کم جگہ خالی پچی ہے تو پیچھے والے کی اقتدا صحیح ہے۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے، دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں۔ اور اگر کشتی کنارے پر رکھی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا بڑی نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں، ورنہ ہے۔⁽⁸⁾ (درمختار، ردالمحتار) یعنی جب امام اُترنے پر قادر نہ ہو، اس لیے کہ جو شخص کشتی سے اُتر کر خشکی میں

..... مشرق و مغرب۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۰۔

..... "ردالمحتار" کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱۔

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۱۔

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الكافي للحاكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۲۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ج ۲، ص ۶۹۱۔

پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں، ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ تخت کے حکم میں ہے۔

مسئلہ ۲۱: جو مسجد بہت بڑی نہ ہو، اس میں امام اگر چہ محراب میں ہو، مقتدی منہائے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ نہ ہوں، مثلاً اس کی یا کبوتر کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں، اگرچہ اس کے لیے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو، مثلاً دروازہ میں جالیاں ہیں کہ امام کو دیکھ رہا ہے، مگر کھلا نہیں ہے کہ جانا چاہے تو جاسکے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: امام و مقتدی کے درمیان ممبر حائل ہونا مانع اقتدا نہیں، جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو، تو نہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: مسجد کے متصل کوئی دالان ہے، اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جبکہ امام کا حال مخفی نہ ہو۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے، مقتدی اس چبوترے پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ صفیں متصل ہوں۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی، مثلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر بے وضو نماز پڑھائی، تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸: امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو تو جب بھی اقتدا صحیح نہ ہوئی، مثلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹتا ہے اور بغیر وضو کی امامت کی، حنفی اس کی

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۲.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۰۳.

..... المرجع السابق، ص ۴۰۴.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الکبریٰ، ج ۲، ص ۳۳۹.

اقتدا نہیں کر سکتا، اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز خود اس کے طور پر صحیح نہ ہو مگر مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے، جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو مثلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھونے کے بعد بغیر وضو کیے بھول کر امامت کی، حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے ایسا واقعہ ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: شافعی یا دوسرے مقلد کی اقتدا اس وقت کر سکتے ہیں، جب وہ مسائل طہارت و نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت کرتا ہو یا معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے، نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اُسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر معلوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے، نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی ہے تو جائز ہے، مگر مکروہ اور اگر معلوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی ہے، تو باطل محض ہے۔⁽²⁾ (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا، اس وقت مرد کے لیے مانع اقتدا ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حالت نہ ہو، نہ مرد کے قدم برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔⁽³⁾ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی، دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی۔ اور دو عورتیں ہوں تو چار مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں، ان سب کی نماز نہ ہوگی۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مسجد میں بالا خانہ ہے، اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالا خانہ کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگرچہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالا خانہ پر، تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے، ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۳۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی الاقتداء بشافعی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۱.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ج ۲، ص ۳۸۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الکافی للحاکم... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۹.

مسئلہ ۳۳: ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے، دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوگی جو درمیان میں ہے، باقیوں کی ہو جائے گی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں، اس کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں، مگر ایڑیاں برابر ہوں، تو نماز ہو جائے گی۔^(۲) (ردالمحتار)

(امامت کا زیادہ حقدار کون ہے)

مسئلہ ۳۵: سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اگرچہ باقی علوم میں پوری دستگاہ^(۳) نہ رکھتا ہو، بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف مخارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ خرابی نہ رکھتا ہو اور فواحش^(۴) سے بچتا ہو، اس کے بعد وہ شخص جو تجوید (قراءت) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں، تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ عمر والا یعنی جس کو زیادہ زمانہ اسلام میں گزرا، اس میں بھی برابر ہوں، تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں، اس میں بھی برابر ہوں، تو زیادہ وجاہت والا یعنی تہجد گزار کہ تہجد کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے، پھر زیادہ خوبصورت، پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو، پھر زیادہ مالدار، پھر زیادہ عزت والا، پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں، غرض چند شخص برابر کے ہوں، تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ امامت کرے یا ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں اختلاف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اولیٰ کو امام بنایا، تو بُرا کیا، مگر گنہگار نہ ہوئے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: امام معین ہی امامت کا حق دار ہے، اگرچہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو۔^(۶) (درمختار) یعنی جب کہ وہ امام جامع شرائط امام ہو، ورنہ وہ امامت کا اہل ہی نہیں، بہتر ہونا درکنار۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۸۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: اذا صلی الشافعی قبل الحنفی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۸.

..... یعنی مہارت۔ یعنی بے حیائیوں اور ایسے کاموں سے بچتا ہو، جو مرؤت کے خلاف ہیں۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۰ - ۳۵۴، وغیرہ.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۴.

مسئلہ ۳۷: کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائطِ امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لیے اولیٰ ہے، اگرچہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو، ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے بوجہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ مہمان خود ہی آگے بڑھ گیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: کرایہ کا مکان ہے، اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دارِ احق⁽²⁾ ہے، وہی اجازت دے گا اور اسی سے اجازت لی جائے گی، یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں بطور عاریت⁽³⁾ رہتا ہو کہ یہی احق ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر مجتمع ہوئے تو احق سلطان ہے، پھر امیر، پھر قاضی، پھر صاحب خانہ۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں، تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں، بلکہ اگر وہی احق ہو، تو اسی کو امام ہونا چاہیے۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کوئی شخص صالح امامت ہے اور اپنے محلہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ ماہِ رمضان میں دوسرے محلہ والوں کی امامت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے، وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدرِ مسنون سے زیادہ طویل قراءت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: بد مذہب کہ جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خوار،

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳.

..... یعنی زیادہ حقدار۔

..... یعنی دوسرے شخص کو اپنی کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۸۳.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۳۵۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۴.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶.

..... المرجع السابق، ص ۸۷.

چغل خور، وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالا اعلان کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ۔⁽¹⁾
(درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴۴: غلام، دہقانی⁽²⁾، اندھے، ولد الزنا، امرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے، برص والے کی جس کا برص ظاہر ہو، سفیہ (یعنی بے وقوف کہ تصرفات مثلاً بیع و شرا⁽³⁾ میں دھوکے کھاتا ہو) کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہیں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ ۴۵: جس کو کم سو جھتا ہے، وہ بھی اندھے کے حکم میں ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴۶: فاسق کی اقتدانہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے، باقی نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدانہ کی جائے، دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔⁽⁶⁾ (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدر)

مسئلہ ۴۷: عورت، خنثی، نابالغ لڑکے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ نماز جنازہ و تراویح و نوافل میں اور مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے، مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امامت عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی، اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خنثی عورت کے امام ہو سکتے ہیں، مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے، فرائض ہوں یا نوافل پھر بھی اگر عورت عورتوں کی امامت کرے، تو امام آگے نہ ہو بلکہ بیچ میں کھڑی ہو اور آگے ہوگی جب بھی نماز فاسد نہ ہوگی اور خنثی کے لیے یہ شرط ہے کہ صف سے آگے ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں، خنثی خنثی کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی، تو اس جماعت میں کراہت

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة اقسام، ج ۲، ص ۳۵۶-۳۶۰، وغیرہما.

..... دیہاتی، اس سے مراد یہاں کارہنے والی نہیں بلکہ جاہل مراد ہے چاہے وہ شہری ہی کیوں نہ ہو۔

..... یعنی خرید و فروخت۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۵-۳۶۰.

و "غنیة المتملی شرح منیة المصلی"، ص ۵۱۴.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۵۵.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۳۵۵.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ج ۲، ص ۳۸۷.

نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، درمختار) بلکہ اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے گی، جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۹: مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے۔ یوہیں جس کونشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں اور معتوہ (مدہوش) اپنے مثل کے لیے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لیے نہیں۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو، وہ اُمّی کی (یعنی اس کی جس کو کوئی آیت یاد نہیں) اقتدا نہیں کر سکتا اور اُمّی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں، وہ بھی اُمّی کے مثل ہے۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۱: اُمّی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا، گونگا اُمّی کی کر سکتا ہے اور اگر اُمّی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۲: اُمّی نے اُمّی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) امامت کی، تو کسی کی نماز نہ ہوگی۔ اگرچہ قاری درمیان نماز میں شریک ہو، یوہیں اگر قاری نے اُمّی کو خلیفہ بنایا ہو، اگرچہ تشہد میں۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۵۳: اُمّی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدر فرض قرآن مجید یاد کر لے، ورنہ عند اللہ تعالیٰ معذور نہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ تصحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زمانہ کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کہ وہ

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ص ۳۶۵.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس، فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفایة، ج ۲، ص ۳۸۹.

..... المرجع السابق، ص ۳۹۱.

..... المرجع السابق.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: المواضع التي تفسد... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۲، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶.

بھی اسی حرف کو صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا، دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا، تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار۔ ہر کلا جس سے حرف مکرر ادا ہوتے ہیں، اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر⁽¹⁾ کی امامت بھی کر سکتا ہے۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: قاری نماز پڑھ رہا تھا، اُمّی آیا اور شریک نہ ہوا، اپنی الگ پڑھی، تو اس کی نماز نہ ہوئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۶: قاری کوئی دوسری نماز پڑھ رہا ہے تو اُمّی کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۷: اُمّی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازہ پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں، تو اُمّی کی نماز ہو جائے گی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: جس کا ستر کھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا، ستر کھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں ان کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے دُور دُور پڑھیں، جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام بیچ میں ہو آگے نہ ہو۔⁽⁶⁾ (درمختار، عالمگیری) ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چھپایا تو نہ اس کی ہونہ اس کے پیچھے کسی اور کی، جیسا کہ شروط الصلاة میں بیان ہوا۔

مسئلہ ۵۹: جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو، اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

..... یعنی جو اس سے زیادہ ہکلاتا ہو۔ ۱۲

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الالغ، ج ۲، ص ۳۹۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵.

..... المرجع السابق، ص ۸۶.

..... المرجع السابق، ص ۸۵.

..... المرجع السابق، ص ۸۵، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، بحث النية، ج ۲، ص ۱۰۳، ۳۹۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب كفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۱.

مسئلہ ۶۰: فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو نام کے ہوں، مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صفت میں جُدا ہوں، مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو، دوسرا کل کی اور اگر دونوں کی ایک ہی دن کے ایک ہی وقت کی قضا ہو گئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، یوہیں اگر امام نے عصر کی نماز غروب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا، اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے، البتہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا، مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۱: دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی نماز ہو گئی اور اگر ہر ایک نے اقتدا کی نیت کی، تو دونوں کی نہ ہوئی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: جس نے کسی نماز کی منت مانی، اس نماز کو نہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے، نہ نفل والے کے، نہ اس کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے، ہاں اگر ایک کی نذر ماننے کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں، جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔⁽³⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: ایک شخص نے نفل نماز پڑھنے کی قسم کھائی، منت والا منت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل اور نذر اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: دو شخص نفل ایک ساتھ پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دی، تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور تنہا تنہا پڑھ رہے تھے اور فاسد کر دیں، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔⁽⁵⁾ (درمختار)

مسئلہ ۶۵: لاحق نہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لاحق کی، یوہیں مسبوق نہ لاحق کی نہ مسبوق کی، نہ ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔⁽⁶⁾ (درمختار، ردالمحتار)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفاية... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۱.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۲.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: الواجب کفاية هل يسقط... إلخ، ج ۲، ص ۳۹۳.

..... المرجع السابق، ص ۳۹۴.

مسئلہ ۶۶: جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا، خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا، البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے تحریمہ باندھ لیا اور بعد تحریمہ وقت ختم ہو گیا، تو اقتدا صحیح ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۶۷: محل اقامت یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور دو پر سلام پھیر دے، تو ضرور ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو، خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر، اگر امام نے نہ نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتایا نہ بعد کو اور چلا گیا نہ اس کا حال اور طرح معلوم ہو تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں، ہاں اگر جنگل میں یا منزل پر دوپڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی، یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔^(۲) (خانہ، بحر)

مسئلہ ۶۸: جہاں بوجہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو، تو وہ نماز سرے سے شروع ہی نہ ہوگی اور اگر بوجہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے، مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوگی۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۶۹: جس نے وضو کیا ہے تیمم والے کی اور پاؤں دھونے والا موزہ پر مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی، اقتدا کر سکتا ہے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کوزہ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ اس کا کُوب حد رکوع کو پہنچا ہو، جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا اوروں کی امامت کر سکتا ہے، مگر دوسرا شخص اولیٰ ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے، اگرچہ مفترض کچھلی رکعتوں میں قراءت نہ کرے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: متفعل^(۷) نے مفترض^(۸) کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی، پھر اسی نماز میں اس فوت شدہ کی قضا کی

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۴.

..... "البحر الرائق"، کتاب الصلاة، باب المسافر، ج ۲، ص ۲۳۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۹۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۴.

..... المرجع السابق، ص ۸۵.

..... المرجع السابق.

..... یعنی نفل پڑھنے والے۔

..... یعنی فرض پڑھنے والے۔

نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے، مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ سے پڑھتا ہو اور

مقتدی کھڑے یا بیٹھے تو نہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷۴: جن نے امامت کی، اقتدا صحیح ہے اگر انسانی صورت میں ظاہر ہوا۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو،

تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو، خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے، یا خط کے ذریعہ سے اور

مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۷۶: امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے

پڑھیں ان کا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔⁽⁵⁾ (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ ۷۷: پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو اور اثنائے نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا،

امام کی نماز صحیح ہوگئی اور مقتدی کی باطل۔⁽⁶⁾ (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی، بہت

کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے۔ اور ظاہر تریہ تقیید واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: ”نماز جماعت، تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔“⁽⁷⁾

حدیث ۲: مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے روایت کی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”ہم نے

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸۵۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۰۸۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۳۴۵۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۰۔

..... المرجع السابق، ص ۴۱۱۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۳۴۔

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ۶۴۵، ج ۱، ص ۲۳۲۔

اپنے کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا، مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے، اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے،⁽¹⁾ اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ ”جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے، تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے، جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لیے سنن الہدیٰ مشروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھ لی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیا کرتا ہے، تو تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی کی سنت چھوڑو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے۔“⁽²⁾ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے، ”کافر ہو جاؤ گے“⁽³⁾ اور جو شخص اچھی طرح طہارت کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے، ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔⁽⁴⁾

حدیث ۳: نسائی وابن خزیمہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے کامل وضو کیا، پھر نماز فرض کے لیے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۴: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لیے کیا ہے؟ تو گھسٹتا ہوا حاضر ہوتا۔“⁽⁶⁾

حدیث ۶۵ و ۶۶: ترمذی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو اللہ کے لیے چالیس دن باجماعت پڑھے اور تکبیرہ اولیٰ پائے، اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک نار سے، دوسری نفاق سے۔“⁽⁷⁾ ابن ماجہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیرہ اولیٰ فوت نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔“⁽⁸⁾

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدیٰ، الحدیث: ۶۵۴، ص ۳۲۸.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدیٰ، الحدیث: ۲۵۷- (۶۵۴)، ص ۳۲۸.

..... ”سنن ابی داؤد“، کتاب الصلاة، باب التشدید یدفی ترک الجماعة، الحدیث: ۵۵۰، ج ۱، ص ۲۲۹.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدیٰ، الحدیث: ۲۵۷- (۶۵۴)، ص ۳۲۸.

..... ”صحیح ابن خزیمہ“، کتاب الصلاة، باب فضل المشی إلى الجماعة فتوضیاً... إلخ، الحدیث: ۱۴۸۹، ج ۲، ص ۳۷۳.

..... ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۷۸۸۶، ج ۸، ص ۲۲۴.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التكبيرة الأولى، الحدیث: ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴.

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب صلاة العشاء و الفجر فی جماعة، الحدیث: ۷۹۸، ج ۱، ص ۴۳۷.

حدیث ۷: ترمذی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے، میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا، اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، اس نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے ملاءِ اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقررین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟“ میں نے عرض کی، ”نہیں جانتا، اس نے اپنا دستِ قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی، تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا“ اور ایک روایت میں ہے، ”جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا“، فرمایا: ”اے محمد! جانتے ہو ملاءِ اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟“ میں نے عرض کی، ”ہاں، درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے ان پر محافظت کی خیر کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا، جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا“ اس نے فرمایا: ”اے محمد!“ میں نے عرض کی، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فرمایا: ”جب نماز پڑھو، تو یہ کہہ لو۔“

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ ط (1)

فرمایا: ”اور درجات یہ ہیں۔ سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا، جب لوگ سوتے ہوں۔“ (2)

حدیث ۸ و ۹: امام احمد و ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے، کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی، یہاں تک قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے، اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی، سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا: ”سب اپنی اپنی جگہ پر رہو، میں تمہیں خبر دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا؟“ میں رات میں اٹھا، وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی، پھر میں نماز میں اٹکھا (اس کے بعد اسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دستِ قدرت رکھنے سے ان کی خنکی (3) میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی، اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ”کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی،

..... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بُری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب

تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے، تو مجھے اس سے قبل اٹھالے۔ ۱۲

..... ”جامع الترمذی“، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة ص، الحدیث: ۳۲۴۵، ۳۲۴۶، ص ۱۵۹-۱۶۰.

..... یعنی ٹھنڈک۔

جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد بیٹھنا اور سختیوں کے وقت کامل وضو کرنا، اس کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو۔“ (1) ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل داری و ترمذی نے عبد الرحمن بن عائش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰: ابوداؤد و نسائی و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ چکے، تو اللہ تعالیٰ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کی مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔“ (2) حاکم نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم اور ابن خزیمہ و ابن حبان اپنی صحیح میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آیا فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ”فلاں حاضر ہے؟“ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: ”یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں، اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں، اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔“ (3) یحییٰ بن معین اور ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲: صحیح مسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے باجماعت عشا کی نماز پڑھی، گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی، گویا پوری رات قیام کیا۔“ (4) اسی کے مثل ابوداؤد و ترمذی و ابن خزیمہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”منافقین پر سب سے

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، الحدیث: ۲۲۱۷۰، ج ۸، ص ۲۵۸.

و ”مشکاة المصابیح“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۷۴۸، ج ۱، ص ۲۳۵.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة... إلخ، الحدیث: ۵۶۴، ج ۱، ص ۲۳۴.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب في فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ۵۵۴، ج ۱، ص ۲۳۰.

و ”الترغيب و الترهيب“، کتاب الصلاة، الترغيب في كثرة الجماعة، الحدیث: ۱، ج ۱، ص ۱۶۱.

..... ”صحيح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة العشاء... إلخ، الحدیث: ۶۵۶، ص ۳۲۹.

زیادہ گراں نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے؟ تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو امر فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں، جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھر ان پر آگ سے جلا دوں۔“ (1) امام احمد نے انہیں سے روایت کی، کہ فرماتے ہیں: ”اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے، تو نماز عشا قائم کرتا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے، آگ سے جلا دیں۔“ (2)

حدیث ۱۴: امام مالک نے ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ ”امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا، باز از تشریف لے گئے، راستہ میں سلیمان کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ صبح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا، انہوں نے کہا! رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، فرمایا: کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں، یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔“ (3)

حدیث ۱۵: ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جس نے اذان سنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں، اس کی وہ نماز مقبول نہیں،“ لوگوں نے عرض کی، عذر کیا ہے؟ فرمایا: ”خوف یا مرض۔“ (4) اور ایک روایت ابن حبان و حاکم کی انہیں سے ہے، ”جو اذان سنے اور بلا عذر حاضر نہ ہو، اس کی نماز ہی نہیں۔“ (5) حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶: احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”کسی گاؤں یا بادیہ میں تین شخص ہوں اور نماز نہ قائم کی گئی مگر ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو، کہ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے، جو ریوڑ سے دور ہو۔“ (6)

حدیث ۱۷ تا ۲۰: ابو داؤد و نسائی نے روایت کی، کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں نابینا ہوں، تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پڑھ لوں؟ فرمایا:

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب فضل صلاة الجماعة... إلخ، الحدیث: ۲۵۲- (۶۵۱)، ص ۳۲۷.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۸۸۰۴، ج ۳، ص ۲۹۶.

..... ”الموطأ“ للإمام مالك، کتاب صلاة الجماعة باب ماجاء في العتمة والصبح، الحدیث: ۳۰۰، ج ۱، ص ۱۳۴.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، الحدیث: ۵۵۱، ج ۱، ص ۲۲۹.

..... ”الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان“، کتاب الصلاة، باب فرض الجماعة... إلخ، الحدیث: ۲۰۶۱، ج ۳، ص ۲۵۳.

..... ”سنن النسائي“، کتاب الإمامة، التشديد في ترك الجماعة، الحدیث: ۸۴۴، ص ۱۴۷.

”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سُنْتَةٌ هُوَ، عَرْضُ كِي، هَا، فَرَمَايَا: ”تو حاضر ہو۔“ (1) اسی کے مثل مسلم نے ابو ہریرہ سے اور طبرانی نے کبیر میں ابو امامہ سے اور احمد و ابویعلیٰ اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

حدیث ۲۱: ابو داؤد و ترمذی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے، فرمایا: ”ہے کوئی کہ اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ لے کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے) ایک صاحب (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔“ (2)

حدیث ۲۲: ابن ماجہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔ (3)

حدیث ۲۳: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صفِ اوّل میں کیا ہے؟ پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے، تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔“ (4)

حدیث ۲۴: امام احمد و طبرانی ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں، لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر، فرمایا: ”اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں، لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر، فرمایا: ”اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔“ (5)

حدیث ۲۵: بخاری کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی، نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا، فرمایا: ”اے اللہ (عزوجل) کے بندو! صفیں برابر

..... ”سنن النسائي“، كتاب الإمامة، باب المحافظة على الصلوات، الحديث: ۸۴۸، ص ۱۴۸.

نابینا کہ انکل نہ رکھتا ہونہ کوئی لے جانے والا ہو خصوصاً درندوں کا خوف ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انھیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں جو بلا عذر گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲ منہ

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في الجماعة... إلخ، الحديث: ۲۲۰، ج ۱، ص ۲۵۹.

و ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب في الجمع في المسجد مرتين، الحديث: ۵۷۴، ج ۱، ص ۲۳۷.

..... ”سنن ابن ماجه“، كتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب الاثنان جماعة، الحديث: ۹۷۲، ج ۱، ص ۵۱۷.

..... ”صحيح البخاري“، كتاب الأذان، باب الاستهام في الأذان، الحديث: ۶۱۵، ج ۱، ص ۲۲۴.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ۲۲۳۲۶، ج ۸، ص ۲۹۵.

کرو یا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ اختلاف ڈال دے گا۔“ (1) بخاری نے بھی اس حدیث کے جزا خیر کو روایت کیا۔
حدیث ۲۶: بخاری و مسلم و ابن ماجہ وغیرہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا، تمام نماز سے ہے۔“ (2)

حدیث ۲۷: امام احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو صف کو ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے قطع کر دے گا۔“ (3)
 حاکم نے کہا بشرط مسلم یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۲۸: مسلم و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں،“ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کس طرح ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں؟ فرمایا: ”اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ (4)

حدیث ۲۹: امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں۔“ (5)
 حاکم نے کہا، یہ حدیث بشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰: ابن ماجہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جو کشادگی کو بند کرے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمائے گا۔“ (6) اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ ”اس کے لیے جنت میں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔“ (7)

حدیث ۳۱: سنن ابو داؤد و نسائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۱۲۸- (۴۳۶)، ص ۲۳۱.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۴۳۳، ص ۲۳۰.

..... ”سنن النسائي“، کتاب الإمامة، باب من وصل صفأ، الحديث: ۸۱۶، ص ۱۴۳.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب الأمر، بالسكون في الصلاة... إلخ، الحديث: ۴۳۰، ص ۲۲۹.

..... ”المستدرک“، للحاکم، کتاب الإمامة... إلخ، باب من وصل صفأ وصله الله، الحديث: ۸۰۶، ج ۱، ص ۴۷۰.

..... ”سنن ابن ماجه“، کتاب إقامة الصلاة... إلخ، باب إقامة الصفوف، الحديث: ۹۹۵، ج ۱، ص ۵۲۷.

..... ”المعجم الأوسط“، للطبرانی، باب الميم، الحديث: ۵۷۹۷، ج ۴، ص ۲۲۵.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: ”مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔“ (1)

حدیث ۳۲ تا ۳۴: طبرانی ابن عمر سے اور ابو داؤد براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں، جو اس لیے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے۔“ (2) اور بزار باسناد حسن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”جو صف کی کشادگی بند کرے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (3)

حدیث ۳۵: ابو داؤد وابن ماجہ باسناد حسن ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”اللہ (عزوجل) اور اس کے فرشتے صف کے دینے والوں پر رُود بھیجتے ہیں۔“ (4)

حدیث ۳۶: طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لیے آباد کرے کہ ادھر لوگ کم ہیں، اسے دونا ثواب ہے۔“ (5)

حدیث ۳۷: مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کم تر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کم تر پہلی۔“ (6)

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابو داؤد وابن خزیمہ وابن حبان ام المؤمنین صدیقہ سے اور مسلم و ابو داؤد و نسائی وابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت سے موخر کر کے، نار میں ڈال دے گا۔“ (7)

حدیث ۴۰: ابو داؤد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”صف مقدم کو پورا کرو پھر اس کو جو اس کے بعد ہو، اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو۔“ (8)

..... ”صحیح ابن خزیمہ“، باب ذکر صلوات الرب وملائکتہ... إلخ، الحدیث: ۱۵۵۶، ج ۳، ص ۲۶.

..... ”المعجم الأوسط“ للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۵۲۴۰، ج ۴، ص ۶۹.

..... ”مسند البزار“، مسند أبي جحيفة، الحدیث: ۴۲۳۲، ج ۱۰، ص ۱۵۹.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف... إلخ، الحدیث: ۶۷۶، ج ۱، ص ۲۶۸.

..... ”المعجم الكبير“ للطبرانی، الحدیث: ۱۱۴۵۹، ج ۱۱، ص ۱۵۲.

..... ”صحیح مسلم“، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحدیث: ۴۴۰، ص ۲۳۲.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب صف النساء، الحدیث: ۶۷۹، ج ۱، ص ۲۶۹.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، الحدیث: ۶۷۱، ج ۱، ص ۲۶۷.

حدیث ۴۱: ابوداؤد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”عورت کا دالان میں نماز پڑھنا، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔“ (1)

حدیث ۴۲: ترمذی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے، تو ایسی اور ایسی ہے، یعنی زانیہ ہے۔“ (2) ابوداؤد و نسائی میں بھی اسی کے مثل ہے۔

حدیث ۴۳: صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (اسے تین بار فرمایا) اور بازاروں کی چیخ پکار سے بچو۔“ (3)

(جماعت کے مسائل)

احکام فقہیہ: عاقل، بالغ، حر، قادر پر جماعت واجب ہے، بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے، تو فاسق مردود الشہادۃ اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پروسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (4) (درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ ۱: جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے اور تراویح میں سنت کفایہ کہ محلہ کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے بُرا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کر لی تو باقیوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے، نوافل اور علاوہ رمضان کے وتر میں اگر تداوی کے طور پر ہو تو مکروہ ہے۔ تداوی کے یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تداوی کے ساتھ مکروہ۔ (5) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب التشديد في ذلك، الحديث: ۵۷۰، ج ۱، ص ۲۳۵.

..... ”جامع الترمذی“، كتاب الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة معطرة، الحديث: ۲۷۹۵، ج ۴، ص ۳۶۱.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف... إلخ، الحديث: ۱۲۳- (۴۳۲)، ص ۲۳۰.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۴۰.

و ”غنية المتملی“، فصل في الإمامة و فيها مباحث، ص ۵۰۸.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في شروط الإمامة الكبرى، ج ۲، ص ۳۴۱.

و ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في الصلاة الكسوف، ج ۱، ص ۱۵۲.

مسئلہ ۲: جماعت میں مشغول ہونا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو، وضو میں تین تین بار اعضاء دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضاء دھونا تکبیرہ اولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضاء دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی، مگر تکبیرہ اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔^(۱) (صغیری)

مسئلہ ۳: مسجد محلّہ میں جس کے لیے امام مقرر ہو، امام محلّہ نے اذان و اقامت کے ساتھ بطریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان و اقامت کے ساتھ ہیأت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعتِ ثانیہ ہوئی، تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعتِ جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔ ہیأت بدلنے کے لیے امام کا محراب سے دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہونا کافی ہے، شارع عام کی مسجد جس میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہ ہوں، اس میں اگرچہ اذان و اقامت کے ساتھ جماعتِ ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں، بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان و اقامت سے جماعت کرے، یوہیں اسٹیشن و سرائے کی مسجدیں۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۴: جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے، ہاں مستحب ہے، البتہ جس کی مسجد حرم شریف کی جماعت فوت ہوئی، اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری جگہ تلاش کرے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۵: (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مُشقت ہو۔

(۲) اپناج۔

(۳) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو۔

(۴) جس پر فاج لگ گیا ہو۔

(۵) اتنا بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہے۔

(۶) اندھا اگرچہ اندھے کے لیے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے۔

(۷) سخت بارش اور

..... "صغیری"، فصل في مسائل شتی، ص ۳۰۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تکرار الجماعة في المسجد، ج ۲، ص ۳۴۲-۳۴۴، وغیرہما.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۴۷-۳۴۹.

- (۸) شدید کچھڑ کا حائل ہونا۔
 (۹) سخت سردی۔
 (۱۰) سخت تاریکی۔
 (۱۱) آندھی۔
 (۱۲) مال یا کھانے کے تلف (۱) ہونے کا اندیشہ۔
 (۱۳) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے۔
 (۱۴) ظالم کا خوف۔
 (۱۵) پاخانہ۔
 (۱۶) پیشاب۔
 (۱۷) ریاح کی حاجت شدید ہے۔
 (۱۸) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔
 (۱۹) قافلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے۔
 (۲۰) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لیے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور گھبرائے گا، یہ سب ترک جماعت کے لیے عذر ہیں۔ (۲) (درمختار)
- مسئلہ ۶: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں، یوہیں وعظ کی مجالس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ (۳) (درمختار)
- مسئلہ ۷: جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی امامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔ (۴) (درمختار)
- مسئلہ ۸: اکیلا مقتدی مرد اگر چہ لڑکا ہو امام کی برابر دہنی جانب کھڑا ہو، بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو

..... یعنی ضائع۔

..... ”الدر المختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۴۷ - ۳۴۹۔

..... المرجع السابق، ص ۳۶۷۔

..... المرجع السابق، ص ۳۶۸۔

مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، دو سے زائد کا امام کی برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔⁽¹⁾ (درمختار)
مسئلہ ۹: دو مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں، اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو، زیادہ عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے، دو مقتدی ہوں ایک مرد ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور عورت پیچھے، دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔⁽²⁾ (عالمگیری، بحر)

مسئلہ ۱۰: ایک شخص امام کی برابر کھڑا ہو اور پیچھے صف ہے، تو مکروہ ہے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: امام کی برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا گنا اس کے گٹے سے آگے نہ ہو، سر کے آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں، تو اگر امام کی برابر کھڑا ہو اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قدم ہے لہذا سجدے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے، مگر پاؤں کا گنا گٹے سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یو ہیں اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں، جب کہ گنا آگے نہ ہو۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: اشارے سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں، بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو، خواہ امام رکوع و سجود سے پڑھتا ہو یا اشارے سے، بیٹھ کر یا لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر اشارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی، بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳: مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہو اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے، تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے، تو نماز صحیح نہ ہونا چاہیے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: ایک شخص امام کی برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور وہ آنے والا اس مقتدی کی برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خود یا آنے والے نے اس کو کھینچا، خواہ تکبیر کے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں، جو

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۰.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۸.

و "البحر الرائق"، کتاب الصلوٰۃ، باب الإمامة، ج ۱، ص ۶۱۸.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: إذا صلی الشافعی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۸.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: إذا صلی الشافعی... إلخ، ج ۲، ص ۳۶۹.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: إذا صلی الشافعی... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۰.

ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے، مگر مقتدی جبکہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا، اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھایا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لیے ہو، کچھ حرج نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: مرد اور بچے اور خنثی⁽²⁾ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثی کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۶: صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے موٹے برابر ہوں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: امام کو چاہیے کہ وسط میں کھڑا ہو، اگر دہنی یا بائیں جانب کھڑا ہو، تو خلاف سنت کیا۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: مردوں کی پہلی صف کہ امام سے قریب ہے، دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے وعلیٰ ہذا القیاس۔⁽⁶⁾ (عالمگیری) مقتدی کے لیے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں، تو دہنی طرف افضل ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: صف مقدم کا افضل ہونا، غیر جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے۔⁽⁸⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۰: امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔⁽⁹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: پہلی صف میں جگہ ہو اور کچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو، اس کے لیے حدیث میں فرمایا: کہ ”جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کر دے، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“⁽¹⁰⁾ (عالمگیری) اور یہ

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: هل الاساءة... إلخ، ج ۲، ص ۳۷۰، وغیرہ.

..... بیہودا۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۷.

..... المرجع السابق، ص ۳۷۱.

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۲-۳۸۴.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: هل اساءة دون الكراهة او افحش منها؟، ج ۲، ص ۳۷۱.

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹.

و ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب صلة الصفوف سدّ الفرج، الحدیث: ۲۵۰۳، ج ۲، ص ۲۵۱.

وہاں ہے، جہاں فتنہ و فساد کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲: صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۲۳: عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لیے چند شرطیں ہیں:

(۱) عورت مشتبہ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگرچہ نابالغہ ہو اور مشتبہات میں سن کا اعتبار نہیں نو برس کی ہو یا اس سے کچھ کم کی، جب کہ اُس کا جُذہ اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں، تو نماز فاسد نہ ہوگی اگرچہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ بڑھیا بھی اس مسئلہ میں مشتبہ ہے وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو، جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، (۲) کوئی چیز انگلی برابر موٹی اور ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو، نہ دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، نہ عورت اتنی بلندی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے کسی عضو سے محاذی نہ ہو، (۳) رکوع سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو، اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی، (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمہ مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی، اگرچہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوگی، مکروہ ہوگی، (۵) ادا میں مشترک ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے ادا کر رہے ہیں، حقیقتاً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگرچہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے، نہ حقیقتاً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے، (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے، جیسے تاریک شب میں کہ پتہ نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی، (۷) عورت عاقلہ ہو، مجنونہ کی محاذات میں نماز فاسد نہ ہوگی، (۸) امام نے امامت زناں^(۲) کی بیعت کر لی ہو، اگرچہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں، (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے، (۱۰) دونوں نماز پڑھنا جانتے ہوں، (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔^(۳) (درمختار، رد المحتار، عالمگیری وغیرہا)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۷۴.

..... یعنی عورتوں کی امامت۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۸۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی الکلام علی الصف الأول، ج ۲،

ص ۳۷۸ - ۳۸۶.

مسئلہ ۲۴: مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آکر برابر کھڑی ہوگئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی ہے، مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹنے کو اشارہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہے گی مرد کی نہیں، یوہیں اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور اشارہ کر دیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوگی۔^(۱) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: خنثی مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: امر و خوبصورت مشتمی کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: مقتدی کی چار قسمیں ہیں:

(۱) مدرک۔

(۲) لاحق۔

(۳) مسبوق۔

(۴) لاحق مسبوق۔

مدرک اسے کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشهد تک امام کے ساتھ پڑھی، اگرچہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ

رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔

لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں، خواہ عذر سے

فوت ہوں، جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع سجود کرنے نہ پایا، یا نماز میں اسے حدت ہو گیا یا مقیم نے مسافر کے پیچھے اقتدا

کی یا نماز خوف میں پہلے گروہ کو جو رکعت امام کے ساتھ نہ ملی، خواہ بلا عذر فوت ہوں، جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس

کا اعادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت، اس کی پہلی رکعت ہوگی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت

پڑھنی ہوگی۔

مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا۔

لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی نہ ملیں، پھر شامل ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔^(۴)

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في الكلام على الصف الأول، ج ۲، ص ۳۸۶.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۹۰.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۳۸۶.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في احكام المسبوق... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۴.

مسئلہ ۲۸: لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کرے گا، نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا اور اگر مسافر تھا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا، یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے، پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے، مثلاً اس کو حدث ہو اور وضو کر کے آیا، تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا، بلکہ جہاں سے باقی ہے، وہاں سے پڑھنا شروع کرے، اس کے بعد اگر امام کو پالے تو ساتھ ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا، پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی، تو ہوگئی، مگر گنہگار ہوا۔⁽¹⁾ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: تیسری رکعت میں سو گیا اور چوتھی میں جاگا، تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری بلا قراءت پڑھے، پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے، ورنہ اُسے بھی بلا قراءت تہا پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی، پھر بعد میں تیسری پڑھی، تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۰: مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہو لے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قراءت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہوگا۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے نثانہ پڑھی تھی، اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قراءت کر رہا تھا یا امام رکوع میں تھا اور یہ نثا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا، یا امام قعدہ میں تھا، غرض کسی وجہ سے پہلے نہ پڑھی تھی تو اب پڑھے اور قراءت سے پہلے تعویذ پڑھے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی، تو نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا، تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے، پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری) رکوع وسجود میں پائے، جب بھی یو ہیں کرے، اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا جھکا

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۱۶.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ص ۴۱۷.

و "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۷.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱.

اور حد رکوع تک پہنچ گیا، تو سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۳۴: مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی شروع کی توحق قراءت میں یہ رکعت اول قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اسے ملی توحق تشہد میں یہ جواب پڑھتا ہے، دوسری ہے، لہذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے اعادہ واجب ہے اور سہواً ہو تو سجدہ سہو، پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے، پھر اس کے بعد والی میں فاتحہ پڑھ کر رکوع کر دے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے، دولی ہیں دو جاتی رہیں تو ان دونوں میں قراءت کرے، ایک میں بھی فرض قراءت ترک کیا، نماز نہ ہوئی۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے۔

(۱) اس کی اقتدا نہیں کی جاسکتی، مگر امام اسے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا، اس کے

لیے دوسرے کو خلیفہ بنائے گا۔

(۲) بالا جماع تکبیرات تشریق کہے گا۔

(۳) اگر نئے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کے قطع کرنے کی نیت سے تکبیر کہے، تو نماز قطع ہو جائے گی،

بخلاف منفرد کے کہ اس کی نماز قطع نہ ہوگی۔

(۴) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرنا ہے، اگر چہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب

ہوا ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے، اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو اور نہ لوٹا تو آخر میں یہ دو سجدہ سہو کرے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۳۶: مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو

جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے، مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۳۷: امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو

کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اسکا شمار نہیں، مثلاً امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے یہ قراءت سے فارغ ہو گیا تو یہ قراءت کافی نہیں اور

نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر ضرورت پڑھ لیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو

..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۱۸، وغیرہ.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، ص ۴۱۹.

جو ارکان ادا کر چکا ان کا اعتبار ہوگا، مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے، پھر اگر امام کے سلام سے پہلے فوت شدہ ادا کر لی اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی صحیح ہو جائے گی اور قعدہ اور تشهد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۸: امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، مثلاً سلام کے انتظار میں خوفِ حدث ہو، یا فجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہونے کا گمان ہے یا موزہ پر مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی، تو ان سب صورتوں میں کراہت نہیں۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۳۹: اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا، تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے، اگر نہ لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوگی، اگرچہ امام کی متابعت کرے اگر امام کو سجدہ سہو یا تلاوت کرنا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا تو اگر متابعت کرے گا، فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴۰: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہوگئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۱: بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہوگئی، نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا، تو اب فاسد ہوگئی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: امام قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لیے اٹھا، اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے، نماز جاتی رہے گی اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہ کیا تھا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا، فاسد نہ ہوگی۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۴۳: امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے، پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا، مسبوق کی نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁷⁾ (درمختار)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۲۰.

..... المرجع السابق.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فیما لو أتى بالكوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۱.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فیما لو أتى بالكوع... إلخ، ج ۲، ص ۴۲۲.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۱.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۴۲۲.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۴: دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی، پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں، دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی، اس نے بھی پڑھی، اگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہوگی۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۴۵: لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے، ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے، وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے، مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سوتا رہ گیا، تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سوتا رہا بغیر قراءت ادا کرے، صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے، اس میں متابعت کرے، پھر وہ فوت شدہ مع قراءت پڑھے۔^(۲) (درمختار)

مسئلہ ۴۶: دو رکعتوں میں سوتا رہا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں، تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷: قعدہ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے، وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو جس نے تشہد نہیں پڑھا تھا وہ بیٹھ جائے اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے، اگرچہ رکعت فوت ہو جائے۔^(۴) (عالمگیری) رکوع یا سجدہ سے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھا لیا، تو اسے لوٹنا واجب ہے اور یہ دو رکوع، دو سجدے نہیں ہوں گے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: امام نے طویل سجدہ کیا، مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا، تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا ثانیہ اور متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہو اور اگر صرف ثانیہ کی نیت کی تو ثانیہ ہو پھر اگر وہ اسی سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگی تو جائز ہے اور امام کے دوسرے سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھا لیا تو جائز نہ ہو اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے، اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔^(۶) (عالمگیری)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۲، ص ۱۹۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۶۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۹: مقتدی نے سجدہ میں طُول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا، اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ ہوگا، اگرچہ صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑ دے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے۔

(۱) تکبیراتِ عیدین۔

(۲) قعدہ اولیٰ۔

(۳) سجدہ تلاوت۔

(۴) سجدہ سہو۔

(۵) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو، ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے۔^(۲) (عالمگیری، صغیری) مگر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے، تاکہ وہ واپس آئے، اگر واپس آ گیا فیہا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اب نہ بتائے کہ نماز جاتی رہے گی، بلکہ خود بھی قعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ ۵۱: چار چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔

(۱) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا۔

(۲) تکبیراتِ عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی۔

(۳) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(۴) پانچویں رکعت کے لیے بھول کر کھڑا ہو گیا، پھر اس صورت میں اگر قعدہ اخیرہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے، اگر پانچویں کے سجدہ سے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے، اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیر لے۔ اور اگر قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔^(۳) (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۵۲: نو چیزیں ہیں کہ امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ بجالائے۔

(۱) تکبیر تحریرہ میں ہاتھ اٹھانا۔

(۲) شاپڑھنا، جبکہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو۔

(۳) رکوع۔

(۴) سجدہ کی تکبیرات و

(۵) تسبیحات۔

(۶) تسمیع۔

(۷) تشہد پڑھنا۔

(۸) سلام پھیرنا۔

(۹) تکبیرات تشریح۔^(۱) (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۵۳: مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجدہ کر لیا، تو ایک رکعت بعد کو بغیر قراءت پڑھے۔^(۲)

(عالمگیری)

مسئلہ ۵۴: امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا، مگر مقتدی کو

ایسا کرنا حرام ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵: امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پڑھیں امام کہتا ہے چار پڑھیں تو اگر امام کو

یقین ہو، اعادہ نہ کرے، ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا۔ ایک

شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کمی کا یقین ہے

اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام و قوم اعادہ کریں اور اس یقین کرنے

والے پر اعادہ نہیں، ایک شخص کو کمی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر وقت باقی ہے اعادہ کریں، ورنہ ان کے ذمہ کچھ

نہیں۔ ہاں اگر دو عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو بہر حال اعادہ ہے۔^(۴) (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السادس، ج ۲، ص ۹۰.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامة، الفصل السابع، ج ۱، ص ۹۳.

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداؤد اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے، تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔“ (1)

ابن ماجہ و دارقطنی کی روایت انھیں سے ہے، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ”جس کو قے آئے یا نکسیر ٹوٹے یا مندی نکلے، تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے، بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو۔“ (2)

اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر و فاروق اعظم و مولیٰ علی و عبد اللہ بن عمر و سلمان فارسی اور تابعین عظام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبد اللہ و سعید بن جبیر و شععی و ابراہیم نخعی و عطاء و کحول و سعید بن المسیب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو جاتا رہے اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تشهد کے بعد سلام سے پہلے، تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے، اس کو بنا کہتے ہیں، مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں، اس حکم میں عورت مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (3) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: جس رکن میں حدث واقع ہو، اُس کا اعادہ کرے۔ (4) (عالمگیری)

مسئلہ ۲: بنا کے لیے تیرہ (۱۳) شرطیں ہیں، اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم (5) ہو، بنا جائز نہیں۔

(۱) حدث موجب وضو ہو۔

(۲) اُس کا وجود نادر نہ ہو۔

(۳) وہ حدث سماوی ہو یعنی نہ وہ بندہ کے اختیار سے ہونے اس کا سبب۔

(۴) وہ حدث اس کے بدن سے ہو۔

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب استئذان المحدث للإمام، الحديث: ۱۱۱۴، ج ۱، ص ۴۱۲.

..... ”سنن ابن ماجه“، كتاب إقامة الصلوات، باب ماجاء في البناء على الصلاة، الحديث: ۱۲۲۱، ج ۲، ص ۶۹.

..... ”البحر الرائق“، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۶۴۲ - ۶۵۳.

و ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۳.

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۳.

..... یعنی نہ پائی گئی۔

- (۵) اس حدیث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو۔
 (۶) نہ بغیر عذر بقدر ادائے رکن ٹھہرا ہو۔
 (۷) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔
 (۸) کوئی فعل منافی نماز جس کی اسے اجازت نہ تھی، نہ کیا ہو۔
 (۹) کوئی ایسا فعل کیا ہو جس کی اجازت تھی، تو بغیر ضرورت بقدر منافی زائد نہ کیا ہو۔
 (۱۰) اس حدیث سماوی کے بعد کوئی حدیث سابق ظاہر نہ ہو۔
 (۱۱) حدیث کے بعد صاحب ترتیب کو قضا نہ یاد آئی ہو۔
 (۱۲) مقتدی ہو تو امام کے فارغ ہونے سے پہلے، دوسری جگہ ادا نہ کی ہو۔
 (۱۳) امام تھا تو ایسے کو خلیفہ نہ بنایا ہو، جو لائق امامت نہیں۔^(۱) (درمختار، عالمگیری)

ان شرائط کی تفریحات

مسئلہ ۳: نماز میں موجب غسل پایا گیا، مثلاً نفل وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔^(۲) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۴: اگر وہ حدیث نادر الوجود ہو، جیسے قہقہہ و بے ہوشی و جنون، تو بنا نہیں کر سکتا۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: اگر وہ حدیث سماوی نہ ہو، خواہ اس مصلیٰ کی طرف سے ہو کہ قصد اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بھر مونہ قے کردی یا تکسیر توڑ دی یا پھڑیا دبا دی کہ اس سے مواد بہایا گھٹنے میں پھڑیا تھی اور سجدہ میں گھٹنوں پر زور دیا کہ ہی) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو، مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہ گیا یا کسی نے اس کی پھڑیا دبا دی اور خون بہ گیا یا چھت سے اس پر کوئی پتھر گرا اور اس کے بدن سے خون بہا، وہ پتھر خود بخود گرا یا کسی کے چلنے سے، تو ان سب صورتوں میں سرے سے پڑھے، بنا نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ زخمی ہو گیا اور خون بہایا پاؤں میں کانٹا چھبایا سجدہ میں پیشانی میں چھبھا اور خون بہایا بھڑنے کاٹا اور خون بہا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔^(۴) (عالمگیری، ردالمحتار)

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۲.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۳، وغیرہ.

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۳، ۹۴.

..... المرجع السابق، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۴.

مسئلہ ۶: بلا اختیار بھر موٹھے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا، نماز میں سو گیا اور حدث واقع ہوا اور دیر کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور بیداری میں توقف کیا، نماز فاسد ہوگئی، چھینک یا کھانسی سے ہوا خارج ہوگئی یا قطرہ آگیا، تو بنا نہیں کر سکتا۔⁽¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۷: کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح اس کا بدن یا کپڑا ایک درم سے زیادہ نجس ہو گیا، تو اُسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اُسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور اگر خارج و حدث دونوں سے ہے، تو بنا نہیں ہو سکتی۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: کپڑا ناپاک ہو گیا، دوسرا پاک کپڑا موجود ہے کہ فوراً بدل سکتا ہے، تو اگر فوراً بدل لیا ہوگئی اور دوسرا کپڑا نہیں کہ بدلے یا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا وقفہ کیا، نماز فاسد ہوگئی۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھا، یا وضو کے لیے جانے یا واپسی میں قراءت کی، نماز فاسد ہوگئی بنا نہیں کر سکتا، سُبْحَانَ اللَّهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا، تو بنا میں حرج نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا، تو اب بنا نہیں ہو سکتی۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے، اسے چھوڑ کر دو رگہ گیا بنا نہیں کر سکتا یو ہیں بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا پیا، تو بنا نہیں ہو سکتی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: وضو کے لیے کونین سے پانی بھرنا پڑا تو بنا ہو سکتی ہے اور بغیر ضرورت ہو تو نہیں۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا بضرورت ستر کھولا، مثلاً عورت نے وضو کے لیے کلائی کھولی تو نماز فاسد نہ ہوگی اور بلا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی، مثلاً عورت نے وضو کے لیے ایک ساتھ دونوں کلائیاں کھول دیں، تو نماز گئی۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۳ - ۹۴، وغیرہ.

..... المرجع السابق، ص ۹۵.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، ص ۹۳. و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۴.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: کو آں نزدیک ہے، مگر پانی بھرنا پڑے گا اور رکھا ہوا پانی دُور ہے، تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی بہ نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے، مگر حوض پر وضو کے لیے گیا اور اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی اور زیادہ فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے، تو بنا کر سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: حدث کے بعد وضو کے لیے گھر گیا، دروازہ بند پایا اسے کھولا اور وضو کیا، اگر چور کا خوف ہو تو واپسی میں بند کر دے، ورنہ کھلا چھوڑ دے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: وضو کرنے میں سُنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے، البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار بار دھویا تو سرے سے پڑھے۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: حوض میں جو جگہ زیادہ نزدیک ہو وہاں وضو کرے، بلا عذر اسے چھوڑ کر دوسری جگہ دو صف سے زائد ہٹا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھیڑ تھی، تو فاسد نہ ہوئی۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہو جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے۔ اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لیا تو سرے سے پڑھے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسجد میں پانی ہے، اس سے وضو کر کے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھالایا تو بنا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔ یوہیں برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کر سکتا ہے، دونوں ہاتھ سے اٹھایا، تو نہیں۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: موزہ پر مسح کیا تھا، نماز میں حدث ہوا، وضو کے لیے گیا، اثنائے وضو میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا تیمم

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاة، ج ۱، ص ۹۴.

..... المرجع السابق، ص ۹۴-۹۵.

..... المرجع السابق، ص ۹۵.

..... المرجع السابق، ص ۹۴.

..... المرجع السابق، ص ۹۵.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

سے نماز پڑھ رہا تھا اور حدث ہوا اور پانی پایا یا پیٹی پر مسح کیا تھا، حدث کے بعد زخم اچھا ہو کر پیٹی کھل گئی، تو ان سب صورتوں میں بنا نہیں کر سکتا۔⁽¹⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا، اب معلوم ہوا کہ وضو نہ کیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ ہوا تھا تو ماقبی⁽²⁾ پڑھ لے۔⁽³⁾ (ہدایہ) عورت کو ایسا گمان ہوا، تو مُصلّے سے ہٹتے ہی نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر یہ گمان ہوا کہ بے وضو شروع ہی کی تھی یا موزے پر مسح کیا تھا اور گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحبِ ترتیب ظہر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی یا تیمم کیا تھا اور سراب⁽⁵⁾ پر نظر پڑی اور اسے پانی گمان کیا، یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا، ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے ہٹا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا، اگر ادا کے ارادہ سے سر اٹھایا، نماز باطل ہوگئی، اس پر بنا نہیں کر سکتا۔⁽⁷⁾ (درمختار)

خليفة کرنے کا بیان

مسئلہ ۱: نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں، دوسرے کو خلیفہ کر سکتا ہے (اس کو استخلاف کہتے ہیں) اگرچہ وہ نماز نماز جنازہ ہو۔⁽⁸⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲: جس موقع پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں استخلاف بھی صحیح نہیں۔⁽⁹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۳: جو شخص اس محدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔⁽¹⁰⁾ (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۹۵.

..... یعنی جو بقیہ نماز رہ گئی ہو۔ "الہدایہ"، کتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ج ۱، ص ۶۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۷.

..... یعنی رتیلی زمین کی وہ چمک جس پر چاند سورج کی چمک سے پانی کا دھوکہ ہوتا ہے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۴۳.

..... المرجع السابق، ص ۴۲۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، فصل في الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵.

..... المرجع السابق.

مسئلہ ۴: جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کہ لوگ نکسیر گمان کریں) پیٹھ جھکا کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے، خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔^(۱) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: میدان میں نماز ہو رہی ہے، تو جب تک صفوں سے باہر نہ گیا، خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہو، استخلاف ہو سکتا ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں، امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا، بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یہ استخلاف صحیح نہ ہو، اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا، تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ سترہ یا موضع سجود سے متجاوز نہ ہو۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: مکان اور چھوٹی عید گاہ مسجد کے حکم میں ہیں، بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عید گاہ میدان کے حکم میں ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے بنا دیا، یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لیے جو حد مقرر کی گئی ہے، اس سے ابھی متجاوز نہ ہوانہ خود کوئی خلیفہ بنا، نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے، یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کر لے، تو ہو سکتی ہے۔^(۶) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے مسجد سے باہر ہو گیا، اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں، سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں، اس صف میں جو داہنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے یہ نیت کی کہ امام کی جگہ پہنچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۵.

..... المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۶.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: امام کے لیے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے، بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا، تو ہو گیا۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے، مسبوق وہیں سے شروع کرے، رہا یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے، لہذا امام اسے اشارے سے بتادے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں، تو دو سے رکوع کرنا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے، سجدہ کے لیے پیشانی پر، قراءت کے لیے مونہ پر، سجدہ تلاوت کے لیے پیشانی و زبان پر، سجدہ سہو کے لیے سینہ پر رکھے اور اگر اس مسبوق کو معلوم ہو، تو اشارے کی کچھ حاجت نہیں۔⁽³⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ کیا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے، تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: مسبوق کو خلیفہ کیا، تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لیے کسی مدرک کو مقدم کر دے، کہ وہ سلام پھیرے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری، وغیرہ)

مسئلہ ۱۵: چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا، جس کو دو رکعتیں نہ ملی تھیں، تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں، ایک امام کا قعدہ اخیرہ اور ایک اس کا خود اور اگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قراءت نہ کی تھی، چار رکعت والی نماز میں، چاروں میں اس پر قراءت فرض ہے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۱۶: مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا، یا قصداً حدث کیا، یا کلام کیا، یا مسجد سے باہر ہو گیا، تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہو گئی۔ رہا امام اول، وہ اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا ہے، تو اس کی

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶.

..... المرجع السابق، و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۵.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶، وغیرہ.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ج ۲، ص ۴۴۱.

بھی ہوگئی، ورنہ گئی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: لاحق کو خلیفہ بنایا تو اُسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں، یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے، اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی، تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لیے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پوری کرے۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا، تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: تنہا نماز پڑھ رہا تھا، حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی، تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: مسافروں نے مسافر کی اقتدا کی اور امام کو حدث ہوا، اُس نے مقیم کو خلیفہ کیا، مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں۔ اور خلیفہ کو چاہیے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدیوں میں اور بھی مقیم تھے تو وہ تنہا تنہا دو رکعت بلا قراءت پڑھیں، اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے، تو ان سب کی نماز باطل ہوگئی۔⁽⁵⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: امام کو جنون ہو گیا یا بے ہوش طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب غسل پایا گیا، مثلاً سو گیا اور احتلام ہوا، یا تفکر کرنے یا شہوت کے ساتھ نظر کرنے یا چھونے سے منی نکلی، تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی، سرے سے پڑھے۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۲: اگر شدت سے پاخانہ پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا، تو استخلاف جائز نہیں۔ یوہیں اگر پیٹ میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے، استخلاف جائز نہیں۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قراءت سے عاجز ہے، تو استخلاف جائز ہے اور بالکل نسیان ہو گیا تو

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدیث فی الصلاة، فصل فی الاستخلاف، ج ۱، ص ۹۶.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، ص ۹۶-۹۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشریة، ج ۲، ص ۴۴۱.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۹.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۳۰.

نا جائز۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۴: امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے، یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے، تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا موضع اقتدا میں آئے۔ یوہیں منفرد کو اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۵: نماز میں امام کا انتقال ہو گیا، اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی، سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔⁽³⁾ (ردالمحتار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں مگر تسبیح و تکبیر و قراءت قرآن۔“⁽⁴⁾

حدیث ۲: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نماز میں ہوتے اور ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سلام کیا کرتے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے، جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا، عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم سلام کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جواب دیتے تھے (اب کیا بات ہے کہ جواب نہ ملا؟) فرمایا: ”نماز میں مشغولی ہے۔“⁽⁵⁾

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے فرمایا: کہ ”اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے، ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے، اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو، اس کے بعد سلام کا جواب دیا“ اور فرمایا: ”نماز قراءت قرآن اور ذکر خدا کے لیے ہے، توجب تم نماز میں ہو تو تمہاری یہی شان ہونی چاہیے۔“⁽⁶⁾

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۲۹.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ج ۲، ص ۴۳۳.

..... ”ردالمحتار“

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب تحريم الكلام في الصلاة... إلخ، الحديث: ۵۳۷، ص ۲۷۲.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة الحبشة، الحديث: ۳۸۷۵، ج ۲، ص ۵۸۱.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب رد السلام في الصلاة، الحديث: ۹۲۴، ج ۱، ص ۳۴۸.

حدیث ۳: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”دو سیاہ چیزیں، سانپ اور بچھو کو نماز میں قتل کرو۔“ (1)

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ: کلام مفسد نماز ہے، عمداً ہو یا خطاً یا سہواً، سوتے میں ہو، یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا، یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قراءت وغیرہ اذکار نماز کہنا چاہتا تھا، غلطی سے زبان سے کوئی بات نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (2) (درمختار)

مسئلہ ۱: کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاح نماز کے لیے ہو یا نہیں، مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا، مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جا، یا ہوں کہا، نماز جاتی رہی۔ (3) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگی جب بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا ہو اور بیٹھ چکا ہے تو نماز پوری ہوگئی، البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔ (4) (درمختار)

مسئلہ ۳: کلام وہی مفسد ہے، جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم وہ خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف تصحیح حروف ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (5) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: نماز پوری ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا، تو نماز جاتی رہی۔ (6) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: کسی شخص کو سلام کیا، عمداً ہو یا سہواً، نماز فاسد ہوگئی، اگرچہ بھول کر سلام کہا تھا کہ یاد آیا سلام کرنا نہ چاہیے اور سکوت کیا۔ (7) (عالمگیری)

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب العمل في الصلاة، الحديث: ۹۲۱، ج ۱، ص ۳۴۸.

..... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۴۵-۴۴۷.

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

..... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۴۶.

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

..... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۴۹. وغيره

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

مسئلہ ۶: مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے سلام پھیر دیا، نماز فاسد ہوگئی۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷: عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ تراویح ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا۔ یا ظہر کو جمعہ تہو رک کے دو رکعت پر سلام پھیرا، یا مقیم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا، نماز فاسد ہوگئی، اس پر بنا بھی جائز نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸: دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۹: زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مُصلیٰ سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا، نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور خود اسی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا، تو نماز فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مُصلیٰ نے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہا، نماز نہ گئی اور جواب کی نیت سے کہا، تو جاتی رہی۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین، نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁷⁾

مسئلہ ۱۳: نماز میں چھینک آئے، تو سکوت کرے اور الحمد للہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارغ ہو کر کہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: خوشی کی خبر سن کر جواب میں الحمد للہ کہا، نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے، تو فاسد نہ ہوئی، یوہیں کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر بقصد جواب سُبْحَانَ اللَّهِ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

..... المرجع السابق، و "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۸.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

یا اللہ اکبر کہا، نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نہیں۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے، زور سے الحمد للہ یا اللہ اکبر، یا

سبحان اللہ پڑھا، نماز فاسد نہ ہوئی۔⁽²⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۱۶: بُری خبر سُن کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ کہا، یا الفاظ قرآن سے کسی کو جواب دیا، نماز فاسد ہوگئی، مثلاً

کسی نے پوچھا، کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے

جواب میں کہا ﴿الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ﴾⁽³⁾ یا پوچھا کہاں سے آئے؟ کہا ﴿وَبِسُرِّ مَعْطَلَةٍ وَقَصْرِ مَشِيدٍ﴾⁽⁴⁾

یو ہیں اگر کسی کو الفاظ قرآن سے مخاطب کیا، مثلاً اس کا نام یحییٰ ہے، اس سے کہا ﴿يَسْحَبِيْ خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ﴾⁽⁵⁾ موسیٰ نام

ہے، اس سے کہا ﴿وَمَا تِلْكَ بِيْمِيْنِكَ يٰمُوسٰى﴾⁽⁶⁾ نماز فاسد ہوگئی۔⁽⁷⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۷: اللہ عزوجل کا نام مبارک سُن کر جل جلالہ کہا، یا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُن کر درود پڑھا، یا امام

کی قراءت سُن کر صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ کہا، تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی، جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور

اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ یو ہیں اگر اذان کا جواب دیا، نماز فاسد ہو جائے گی۔⁽⁸⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸: شیطان کا ذکر سُن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی، دفع وسوسہ کے لیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پڑھی، اگر امور دنیا

کے لیے ہے، نماز فاسد ہو جائے گی اور امور آخرت کے لیے، تو نہیں۔⁽⁹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۹: چاند دیکھ کر رَبِّ سِی وَرَبُّكَ اللّٰهُ کہا، یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا، نماز فاسد ہوگئی

بیمار نے اٹھتے بیٹھتے تکلیف اور درد پر بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔⁽¹⁰⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: کوئی عبارت بوزن شعر کہ قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے، بہ نیت شعر پڑھی نماز فاسد ہوگئی، جیسے

﴿وَالْمُرْسَلَتْ عُرْفًا ۝ فَالْعَصْفَتْ عَصْفًا ۝﴾⁽¹¹⁾ اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا، مگر زبان سے کچھ نہ کہا، تو اگرچہ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹۔

..... "غنیۃ المتملی"، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص ۴۹۔

..... پ ۱۴، النحل: ۸۔ پ ۱۷، الحج: ۴۵۔ پ ۱۶، مریم: ۱۲۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۵۸۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۰۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۰۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فی ما یفسد الصلاة... إلخ، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹۔

..... پ ۲۹، المرسلت: ۲ - ۱۔

نماز فاسد نہ ہوئی، مگر گنہگار ہوا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: نماز میں زبان پر نعم یا ارے یا ہاں جاری ہو گیا، اگر یہ لفظ کہنے کا عادی ہے، فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔⁽²⁾
(درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مصلیٰ نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی، جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو، مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔⁽³⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۳: اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا، بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۴: اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے، البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے بتانے سے نہیں، یعنی اگر وہ نہ بتاتا جب بھی اسے یاد آجاتا، اس کے بتانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔⁽⁵⁾
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں، ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سُن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا، تو سب کی نماز گئی اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔⁽⁶⁾ (درمختار)

مسئلہ ۲۶: لقمہ دینے والا قراءت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۷: فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے، تھوڑا توقف چاہیے کہ شاید امام خود نکال لے، مگر جب کہ اس کی عادت اسے معلوم ہو کہ رکتا ہے، تو بعض ایسے حروف نکلتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔ یوہیں امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے، بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے، بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے، مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے۔⁽⁸⁾

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۰.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۲، وغیرہ.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۱، وغیرہ.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۱.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب المواضع التي لا یجب... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۲.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹.

(عالمگیری، ردالمحتار) مگر وہ غلطی اگر ایسی ہے، جس میں فساد معنی تھا تو اصلاح نماز کے لیے اس کا اعادہ لازم تھا اور یا نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ بتا سکے، تو گئی۔

مسئلہ ۲۸: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔^(۱) (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ ۲۹: ایسی دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جاسکتا جائز ہے، مثلاً اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جاسکتا ہے، مفسد نماز ہے، مثلاً اَللّٰهُمَّ اطْعَمْنِيْ يَا اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِيْ .^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: آہ، اوہ، اُف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے، تو حرج نہیں۔^(۳) (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۱: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی نماز فاسد نہ ہوئی، یوہیں چھینک کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں، معاف ہیں۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۲: جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے، تو نماز فاسد نہ ہوئی۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: امام کا پڑھنا پسند آیا اس پر رونے لگا اور ارے، نعم، ہاں، زبان سے نکلا کوئی حرج نہیں، کہ یہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش گلوئی کے سبب کہا، تو نماز جاتی رہی۔^(۶) (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے مفسد نہیں، مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہوں، جیسے اف، تف، تو مفسد ہے۔^(۷) (غنیہ)

مسئلہ ۳۵: کھکانے میں جب دو حرف ظاہر ہوں، جیسے اح مفسد نماز ہے، جب کہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض، اگر عذر سے ہو، مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لیے، مثلاً آواز صاف کرنے کے لیے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے اس لیے

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۹۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۰.

..... المرجع السابق، ص ۱۰۱، و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب: المواضع التي

لا یجب فیہا رد السلام، ج ۲، ص ۴۵۵.

..... "الدر المختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۶.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "غنیة المتملی"، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص ۴۵۱.

کھنکارتا ہے کہ درست کر لے یا اس لیے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو، تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔⁽¹⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۷: کسی کا غز پر قرآن مجید لکھا ہو ا دیکھا اور اسے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا یا نہیں، ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری، درمختار) یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔

مسئلہ ۳۸: صرف تورات یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی، قرآن پڑھنا جانتا ہو یا نہیں۔⁽⁴⁾ (عالمگیری) اور اگر بقدر حاجت قرآن پڑھ لیا اور کچھ آیات تورات و انجیل کی، جن میں ذکر الہی ہے پڑھیں، تو حرج نہیں مگر نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۹: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہونہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، عمل قلیل مفسد نہیں، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور گُور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں، تو عمل قلیل ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۰: کرتا یا جامہ پہننا یا تہبند باندھا، نماز جاتی رہی۔⁽⁶⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۴۱: ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہوگی، اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر اعادہ کرے۔⁽⁷⁾ (درمختار) یوہیں ہاتھ یا گھٹنے سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے، نماز فاسد ہوگی۔⁽⁸⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: ستر کھولے ہوئے یا بقدر مانع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کرنا، یا تین تسبیح کا وقت گزر جانا، مفسد نماز

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۵۵، وغیرہ.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۱.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۴، وغیرہ.

..... "غنیۃ المتملی"، کتاب الصلاة، مفسدات الصلاة، ص ۵۵۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۶.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، و مطلب فی التشبه باهل الكتاب، ج ۲، ص ۴۶۶.

ہے۔ یوہیں بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑ گیا، یا امام سے آگے ہو گیا، نماز جاتی رہی۔⁽¹⁾ (درمختار وغیرہ) اور قصد استر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے، اگرچہ معاً⁽²⁾ ڈھانک لے، اس میں وقفہ کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۳: دو کپڑے ملا کر سیسے ہوں ان میں استر⁽³⁾ ناپاک ہے اور ابرا⁽⁴⁾ پاک، تو ابرے کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی، جب کہ نجاست بقدر مانع مواضع سجود میں ہو اور سیسے نہ ہوں تو ابرے پر جائز ہے، جب کہ اتنا باریک نہ ہو کہ استر چمکتا ہو۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: نجس زمین پر مٹی چونا خوب بچھا دیا، اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر معمولی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے، تو ناجائز ہے جب کہ مواضع سجود پر نجاست ہو۔⁽⁶⁾ (منیہ)

مسئلہ ۴۵: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نکل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے مونہ میں گرا اور اس نے نکل لیا، نماز جاتی رہی۔⁽⁷⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نکل گیا، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ دانتوں سے خون نکلا، اگر تھوک غالب ہے تو نکلنے سے فاسد نہ ہوگی، ورنہ ہو جائے گی۔⁽⁸⁾ (درمختار، عالمگیری) غلبہ کی علامت یہ ہے کہ حلق میں خون کا مزہ محسوس ہو، نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۷. وغیرہ

..... فوراً۔

..... نیچے کی تہ۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، و مطلب فی التشبہ باهل الكتاب، ج ۲، ص ۴۶۷.

..... "منیة المصلي"، حکم ما اذا كان تحت قدمی المصلي نجس، ص ۱۷۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب المواضع التي لا یجب... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۲.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۲.

"کافی"، اور "فتح القدر"، کی تحقیق یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا مزہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہو گئی اور یہی حکم روزہ کا ہے اور یہ قول باقوت معلوم ہوتا ہے اور احتیاط ضروری ہے۔ ۱۲ امنہ

مسئلہ ۴۷: نماز سے پیشتر (۱) کوئی چیز بیٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نکل لیے تھے، صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا، اُس کے نکلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مونہ میں شکر وغیرہ ہو کہ گھل کر حلق میں پہنچتی ہے، نماز فاسد ہوگی۔ گوند مونہ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے، نماز جاتی رہی۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: سینہ کو قبلہ سے پھیرنا مفسد نماز ہے، جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی جب کہ اتنا پھیرے کہ سینہ خاص جہت کعبہ سے پینتالیس (۴۵) درجے ہٹ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں، مثلاً حدث کا گمان ہو اور مونہ پھیرا ہی تھا کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہو، نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۹: قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر چلا، پھر ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا، پھر چلا پھر ٹھہرا، اگرچہ متعدد بار ہو جب تک مکان نہ بدلے، نماز فاسد نہ ہوگی، مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے یا میدان میں نماز ہو رہی تھی اور یہ شخص صُفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں مکان بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یوہیں اگر ایک دم دو صف کی قدر چلا، نماز فاسد ہوگی۔ (۴) (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۵۰: صحرا میں اگر اس کے آگے صفیں نہ ہوں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا، تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ ہٹا تو فاسد ہوگی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ آگے پیچھے دہنے بائیں کہ اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۱: کسی کو چوپایہ نے ایک دم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا ڈھکیل دیا، تو نماز فاسد ہوگی۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۲: ایک نماز سے دوسری کی طرف تکبیر کہہ کر منتقل ہوا، پہلی نماز فاسد ہوگی، مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر صاحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوگی، بلکہ دونوں

..... پہلے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۲۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۶۸۔

و "الفتاویٰ الرضویة (الجدیدة)"، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ج ۶، ص ۷۵، وغیرہما۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه باهل الكتاب،

ج ۲، ص ۴۶۸۔

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه باهل الكتاب، ج ۲، ص ۴۶۹۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۰۔

صورتوں میں نفل ہے، ورنہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یوں اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اب اقتدا کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یوں اگر نماز جنازہ پڑھا تھا اور دوسرا جنازہ لایا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے جنازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلے کی فاسد ہوگئی۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵۳: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچہ نے اس کی چھاتی چوس لی اگر دودھ نکل آیا، نماز جاتی رہی۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۵۴: عورت نماز میں تھی، مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، نماز جاتی رہی اور مرد نماز

میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔⁽³⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۵: داڑھی یا سر میں تیل لگایا یا کنگھا کیا یا سرمہ لگایا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا

بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔⁽⁴⁾ (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۶: کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں طمانچہ یا کوڑا مارا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھا تھا دو ایک بار

ہاتھ یا ایڑی سے ہانکنے میں نماز فاسد نہ ہوگی، تین بار پے در پے کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ایڑ لگائی اگر پے در پے تین بار ہو نماز جاتی رہی ورنہ نہیں اور دونوں پاؤں سے لگائی تو فاسد ہوگئی، لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو بغور دیکھنے سے پتہ چلے، تو فاسد نہ ہوئی۔⁽⁵⁾ (منیہ، غنیہ)

مسئلہ ۵۷: گھوڑے کو چابک سے راستہ بتایا اور مارا بھی، نماز فاسد ہوگئی، نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہو گیا، نماز

جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھا تھا اتر آیا، فاسد نہ ہوئی۔⁽⁶⁾ (منیہ، قاضی خاں)

مسئلہ ۵۸: تین گلے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں، نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں، مثلاً پانی پر یا

ہوا میں لکھا تو عبث ہے، نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔⁽⁷⁾ (غنیہ)

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۶۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۰.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی المشی فی الصلاة،

ج ۲، ص ۴۷۰.

..... "منیة المصلي"، بیان مفسدات الصلاة، ص ۴۱۴، و "غنیة المتملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۲.

..... "منیة المصلي"، بیان مفسدات الصلاة، ص ۴۱۵، و "غنیة المتملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۳.

..... "منیة المصلي"، المرجع السابق، و "الفتاوی الخانیة"، کتاب الصلاة، فصل فیما یفسد الصلاة، ج ۱، ص ۶۴.

..... "غنیة المتملي"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۴.

مسئلہ ۵۹: نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا پھر وہیں رکھ دیا، اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا، نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا، نماز جاتی رہی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: موت و جنون و بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے، اگر وقت میں افاقہ ہو تو ادا کرے، ورنہ قضا بشریکے ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔^(۲) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱: قصداً وضو توڑا یا کوئی موجب غسل پایا گیا یا کسی رکن کو ترک کیا، جبکہ اس نماز میں اس کو ادا نہ کر لیا ہو، یا بلا عذر شرط کو ترک کیا، یا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا، یہاں تک کہ امام کیساتھ سلام پھیر دیا، یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی، یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا، یا کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگی۔^(۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۲: سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی حاجت ہو، ورنہ جاتی رہے گی، بگ مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔^(۴) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۳: سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے، کہ سامنے سے گزرے اور ایذا دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔^(۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: پے در پے تین بال اکھیڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارنا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو، تو نماز فاسد نہ ہوگی مگر مکروہ ہے۔^(۶) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۵: موزہ کشادہ ہے اسے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوگی اور موزہ پہننے سے نماز جاتی رہے گی۔^(۷) (عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۰۳.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی المشی فی الصلاة،

ج ۲، ص ۴۷۲.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۲. وغیرہ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۰۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۰۳.

..... المرجع السابق، و "غنیة المتملی"، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۰۳.

مسئلہ ۶۶: گھوڑے کے مونہ میں لگام دی یا اس پر کاٹھی کسی یا کاٹھی اتار دی نماز جاتی رہی۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: ایک رکن میں تین بار کھانے سے نماز جاتی رہتی ہے، یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجا یا پھر ہٹالیا

وعلیٰ ہذا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھانا کھائے گا۔^(۲) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۶۸: تکبیرات انتقال میں اللہ یا اکبر کے الف کو دراز کیا اللہ یا اکبر کہایا بے کے بعد الف بڑھایا

اکبار کہا نماز فاسد ہو جائے گی اور تحریر میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔^(۳) (درمختار وغیرہ) قراءت یا اذکار نماز میں ایسی

غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں، نماز فاسد کر دیتی ہے، اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ ۶۹: نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود^(۴) سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا

عورت، گتتا ہو یا گدھا۔^(۵) (عامہ کتب)

مسئلہ ۷۰: مصلیٰ کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔

حدیث میں فرمایا: کہ ”اس میں جو کچھ گناہ ہے، اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر

جانتا،“ راوی کہتے ہیں: ”میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔“^(۶) یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوئی اور بزار کی روایت میں چالیس برس^(۷) کی تصریح ہے۔ اور

ابن ماجہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی جانتا کہ اپنے

بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر گزرنے میں کیا ہے؟ تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔“^(۸)

امام مالک نے روایت کیا کہ کعب احبار فرماتے ہیں: ”نمازی کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟

تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔“^(۹)

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، النوع الثانی، ج ۱، ص ۱۰۳.

..... المرجع السابق، ص ۱۰۴، و ”غنیة المتملی“، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۸.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ویکره فیها، ج ۲، ص ۴۷۳، وغیرہ.

..... موضع سجود سے کیا مراد ہے یہ آگے مذکور ہوگا۔ ۱۲ منہ

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ج ۲، ص ۴۸۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الصلاة، باب منع الماریین یدی المصلی، الحدیث: ۵۰۷، ص ۲۶۰.

..... ”مسند البزار“، مسند زید بن خالد الجهنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۳۷۸۲، ج ۹، ص ۲۳۹.

..... ”سنن ابن ماجہ“، ابواب اقامة الصلوات و السنة فیها، باب المرویین یدی المصلی، الحدیث: ۹۴۶، ج ۱، ص ۵۰۶.

..... ”الموطأ“، کتاب قصر الصلاة فی السفر، باب التشدید فی ان یمر احد بین یدی المصلی، الحدیث: ۳۷۱، ج ۱، ص ۱۵۴.

امام مالک سے روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابلح میں چڑھے کے ایک سُرُخ قبہ کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی اسے لے رہے ہیں جو اس میں سے کچھ پا جاتا اسے مونہ اور سینہ پر ملتا اور جونہیں پاتا وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لے لیتا پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور نیزہ کی طرف مونہ کر کے دو رکعت نماز پڑھائی اور میں نے آدمیوں اور چوپاؤں کو نیزے کے اُس طرف سے گزرتے دیکھا۔⁽¹⁾

مسئلہ ۷۱: میدان اور بڑی مسجد میں مصلیٰ کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے، مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگر سترہ نہ ہو۔⁽²⁾ (عامگیری، درمختار)

مسئلہ ۷۲: کوئی شخص بلندی پر پڑھ رہا ہے اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں، جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو، چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو، تو حرج نہیں۔⁽³⁾ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۳: مصلیٰ کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرا، اگر گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا بدن مصلیٰ کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔⁽⁴⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۴: مصلیٰ کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے، تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔⁽⁵⁾ (عامہ کتب)

مسئلہ ۷۵: سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا⁽⁶⁾ ہو۔⁽⁷⁾ (درمختار ردالمحتار)

..... "صحیح مسلم"، کتاب الصلاة، باب سترة المصلي و الندب إلى الصلاة... إلخ، الحدیث: ۲۵۰- (۵۰۳)، ص ۲۵۷.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴.

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۷۹.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۰.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۰.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴.

..... یہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۴.

مسئلہ ۷۶: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ نزدیک ہونا چاہیے، سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۷۷: اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز نبی نبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا محراب کی مثل۔^(۲) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۷۸: اگر سترہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے، تو اسی کو سامنے رکھ لے۔^(۳) (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: امام کا سترہ مقتدی کے لیے بھی سترہ ہے، اس کو جدید سترہ کی حاجت نہیں، تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے، جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو حرج نہیں۔^(۴) (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: درخت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں۔^(۵) (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ کیا جائے، جب کہ اس کی پیٹھ مصلیٰ کی طرف ہو کہ مصلیٰ کی طرف موند کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۸۱: سوار اگر مصلیٰ کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے، تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلیٰ کے آگے کر لے اور اس طرف سے گزر جائے۔^(۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۸۲: دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے، تو مصلیٰ سے جو قریب ہے وہ گناہ گار ہو اور دوسرے کے

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۴ . وغیرہ

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴ .

و "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۵ .

ان دونوں صورتوں سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائیگا بلکہ اس لیے ہیں کہ نمازی کا خیال نہ بٹے۔ ۱۲

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۵ .

اس سے بھی وہی مقصود ہے کہ نمازی کا دل نہ بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا، جائز نہ ہوگا، ہاں اگر بلندی اتنی

ہو جائے جو سترہ کے لیے درکار ہے، تو گزرنا بھی جائز ہو جائیگا۔ ۱۲ منہ

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۷، وغیرہ .

..... "غنیۃ المتملی"، فصل کراہیۃ الصلاة، ص ۳۶۷ .

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴ .

لیے یہی ستر ہو گیا۔⁽¹⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: مصلیٰ کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھالے، اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے، پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور یہ گزر جائے، پھر وہ دوسرا جدھر سے اس وقت آیا اسی طرف ہٹ جائے۔⁽²⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا، تو اسے کھڑا کر کے مصلیٰ کے آگے سے گزرنا جائز ہے، جب کہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ ۸۵: اگلی صف میں جگہ تھی، اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے، کہ اس نے اپنی حرمت اپنے آپ کھوئی۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸۶: جب آنے والوں کا اندیشہ نہ ہونے کے سامنے راستہ ہو تو سترہ نہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ سترہ قائم کرنا ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸۷: نمازی کے سامنے سترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص مصلیٰ اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے، خواہ سبحان اللہ کہے یا جہر کے ساتھ قراءت کرے یا ہاتھ، یا سر، یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، مثلاً کپڑا پکڑ کر جھٹکنا یا مارنا، بلکہ اگر عمل کثیر ہو گیا، تو نماز ہی جاتی رہی۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۸: تسبیح و اشارہ دونوں کو بلا ضرورت جمع کرنا مکروہ ہے، عورت کے سامنے سے گزرنے تو تصفیق سے منع کرے، یعنی دینے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح، تو بھی فاسد نہ ہوئی،

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الأول، ج ۱، ص ۱۰۴.

و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۳.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۳.

..... المرجع السابق، ص ۴۸۷.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۵.

مگر خلافِ سنت ہوا۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۸۹: مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اُس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔⁽²⁾ (ردالمحتار)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱: بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔⁽³⁾

حدیث ۲: شرح سنہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا، جہنمیوں کی راحت ہے۔“⁽⁴⁾

حدیث ۳: بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی روایت کرتے ہیں، کہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا؟“ فرمایا: ”یہ اُچک لینا ہے کہ بندہ کی نماز میں سے شیطان اُچک لے جاتا ہے۔“⁽⁵⁾

حدیث ۴: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم بافادۃ تصحیح ابوزریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو بندہ نماز میں ہے، اللہ عزوجل کی رحمتِ خاصہ اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے، جب اس نے اپنا مونہ پھیرا، اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔“⁽⁶⁾

حدیث ۵: امام احمد باسناد حسن و ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں، کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”مجھے میرے

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۴۸۶.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا قرأ قوله... إلخ، ج ۲، ص ۴۸۲.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب کراهیة الاختصار فی الصلاة، الحدیث: ۵۴۵، ص ۲۷۶.

و ”صحیح البخاری“، کتاب العمل فی الصلاة، باب النخصر فی الصلاة، الحدیث: ۱۲۱۹، ج ۱، ص ۴۱۱.

..... ”شرح السنہ“، کتاب الصلاة، باب کراهیة الاختصار فی الصلاة، الحدیث: ۷۳۱، ج ۲، ص ۳۱۳.

یعنی یہ یہودیوں کا نفل ہے، کہ وہ جہنمی ہیں ورنہ جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت۔ کذا فسرہ الائمة ۱۲ امنہ

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب الإلتفات فی الصلاة، الحدیث: ۷۵۱، ج ۱، ص ۲۶۵.

..... ”المستدرک“، للحاکم، کتاب الإمامة... إلخ، باب لا یزال اللہ، مقبلاً علی العبد ما لم یلتفت... إلخ، الحدیث: ۸۹۶،

ج ۱، ص ۵۰۴.

خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا، مُرغ کی طرح ٹھونگ مارنے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لو مڑی کی طرح دیکھنے سے۔“ (1)

حدیث ۶: بزار نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ عزوجل اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے: ”اے ابنِ آدم! کس کی طرف التفات کرتا ہے، کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے، جس کی طرف التفات کرتا ہے، پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے، پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے، اللہ عزوجل اپنی اس خاص رحمت کو اس سے پھیر لیتا ہے۔“ (2)

حدیث ۷: ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اے لڑکے! نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔“ (3)

حدیث ۸ تا ۱۲: بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں: ”کیا حال ہے؟ اُن لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں، اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔“ (4) اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابو ہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳: امام احمد و ابوداؤد و ترمذی بافادہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے، کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔“ (5)

حدیث ۱۴: صحاح ستہ میں معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”کنکری نہ چھو اور اگر تجھے ناچار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔“ (6)

..... ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب ما ینھی عنہ فی الصلاة... إلخ، الحدیث: ۲۴۲۵، ج ۲، ص ۲۳۲.

..... ”مجمع الزوائد“، کتاب الصلاة، باب ینھی عنہ فی الصلاة... إلخ، الحدیث: ۲۴۲۶، ج ۲، ص ۲۳۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب السفر، باب ما ذکر فی الإلتفات فی الصلاة، الحدیث: ۵۸۹، ج ۲، ص ۱۰۲.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلی السماء فی الصلاة، الحدیث: ۷۵۰، ج ۱، ص ۲۶۵.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة... إلخ، باب ماجاء فی کراهیة مسح الحصى فی الصلاة، الحدیث: ۳۷۹،

ج ۱، ص ۳۹۰، عن أبی ذر رضی اللہ عنہ.

..... ”سنن أبی داؤد“، کتاب الصلاة، باب مسح الحصى فی الصلاة، الحدیث: ۹۴۶، ج ۱، ص ۳۵۶.

حدیث ۱۵: صحیح ابن خزیمہ میں مروی ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا: ”ایک بار اور اگر تو اس سے بچے، تو یہ سواونٹنیوں سیاہ آنکھ والیوں سے بہتر ہے۔“ (1)

حدیث ۱۷۱۶: مسلم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب نماز میں کسی کو جمابہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے، کہ شیطان مونہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“ (2)

اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ فرماتے ہیں: ”جب نماز میں کسی کو جمابہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور ہانہ کہے، کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، شیطان اس سے ہنستا ہے۔“ (3)

اور ترمذی وابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے، اس کے بعد فرمایا: کہ ”مونہ پر ہاتھ رکھ دے۔“ (4)

حدیث ۱۹۱۸: امام احمد و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے، تو ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے۔“ (5) اور اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰: صحیح بخاری میں شقیق سے مروی کہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع و سجود پورا نہیں کرتا، جب اس نے نماز پڑھی، تو بلیا اور کہا: ”تیری نماز نہ ہوئی۔“ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو فطرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر پر مرے گا۔ (6)

حدیث ۲۳ تا ۲۱: بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ وغیرہ خالد بن ولید و عمرو بن عاص و یزید بن ابی سفیان و شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ملاحظہ فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، حکم فرمایا: کہ ”پورا رکوع کرے اور فرمایا: یہ اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیر

..... ”صحیح ابن خزیمہ“، أبواب الافعال المباحة في الصلاة، باب الرخصة في مسح الحصى في الصلاة مرة واحدة،

الحدیث: ۸۹۷، ج ۲، ص ۵۲.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب الزهد، باب تشمیت العاطس... إلخ، الحدیث: ۵۹- (۲۹۹۵)، ص ۱۵۹۷.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده، الحدیث: ۳۲۸۹، ج ۲، ص ۴۰۲.

..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب إقامة الصلوات... إلخ، باب ما يكره في الصلاة، الحدیث: ۹۶۸، ج ۱، ص ۵۱۵.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية التشبيك... إلخ، الحدیث: ۳۸۶، ج ۱، ص ۳۹۶.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب اذا لم يتم الركوع، الحدیث: ۸۰۸، ۷۹۱، ص ۲۷۷، ۲۸۴.

پر مرے گا، پھر فرمایا: جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے، اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے، جو کچھ کام نہیں دیتیں۔“ (1)

حدیث ۲۵: امام احمد ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”سب میں برا وہ چور ہے، جو اپنی نماز سے چراتا ہے، صحابہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا: کہ ”رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔“ (2)

حدیث ۲۶: امام مالک و احمد نعمان بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدود نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا: کہ ”شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی، اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خوب جانتے ہیں، فرمایا: یہ بہت بُری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بُری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نماز سے کیسے چرائے گا؟ فرمایا: یوں کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔“ (3) اسی کے مثل داری کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷: امام احمد نے طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا، جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔“ (4)

حدیث ۲۸: ابو داؤد و ترمذی باسناد حسن روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں دروں میں کھڑے ہونے سے بچتے تھے۔“ (5) دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر ہٹائے جاتے۔ (6)

حدیث ۲۹: ترمذی نے روایت کی، کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: ”ہمارا ایک غلام اناج نامی جب سجدہ کرتا تو پھونکتا، فرمایا: اے اناج! اپنا مونہ خاک آلود کر۔“ (7)

حدیث ۳۰: ابن ماجہ نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے

..... ”کنز العمال“، کتاب الصلاة، الحدیث: ۲۲۴۲۶، ج ۸، ص ۸۳.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث أبي قتاده الانصاري، الحدیث: ۲۲۷۰۵، ج ۸، ص ۳۸۶.

..... ”الموطأ“ للإمام مالك، كتاب قصد الصلاة في السفر، باب العمل في جامع الصلاة، الحدیث: ۴۱۰، ج ۱، ص ۱۶۴.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، حدیث طلق بن علی، الحدیث: ۱۶۲۸۳، ج ۵، ص ۴۹۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية الصف بين السواري، الحدیث: ۲۲۹، ج ۱، ص ۲۶۴.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري، الحدیث: ۶۷۳، ج ۱، ص ۲۶۷.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء في كراهية النفخ... إلخ، الحدیث: ۳۸۱، ج ۱، ص ۳۹۲.

ہیں: ”جب تو نماز میں ہو تو انگلیاں نہ چٹکانے“ (1) بلکہ ایک روایت میں ہے، جب مسجد میں انتظار نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔ (2)

حدیث ۳۱: صحاح ستہ میں مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ ”مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔“ (3)

حدیث ۳۲: صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، مونہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں نچے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔“ (4)

حدیث ۳۳: ابوداؤد و نسائی و دارمی عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئے کی طرح ٹھونک مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کر لے، جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔“ (5)

حدیث ۳۴: ترمذی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے علی! میں اپنے لیے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لیے پسند کرتا ہوں اور اپنے لیے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لیے مکروہ جانتا ہوں۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعانہ کرنا۔“ (6) (یعنی اس طرح نہ بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے)۔

حدیث ۳۵: ابوداؤد اور حاکم نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ ”مرد صرف پا جامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔“ (7)

حدیث ۳۶: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم میں کوئی ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز نہ پڑھے کہ مونڈھوں پر کچھ نہ ہو۔“ (8)

..... ”سنن ابن ماجہ“، کتاب إقامة الصلوات ... إلخ، باب ما یکرہ فی الصلاة، الحدیث: ۹۶۵، ج ۱، ص ۵۱۴.

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم ... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۳.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب لا یکف ثوبہ فی الصلاة، الحدیث: ۸۱۶، ج ۱، ص ۲۸۶.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف، الحدیث: ۸۱۲، ج ۱، ص ۲۸۵.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبہ فی الركوع و السجود، الحدیث: ۸۶۲، ج ۱، ص ۳۲۸.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء فی کراهیة الإقعاء بین السجدين، الحدیث: ۲۸۲، ج ۱، ص ۳۰۹.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب إذا کان الثوب ضیقاً یتذربہ، الحدیث: ۶۳۶، ج ۱، ص ۲۵۷.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب إذا صلی فی الثوب الواحد، الحدیث: ۳۵۹، ج ۱، ص ۱۴۵.

حدیث ۳۷: صحیح بخاری میں انھیں سے مروی، فرماتے ہیں: ”جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے، یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو، تو ادھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا ادھر کر لے۔“ (1)

حدیث ۳۸: عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کی، کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نافع کو دو کپڑے پہننے کو دیے اور یہ اس وقت لڑکے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، اس پر فرمایا: ”کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کہ انھیں پہنتے؟ عرض کی، ہاں ہیں۔ تو فرمایا: بتاؤ اگر مکان سے باہر تمہیں بھیجوں تو دونوں پہنوں گے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: تو کیا اللہ عزوجل کے دربار کے لیے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لیے؟ عرض کی، اللہ (عزوجل) کے لئے۔“ (2)

حدیث ۳۹: امام احمد کی روایت ہے، کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ”ایک کپڑے میں نماز سُنت ہے یعنی جائز ہے، کہ ہم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ لگایا جاتا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پاکیزہ ہے۔“ (3)

حدیث ۴۰: ابوداؤد نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے، اسے اللہ (عزوجل) کی رحمت حل میں ہے، نہ حرم میں۔“ (4)

حدیث ۴۱: ابوداؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ”ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے، ارشاد فرمایا: جاؤ وضو کرو، وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے۔“ کسی نے عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! کیا ہوا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وضو کا حکم فرمایا؟ ارشاد فرمایا: ”وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ عزوجل اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا، جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو۔“ (5) (یعنی اتنا نیچا کہ پاؤں کے گٹے چھپ جائیں)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں: کہ ”وضو کا حکم اس لیے دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتا دیا تھا

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ۳۶۰، ج ۱، ص ۱۴۵.

..... ”المصنف“ لعبد الرزاق، کتاب الصلاة، باب ما يكفي الرجل من الثياب، الحديث: ۱۳۹۲، ج ۱، ص ۲۷۴.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث المشايخ، الحديث: ۲۱۳۳۴، ج ۸، ص ۶۰.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ۶۳۷، ج ۱، ص ۲۵۷.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب الإسبال في الصلاة، الحديث: ۶۳۸، ج ۱، ص ۲۵۷.

کہ وضو گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔“ (1)

حدیث ۴۲: ابو داؤد ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی نماز پڑھے تو دہنی طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی دہنی جانب ہوں گی، مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو، بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔“ (2)

احکام فقہیہ

احکام فقہیہ: (۱) کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، (۲) کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، (۳) کپڑا لٹکانا، مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔ (۳) (عامہ کتب)

مسئلہ ۱: اگر گرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے، بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دی، جب بھی یہی حکم ہے۔ (4)

(مستفاد من الدر)

مسئلہ ۲: رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں، یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر، جیسے عموماً اس زمانہ میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے، تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (5)

(در مختار، رد المختار)

مسئلہ ۳: (۴) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا (۵) دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (6) (در مختار)

..... ”لمعات“،

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الصلاة، باب المصلي إذا خلع نعليه... إلخ، الحديث: ۶۵۴، ج ۱، ص ۲۶۲.

..... ”الفتاوى الهندية“، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة... إلخ، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۵ - ۱۰۶.

..... ”الدر المختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۸۸.

..... ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الكراهة التحريمية و التنزيهية،

ج ۲، ص ۴۸۸.

..... المرجع السابق، ص ۴۹۰، و ”الفتاوى الرضوية“، كتاب الصلاة، ج ۷، ص ۳۸۵.

مسئلہ ۴: (۶) شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت، یا (۷) غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔^(۱) حدیث میں ہے، ”جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانا ہو، تو پہلے بیت الخلاء کو جائے۔“^(۲) اس حدیث کو ترمذی نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو داؤد و نسائی و مالک نے بھی اس کے مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ ۵: نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع ہی ممنوع و گناہ ہے، قضائے حاجت مقدم ہے، اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے، نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے نماز^(۳) میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب اور اگر اسی طرح پڑھ لی، تو گناہ گار ہوا۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۶: (۸) جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور نماز میں جوڑا باندھا، تو فاسد ہوگئی۔^(۵)

مسئلہ ۷: (۹) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو، تو ایک بار کی اجازت ہے اور پچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔^(۶) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸: (۱۰) انگلیاں چٹکانا، (۱۱) انگلیوں کی پینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا، مکروہ تحریمی ہے۔^(۷) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۹: نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے، نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں، جب کہ کسی حاجت کے لیے ہوں۔^(۸) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰: (۱۲) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔^(۹) (درمختار)

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب في الخشوع، ج ۲، ص ۴۹۲.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا أقيمت الصلاة... إلخ، الحديث: ۱۴۲، ج ۱، ص ۱۹۲.

..... یعنی نماز کے دوران۔

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع، ج ۲، ص ۴۹۲.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۹۲.

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة... إلخ، مطلب في الخشوع، ج ۲، ص ۴۹۳.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۹۳، وغیره.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۴۹۳، وغیره.

..... المرجع السابق، ص ۴۹۴.

مسئلہ ۱۱: (۱۳) ادھر ادھر مونہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، کل چہرہ پھر گیا ہو یا بعض اور اگر مونہ نہ پھیرے، صرف نکتھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، (۱۴) نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ ۱۲: (۱۵) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں گتے کی طرح بیٹھنا، یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا، (۱۶) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، (۱۷) کسی شخص کے مونہ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلیٰ کی طرف مونہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلیٰ کی جانب سے ہو تو کراہت مصلیٰ پر ہے، ورنہ اس پر۔^(۱) (درمختار)

مسئلہ ۱۳: اگر مصلیٰ اور اس شخص کے درمیان جس کا مونہ مصلیٰ کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلیٰ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔^(۲) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴: (۱۸) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، علاوہ نماز کے بھی بے ضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۱۵: (۱۹) اعتجار یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو،^(۴) مکروہ تحریمی ہے، نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (۲۰) یوہیں ناک اور مونہ کو چھپانا، (۲۱) اور بے ضرورت کھنکارنا، لہذا، یہ سب مکروہ تحریمی ہیں۔^(۵) (درمختار، عالمگیری)

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۵-۴۹۷.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۷.

..... "مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ص ۷۹.

..... صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی "فتاویٰ امجدیہ" میں فرماتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ٹوپی پہننے کی حالت میں اعتجار ہوتا ہے مگر تحقیق یہ ہے: کہ "اعتجار اس صورت میں ہے کہ عمامہ کے نیچے کوئی چیز سر کو چھپانے والی نہ ہو۔"

("فتاویٰ امجدیہ"، کتاب الصوم، ج ۱، ص ۳۹۹).

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۱.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۶.

مسئلہ ۱۶: (۲۲) نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں، مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو داہن یا بائیں ہاتھ مونہ پر رکھ دے یا آستین سے مونہ چھپالے، قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔^(۱) (مراقی الفلاح)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، اس لیے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”جمائی شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔“^(۲) اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے صحیحین میں روایت کیا، بلکہ بعض روایتوں میں ہے، کہ ”شیطان مونہ میں گھس جاتا ہے۔“^(۳) بعض میں ہے، ”شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔“^(۴)

علماء فرماتے ہیں: کہ ”جو جمائی میں مونہ کھول دیتا ہے، شیطان اس کے مونہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے، وہ شیطان کا تہمتہ ہے کہ اس کا مونہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے، وہ شیطان کا تھوک ہے۔“ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں، فوراً رُک جائے گی۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: (۲۳) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔ (۲۴) یوہیں مصلیٰ^(۶) کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق^(۷) ہو، یا (۲۵) محل سجود^(۸) میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (۲۶) یوہیں مصلیٰ کے آگے، یا (۲۷) داہنے، یا (۲۸) بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، (۲۹) اور پس پشت^(۹) ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو، اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ یا دیوار وغیرہ کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔^(۱۰) (عامہ مکتب)

..... "مراقی الفلاح" شرح "نور الإيضاح"، كتاب الصلاة، فصل في مكروهات الصلاة، ص ۸۰.

..... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ۲۹۹۴، ص ۱۵۹۷.

..... "صحيح مسلم"، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس... إلخ، الحديث: ۲۹۹۵، ص ۱۵۹۷.

..... "صحيح البخاري"، كتاب الأدب، باب ما يستحب من العطاس... إلخ، الحديث: ۶۲۲۳، ج ۴، ص ۱۶۲.

..... "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ومطلب إذا تردد الحكم بين سنة... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۸.

..... نمازی۔

..... سجدے کی جگہ۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۰۲ - ۵۰۴، وغيرهما.

مسئلہ ۱۸: اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: جس تکیے پر تصویر ہو، اسے منسوب^(۲) کرنا پڑا ہوا نہ رکھنا، اعزاز تصویر میں داخل ہوگا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔^(۳) (درمختار)

مسئلہ ۲۰: اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگلی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔^(۴) (درمختار)

مسئلہ ۲۱: تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو، کراہت نہیں۔^(۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے، ہنوز^(۶) جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلانی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۳: مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھون، ہاتھ، پاؤں جدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔^(۸) (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔^(۹) (درمختار)

مسئلہ ۲۵: تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۰۳، وغیرہ.

..... یعنی کھڑا۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۰۳.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴.

..... یعنی ابھی تک۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۰۴.

مکروہ نہ ہوگی۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۶: یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت⁽²⁾ میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر مصلیٰ کے آگے قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔⁽³⁾ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ ”جس گھر میں کُتّا ہو یا تصویر، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔“⁽⁴⁾ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ ۲۸: روپے اشرفی اور دیگر سکہ کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علمائے کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۹: یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت اہانت و ضرورت وغیرہ مستثنیٰ ہیں، رہا تصویر بنانا یا بنوانا، وہ بہر حال حرام ہے۔⁽⁶⁾ (ردالمحتار) خواہ دستی⁽⁷⁾ ہو یا عکسی⁽⁸⁾، دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰: (۳۰) اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، (۳۱) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا، یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا، (۳۲) قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا، یا (۳۳) رکوع میں قراءت ختم کرنا، (۳۴) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جاننا یا اس سے پہلے سراٹھانا۔

مسئلہ ۳۱: (۳۵) صرف پا جامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور گرتا یا چادر موجود ہے، تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۴۔
..... یعنی ذلت کی جگہ۔

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷۔

و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۳۔

..... ”صحیح البخاری“، کتاب المغازی، الحدیث: ۴۰۰۲، ج ۳، ص ۱۹۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۶۔

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۶۔

اس کے متعلق دیگر احکام انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الحظر میں مذکور ہونگے۔ ۱۲۔

..... یعنی ہاتھ کے ذریعہ۔

..... یعنی فوٹو۔

دوسرا کپڑا نہیں، تو معافی ہے۔^(۱) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: (۳۶) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مد نظر ہو اور اگر نماز پر اس کی اعانت کے لیے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں۔^(۲) (عالمگیری) (۳۷) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا، پھر صف میں داخل ہوا، یہ مکروہ تحریمی ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: (۳۸) زمین مغضوب^(۴)، یا (۳۹) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۴۰) قبر کا سامنے ہونا، اگر مصلیٰ و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔^(۵) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: (۴۱) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم۔^(۶) (بحر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔^(۷) (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵: (۴۲) الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ظاہر تحریم۔ (۴۳) یوہیں انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا، اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو ظاہر کراہت تحریم ہے اور نیچے کرتا وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ تحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے، بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے، اب بعض دیگر مکروہات بیان کیے جاتے ہیں کہ ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا مصرح ہے اور بعض میں اختلاف ہے، مگر راجح تنزیہی ہے۔ (۱) سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا، حدیث میں اسی کو مرغ کی سی ٹھونگ مارنا فرمایا، ہاں تنگی وقت یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ ۳۶: (۲) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۶،

و "غنیة المتملی"، کراہیة الصلاة، ص ۳۴۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... یعنی ایسی زمین جس پر ناجائز قبضہ کیا ہو۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۴.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الكراہیة، الباب الخامس فی آداب المسجد و قبلة... إلخ، ج ۵، ص ۳۱۹.

..... "البحر الرائق"، کتاب الدعوی، ج ۷، ص ۳۶۴.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب تکرہ الصلاة فی الكنيسة، ج ۲، ص ۵۳.

کراہت نہیں۔⁽¹⁾ (متون)

مسئلہ ۳۷: (۳) مونہ میں کوئی چیز لیے ہوئے نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے، جب کہ قراءت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قراءت ہو، مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن کے نہ ہوں، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۸: (۴) سُستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو، مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تحقیر نماز مقصود ہے، مثلاً نماز کوئی ایسی ہتم بالشان⁽³⁾ چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے اور خشوع خضوع کے لیے سر برہنہ پڑھی، تو مستحب ہے۔⁽⁴⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۹: نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھ لینا افضل ہے، جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے، تو چھوڑ دے اور نہ اٹھانے سے خضوع مقصود ہو، تو نہ اٹھانا افضل ہے۔⁽⁵⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۰: (۵) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے، جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹنا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چاہیے، تاکہ ریانہ آئے۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱: یوہیں حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پوچھنا، بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلیٰ کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔⁽⁷⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا، زمین پر گرنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں ہے تو ضرور ہے۔⁽⁸⁾ (عالمگیری وغیرہ)

..... "شرح الوقایة"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۱، ص ۱۹۸.

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی الکراہة التحریمیة و التنزیہیة،

ج ۲، ص ۴۹۱.

..... یعنی اہم۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی الکراہة التحریمیة و التنزیہیة،

ج ۲، ص ۴۹۱.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۵، وغیرہ.

مسئلہ ۴۳: (۶) نماز میں انگلیوں پر آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گنا مکروہ ہے، نماز فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطورِ مسنون اپنی جگہ پر ہوں، اس میں کچھ حرج نہیں، مگر خلافِ اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گنا مفسد نماز ہے۔^(۱) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴۴: نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ بعض احادیث میں عقدِ انا مل^(۲) کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔^(۳) (ردالمحتار، حلیہ)

مسئلہ ۴۵: تسبیح رکھنے میں حرج نہیں، جب کہ ریا کے لیے نہ ہو۔^(۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۶: (۷) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا، مکروہ ہے۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۴۷: (۸) نماز میں بغیر عذر چارزا نو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۴۸: (۹) دامن یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے۔^(۷) (عالمگیری) جب کہ دو ایک بار ہو۔^(۸) (مراتی الفلاح) یہ اس قول کی بنا پر کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور پٹکھا جھلنا مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔^(۹) (منتقى، ذخیرہ، محیط رضوی، طحاوی علی مراتی الفلاح)

مسئلہ ۴۹: (۱۰) اسبال یعنی کپڑا حد معتاد سے بافراط دراز رکھنا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی، وہ نار میں ہے۔“^(۱۰) اس حدیث کو بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ دامنوں اور پانچوں میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۷، وغیرہ۔

..... یعنی انگلیوں پر گنا۔

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۷۔

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ج ۲، ص ۵۰۸۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۷۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۸۔

..... ”الفتاویٰ الہندیة“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷۔

..... ”مراتی الفلاح“، کتاب الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ص ۸۰۔

..... ”حاشیة الطحاوی علی مراتی الفلاح“، کتاب الصلاة، فصل فی المکروہات، ص ۱۹۴۔

..... ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۱۱۶۷۷، ج ۱۱، ص ۲۰۸۔

آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دے۔

مسئلہ ۵۰: (۱۱) انگڑائی لینا (۱۲) اور بالقصد کھانسنہ، یا (۱۳) کھکارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر رہی ہے تو حرج نہیں (۱۴) اور نماز میں تھوکرنا بھی مکروہ ہے۔^(۱) (عالمگیری) طحاوی علی مراقی الفلاح میں انگڑائی کو فرمایا ظاہراً مکروہ تزیہی ہے۔^(۲)

مسئلہ ۵۱: (۱۵) صف میں منفرد^(۳) کو کھڑا ہونا مکروہ ہے، کہ قیام و قعود وغیرہ افعال لوگوں کے مخالف ادا کرے گا۔ (۱۶) یوہیں مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے، جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے، مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ سے واقف ہو کہ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔^(۴) (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے، اس پر سے کراہت دفع ہوگئی۔^(۵) (فتح القدیر)

مسئلہ ۵۲: (۱۷) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ (۱۸) یوہیں ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔^(۶) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۵۳: (۱۹) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا، (۲۰) اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا، بلا عذر مکروہ ہے۔^(۷) (منیہ)

مسئلہ ۵۴: (۲۱) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا یا نیچا کرنا، مکروہ ہے۔^(۸) (منیہ)

مسئلہ ۵۵: (۲۲) بسم اللہ و تعوذ و ثنا اور آمین زور سے کہنا، یا (۲۳) اذکار نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا، مکروہ ہے۔^(۹) (غنیہ، عالمگیری)

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷.

..... "حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح"، کتاب الصلاة، فصل فی المکروہات، ص ۱۹۴.

..... یعنی تنہا نماز پڑھنے والے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷.

..... "فتح القدیر"، کتاب الصلاة، باب الإمامة، ج ۱، ص ۳۰۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷.

و "غنیة المتملی"، کراہیة الصلاة، ص ۳۵۵.

..... "منیة المصلی"، بیان مکروہات الصلاة، ص ۳۴۰. المرجع السابق، ص ۳۴۹.

..... "غنیة المتملی"، کراہیة الصلاة، ص ۳۵۲.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۷.

مسئلہ ۵۶: (۲۴) بغیر عذر دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، بلکہ فرض و واجب و سنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے، جیسا کہ بحث قیام میں ذکر ہوا۔^(۱) (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۷: (۲۵) رکوع میں گھٹنوں پر، (۲۶) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا، مکروہ ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۸: (۲۷) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا، یا (۲۸) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں، البتہ مکروہ ہے۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹: (۲۹) آستین کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور براہِ تکبر ہو تو کراہت تحریم اور گرمی سے بچنے کے لیے کپڑے پر سجدہ کیا، تو حرج نہیں۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰: آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا، منفرد نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے۔ (۳۰) امام و مقتدی کو مکروہ۔^(۵) (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر نقل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ ۶۱: (۳۱) داہنے بائیں جھومنا مکروہ ہے اور تراویح یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔^(۶) (حلیہ)

مسئلہ ۶۲: (۳۲) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا، مستحب ہے۔^(۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: (۳۳) نماز میں آنکھ بند رکھنا مکروہ ہے، مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے۔^(۸) (درمختار، ردالمحتار)

..... "غنیة المتملي"، كراهية الصلاة، ص ۳۵۳. وغیرہا

..... "الفتاویٰ الہندیة"، كتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۹.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، كتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الحلیة"، كتاب الصلاة، فصل فیما یكره فی الصلاة وما لا یكره، ج ۱، ص ۳۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیة"، كتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثاني، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، كتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحكم... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۹.

مسئلہ ۶۴: (۳۴) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا، مکروہ ہے۔^(۱) (عالمگیری وغیرہ)
 مسئلہ ۶۵: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں۔^(۲) (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ ۶۶: (۳۵) امام کو تہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو سجدہ محراب میں کیا یا وہ تہانہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یوہیں اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔^(۳) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: (۳۶) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے، (۳۷) یوہیں امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ، اسے سنت یہ ہے کہ وسط میں کھڑا ہو اور اسی وسط کا نام محراب ہے، خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر برابر حصے ہوں، مکروہ ہے۔^(۴) (ردالمحتار)
 مسئلہ ۶۸: (۳۸) امام کا تہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے، بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو۔ پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ ورنہ ظاہر تحریم۔ (۳۹) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر، یہ بھی مکروہ و خلاف سنت ہے۔^(۵) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۶۹: (۴۰) کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔^(۶) (عالمگیری)
 مسئلہ ۷۰: (۴۱) مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا، کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔^(۷) (عالمگیری وغیرہ)
 مسئلہ ۷۱: کوئی شخص کھڑا بیٹھا باتیں کر رہا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں، جب کہ باتوں سے دل

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸، وغیرہ .

..... "غنیة المتملی"، کراہیة الصلاة، ص ۳۰۳ .

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، ج ۲، ص ۴۹۹ .

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ .

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة و ما یکرہ فیہا، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۰ .

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب إذا تردد الحکم... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۰ .

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸ .

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الكراہیة، الباب الخامس فی آداب المسجد و قبلہ... إلخ، ج ۵، ص ۳۲۲ .

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸، وغیرہ .

بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا، مکروہ نہیں۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)
مسئلہ ۷۲: (۴۲) تلوار و کمان وغیرہ جمائل کیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔⁽²⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: (۴۳) جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)
مسئلہ ۷۴: (۴۴) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کو لیے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے، مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو، (۴۵) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو، مکروہ ہے۔⁽⁴⁾ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۷۵: (۴۶) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا، یا (۴۷) ہاتھ سے بغیر عذر مکھی پسواڑا نا مکروہ ہے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران کو پیٹ سے ملادے گی۔

مسئلہ ۷۶: قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں، جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی نہ ٹھہرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔⁽⁶⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۷۷: (۴۸) ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے، مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ۔

مسئلہ ۷۸: (۴۹) نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔⁽⁷⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۷۹: (۵۰) عام راستہ، (۵۱) کوڑا ڈالنے کی جگہ، (۵۲) مذبح،⁽⁸⁾ (۵۳) قبرستان، (۵۴) غسل خانہ،

..... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة... إلخ، ج ۲، ص ۵۰۹.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹.

..... المرجع السابق، ص ۱۰۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۸.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان السنة و المستحب، ج ۲، ص ۵۱۳.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع، فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للحائض، ج ۲، ص ۲۵۹.

..... "غنیة المتملی"، کتاب الصلاة، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ص ۳۶۰.

..... "ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان السنة و المستحب، ج ۲، ص ۵۱۳.

..... یعنی جانور ذبح کرنے کی جگہ۔

(۵۵) حمام، (۵۶) نالا، (۵۷) مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، (۵۸) اصطلیل، (۱) (۵۹) پاخانہ کی چھت، (۶۰) اور صحرا میں بلا سترہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع (۲) میں نماز مکروہ ہے۔ (۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں اور کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور مصلىٰ اور قبر کے درمیان کوئی شے سترہ کی قدر حائل نہ ہو ورنہ اگر قبر دہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو، تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (۴) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۸۱: ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی، تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے، اگر کھیتی نہ ہو ورنہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے، مگر اس میں اور مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۸۲: سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جب کہ ایذا کا اندیشہ صحیح ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یوں اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو، مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکالے بھاگا، ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (۶) (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۸۳: پاخانہ پیشاب معلوم ہو یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو، یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو نماز توڑ دینا مستحب ہے، بشرطیکہ وقت و جماعت نہ فوت ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہوجانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا، البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا۔ (۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۴: کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا

..... یعنی گھوڑے باندھنے کی جگہ۔

..... یعنی جگہوں۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، ج ۲، ص ۵۲ - ۵۵، وغیرہ۔

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس، ج ۵، ص ۳۲۰، و ”غنیۃ المتملی“، کراہیۃ الصلاة، ص ۳۶۳۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة فی الارض المغصوبہ... إلخ، ج ۲، ص ۵۴۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۳۔

و ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع، فیما یفسد الصلاة، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۱۰۹۔

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۴۔

آگ سے جل جائے گا یا اندھاراہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔⁽¹⁾ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸۵: ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول کے محض بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں، البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے، یہ حکم فرض کا ہے اور اگر نفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔⁽²⁾ (درمختار، ردالمحتار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ إِنَّمَا يَعْزُمُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ (3) ﴾

مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ (عزوجل) اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے، بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے۔

حدیث ۴۱۴: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ، گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے، تو ملائکہ برابر اس پر ڈرود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔“⁽⁴⁾ امام احمد و ابویعلیٰ وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی بیان المستحب... إلخ، ج ۲، ص ۵۱۴.

..... المرجع السابق.

..... پ ۱۰، التوبة: ۱۸.

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، الحدیث: ۶۴۷، ج ۱، ص ۲۳۳.

و ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی فضل المشي إلى الصلاة، الحدیث: ۵۵۹، ج ۱، ص ۲۳۲.

جاتا ہے۔“ (1) انھیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵: نسائی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو اچھی

طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔“ (2)

حدیث ۶: مسلم وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں،

بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں، یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی، فرمایا: ”مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا

چاہتے ہو۔“ عرض کی، یا رسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! ہاں ارادہ تو ہے، فرمایا: ”اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں رہو،

تمہارے قدم لکھے جائیں گے۔ دو بار اس کو فرمایا، بنی سلمہ کہتے ہیں، لہذا ہم کو گھر بدلنا پسند نہ آیا۔“ (3)

حدیث ۷: ابن ماجہ نے باسناد جید روایت کی، کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: ”انصار کے گھر مسجد سے دُور

تھے، انہوں نے قریب آنا چاہا۔“ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَنَكُتُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ﴾ (4)

جو انہوں نے نیک کام آگے بھیجے، وہ اور ان کے نشانِ قدم ہم لکھتے ہیں۔

حدیث ۸: بخاری و مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

”سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے، جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔“ (5)

حدیث ۹: مسلم وغیرہ کی روایت ہے، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ”ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب

سے زیادہ دُور تھا اور کوئی نماز ان کی خطانہ ہوتی، ان سے کہا گیا، کاش! تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر

سوار ہو کر آؤ، جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو واپس آنا لکھا جائے، اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ (عزوجل) نے تجھے یہ سب جمع کر کے دے دیا۔“ (6)

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الشاميين، حديث عقبة بن عامر الجهني، الحديث: ۱۷۴۴۵، ج ۶، ص ۱۴۶.

..... ”سنن النسائي“، كتاب الإمامة، باب حد إدراك الجماعة، الحديث: ۸۵۳، ص ۱۴۹.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ۲۸۰- (۲۶۵)-۲۸۱، ص ۳۳۵.

..... ”سنن ابن ماجه“، كتاب المساجد... إلخ، باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا، الحديث: ۷۸۵، ج ۱،

ص ۴۳۲. پ ۲۲، یس: ۱۲.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ۶۶۲، ص ۳۳۴.

..... ”صحيح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل كثرة الخطا إلى المسجد، الحديث: ۶۶۳، ص ۳۳۴.

حدیث ۱۰: بزار و ابویعلیٰ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں:

”تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا، گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔“ (1)

حدیث ۱۱: طبرانی ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”صبح و شام مسجد کو جانا

از قسم جہاد فی سبیل اللہ ہے۔“ (2)

حدیث ۱۲: صحیحین وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد کو

صبح یا شام کو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی طیار کرتا ہے، جتنی بار جائے۔“ (3)

حدیث ۱۳ تا ۲۳: ابوداؤد و ترمذی بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں، انھیں قیامت کے دن کامل نور کی

خوشخبری سنا دے۔“ (4) اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ و ابودرداء و ابوامامہ و سہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمرو

ابی سعید خدری و زید بن حارثہ و ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴: ابوداؤد و ابن حبان ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تین

شخص اللہ عزوجل کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں، تو روزی دے اور کفایت کرے، مرجائیں تو جنت میں داخل کرے، جو شخص گھر

میں داخل ہو اور گھر والوں پر سلام کرے، وہ اللہ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ کی راہ میں نکلا

وہ اللہ کی ضمان میں ہے۔“ (5)

حدیث ۲۵: طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ

فرماتے ہیں: ”جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد کو آیا وہ اللہ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے، اس پر حق

ہے کہ زائر کا اکرام کرے۔“ (6)

حدیث ۲۶: ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”جو گھر سے نماز کو

..... ”مسند البزار“، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۵۲۸، ج ۲، ص ۱۶۱.

..... ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۷۷۳۹، ج ۸، ص ۱۷۷.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب المشي إلى الصلاة... إلخ، الحدیث: ۶۶۹، ص ۳۳۶.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب ماجاء في المشي إلى الصلاة في الظلم، الحدیث: ۵۶۱، ج ۱، ص ۲۳۲.

..... ”الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان“، کتاب البر والإحسان، باب إفشاء السلام... إلخ، الحدیث: ۴۹۹، ج ۱، ص ۳۵۹.

..... ”المعجم الكبير“، باب السين، الحدیث: ۶۱۳۹، ج ۶، ص ۲۵۳.

جائے اور یہ دُعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا فَإِنِّي لَمْ أَخْرُجْ إِشْرًا وَلَا بَطْرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ إِتِقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاسْأَلُكَ أَنْ تُعِيدَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . (1)

اس کی طرف اللہ عزوجل اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ (2)

حدیث ۲۹۲۷: صحیح مسلم میں ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: جب

کوئی مسجد میں جائے، تو کہے۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ . (3)

اور جب نکلے تو کہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ . (4)

اور ابو داؤد کی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مسجد میں جاتے،

تو یہ کہتے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . (5)

فرمایا: ”جب اسے کہہ لے، تو شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا۔“ (6) اور ترمذی کی روایت حضرت فاطمہ

زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے، جب مسجد میں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) داخل ہوتے تو دُورود پڑھتے اور کہتے۔

..... اے اللہ (عزوجل) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تُو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے

حق سے کیونکہ میں تکبر و فخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب

میں نکلا، لہذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ ۱۲

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد و الجماعات، باب المشي إلى الصلوة، الحديث: ۷۷۸، ج ۱، ص ۴۲۸ .

..... اے اللہ (عزوجل)! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ ۱۲

..... ”صحیح مسلم“، کتاب صلاة المسافرين... إلخ باب ما يقول إذا دخل المسجد، الحديث: ۷۱۳، ص ۳۵۹ .

..... اے اللہ (عزوجل)! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲

..... پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی، مردود شیطان سے۔ ۱۲

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل عند دخوله المسجد، الحديث: ۴۶۶، ج ۱، ص ۱۹۹ .

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ . (1)

اور جب نکلنے تو درود پڑھتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ فَضْلِكَ . (2)

امام احمد و ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلنے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ کہتے اس کے

بعد وہ دُعا پڑھتے۔ (3)

حدیث ۳۰ تا ۳۳: صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے

ہیں: ”اللہ عزوجل کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔“ (4) اور اسی کے مثل جبیر بن مطعم و عبد اللہ بن عمرو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ قول اللہ عزوجل کا ہے۔

حدیث ۳۴: بخاری و مسلم وغیرہما انھیں سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”سات شخص ہیں،

جن پر اللہ عزوجل سایہ کرے گا، اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا، کوئی سایہ نہیں۔ (۱) امام عادل، (۲) اور وہ جوان جس کی نشوونما اللہ عزوجل کی عبادت میں ہوئی، (۳) اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے، (۴) اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ کے لیے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے، اسی پر متفرق ہوئے، (۵) اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا، اس نے کہہ دیا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دینے نے کیا خرچ کیا اور (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے۔“ (5)

حدیث ۳۵: ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے، تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ۔“ کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے۔“ (6) ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب

..... اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ۱۲

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الصلاة، باب ماجاء ما يقول عند دخوله المسجد، الحديث: ۳۱۴، ج ۱، ص ۳۳۹.

اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ ۱۲

..... ”سنن ابن ماجہ“، أبواب المساجد... إلخ، باب الدعاء عند دخول المسجد، الحديث: ۷۷۱، ج ۱، ص ۴۲۵.

..... ”صحیح مسلم“، كتاب المساجد... إلخ، باب فضل الجلوس في مصلاہ... إلخ، الحديث: ۶۷۱، ص ۳۳۷.

..... ”صحیح البخاری“، كتاب الزكاة، باب الصدقة باليمين، الحديث: ۱۴۲۳، ج ۱، ص ۴۸۰.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلوة، الحديث: ۲۶۲۶، ج ۴، ص ۲۸۰.

ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶: صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مسجد میں تھوکنے کا خطا ہے اور اس کا کفارہ زائل کر دینا ہے۔“ (1)

حدیث ۳۷: صحیح مسلم میں ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ مجھ پر میری اُمت کے اعمال اچھے بُرے سب پیش کیے گئے، نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دُور کرنا پایا اور بُرے اعمال میں مسجد میں تھوک کہ زائل نہ کیا گیا ہو۔“ (2)

حدیث ۳۸ و ۳۹: ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مجھ پر اُمت کے ثواب پیش کیے گئے، یہاں تک کہ تکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کیے گئے، تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورت قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی۔“ (3) اور ابن ماجہ کی ایک روایت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔“ (4)

حدیث ۴۰ تا ۴۲: ابن ماجہ وائلہ بن اسقع سے اور طبرانی اون سے اور ابو ذر و ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ۔“ (5)

حدیث ۴۳: ترمذی و دارمی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو، تو کہو: خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔“ (6)

حدیث ۴۴: بیہقی شعب الایمان میں حسن بصری سے مرسل راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔“ (7)

..... ”صحیح البخاری“، کتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، الحديث: ۴۱۵، ج ۱، ص ۱۶۰.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب النهی عن البصاق في المسجد... إلخ، الحديث: ۵۵۳، ص ۲۷۹.

..... ”سنن أبي داود“، کتاب الصلوة، باب كنس المسجد، الحديث: ۴۶۱، ج ۱، ص ۱۹۱.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب المساجد... إلخ، باب تطهير المساجد وتطبيها، الحديث: ۷۵۷، ج ۱، ص ۴۱۹.

..... ”سنن ابن ماجه“، أبواب المساجد... إلخ، باب ما يكره في المساجد، الحديث: ۷۵۰، ج ۱، ص ۴۱۵.

..... ”جامع الترمذی“، أبواب البيوع، باب النهی عن البيع في مسجد، الحديث: ۱۳۲۵، ج ۳، ص ۵۹.

..... ”شعب الإيمان“، باب في الصلوات، فصل المشي إلى المساجد، الحديث: ۲۹۶۲، ج ۳، ص ۸۶.

حدیث ۴۵: ابن خزیمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا، اسے صاف کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے مونہ کی طرف تھوک دے۔“ (1)

حدیث ۴۶ و ۴۷: ابوداؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: ”جو قبلہ کی جانب تھوکے، قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک، دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔“ (2) اور امام احمد کی روایت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرمایا: ”مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔“ (3)

حدیث ۴۸: صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: میں مسجد میں سویا تھا، ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی دیکھا، تو امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، فرمایا: جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ، میں ان دونوں کو حاضر لایا، فرمایا: تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی، ہم طائف کے رہنے والے ہیں، فرمایا: ”اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ وہاں کے لوگ آداب سے واقف تھے) مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آواز بلند کرتے ہو۔“ (4)

احکام فقہیہ

مسئلہ ۱: قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلا نا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، یوہیں مصحف شریف و کتب شرعیہ (5) کی طرف بھی پاؤں پھیلا نا مکروہ ہے، ہاں اگر کتائیں اونچے پر ہوں کہ پاؤں کی محاذات (6) اُن کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلا نا نہ کہا جائے، تو بھی معاف ہے۔ (7) (در مختار)

مسئلہ ۲: نابالغ کا پاؤں قبلہ رخ کر کے لٹا دیا، یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس لٹانے والے پر عائد ہوگی۔ (8) (ردالمحتار)

..... ”المسند“ للإمام احمد بن حنبل، مسند أبي سعيد الخدري، الحديث: ۱۱۱۸۵، ج ۴، ص ۴۸.

..... ”سنن أبي داود“، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، الحديث: ۳۸۲۴، ج ۳، ص ۵۰۵، عن حذيفة رضي الله عنه.

..... ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند الأنصار، حديث أبي امامة الباهلي، الحديث: ۲۲۳۰۶، ج ۸، ص ۲۹۲.

..... ”صحيح البخاري“، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت في المسجد، الحديث: ۴۷۰، ج ۱، ص ۱۷۸.

رواه بلفظ ”كنت قائما“ وفي نسخة ”نائما“ (”ارشاد الساري“ شرح ”صحيح البخاري“، ج ۲، ص ۱۴۸).

..... یعنی تفسیر و حدیث وغیرہ۔

..... ”الدرالمختار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ج ۲، ص ۵۱۶.

..... ”ردالمحتار“، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في أحكام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۵.

مسئلہ ۳: مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، البتہ اگر اسباب مسجد جاتے رہنے کا خوف ہو، تو علاوہ اوقات نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔^(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: مسجد کی چھت پر وپولی و براز^(۲) حرام ہے، یوہیں جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے کہ وہ بھی مسجد کے حکم میں ہے۔ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔^(۳) (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۵: مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے، اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا وسط میں پہنچا کہ نادم ہوا، تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو، تو جس طرف سے آیا ہے، واپس جائے۔^(۴) (درمختار، ردالمختار)

مسئلہ ۶: مسجد میں نجاست لے کر جانا، اگرچہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو، یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو، اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔^(۵) (ردالمختار)

مسئلہ ۷: ناپاک روغن مسجد میں جلانا یا نجس گار مسجد میں لگانا منع ہے۔^(۶) (درمختار)

مسئلہ ۸: مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا^(۷) بھی جائز نہیں۔^(۸) (درمختار)

مسئلہ ۹: بچے اور پاگل کو جن سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے ورنہ مکروہ، جو لوگ جو تیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں، ان کو اس کا خیال کرنا چاہیے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جو تیاں پہنے مسجد میں چلے جانا، سوادب ہے۔^(۹) (ردالمختار)

مسئلہ ۱۰: عید گاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے بنایا ہو، اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگرچہ امام و مقتدی کے درمیان کتنی ہی صفوں کی جگہ فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں

..... "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۰۹.

..... یعنی پیشاب اور پاخانہ۔

..... "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، مطلب فی أحكام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۶.

..... المرجع السابق، ص ۵۱۷.

..... "ردالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أحكام المسجد، ج ۲، ص ۵۱۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۷.

..... یعنی رگ کھول کر فاسد خون نکلوانا۔

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۷.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۸.

کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جنب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز، فنائے مسجد اور مدرسہ و خانقاہ و سرائے اور تالابوں پر جو چوبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لیے بنالیا کرتے ہیں، اُن سب کے بھی یہی احکام ہیں، جو عید گاہ کے لیے ہیں۔⁽¹⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۱: مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو، مگر دیوارِ قبلہ میں نقش و نگار مکروہ ہے، یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال حلال سے نقش کرے اور مال وقف سے نقش و نگار حرام ہے، اگر متولی نے کرایا یا سفیدی کی تو تاوان دے، ہاں اگر واقف نے یہ فعل خود بھی کیا یا اُس نے متولی کو اختیار دیا ہو، تو مال وقف سے یہ خرچ دیا جائے گا۔⁽²⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۲: مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ظالم ضائع کر ڈالیں گے، تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں۔⁽³⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے، اسی طرح مکان کی دیواروں پر کہ عتت مشترک ہے۔ یوہیں جس بچھونے یا مُصلّے پر اسمائے الہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے جُدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال نہ کرنے کا کیا اطمینان، لہذا واجب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو۔⁽⁴⁾ (عالمگیری) یوہیں بعض دسترخوان پر اشعار لکھتے ہیں، ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ ۱۴: مسجد میں وضو کرنا اور گلی کرنا اور مسجد کی دیواروں یا چٹائیوں پر یا چٹائیوں کے نیچے تھوکنے اور ناک ستکنا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اور پڑالنے سے زیادہ بُرا ہے اور اگر ناک ستکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے، تو کپڑے میں لے لے۔⁽⁵⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لیے ابتدا ہی سے بانی مسجد نے قبل تمام مسجد بیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے، مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۱۹.

..... المرجع السابق.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۰۹.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق، ص ۱۱۰.

نہ پڑے۔⁽¹⁾ (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد مونہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ ۱۶: کچھڑ سے پاؤں سنا ہوا ہے، اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے، یوہیں پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں، یوہیں مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں، چٹائی کے بے کار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں، مگر بچنا افضل۔⁽²⁾ (عالمگیری، صغیری)

مسئلہ ۱۷: مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالیں، جہاں بے ادبی ہو۔⁽³⁾ (درمختار)

مسئلہ ۱۸: مسجد میں کوآں نہیں کھودا جاسکتا اور اگر قبل مسجد وہ کوآں تھا اور اب مسجد میں آ گیا، تو باقی رکھا جائے گا۔⁽⁴⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں، ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے، تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔⁽⁵⁾ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: قبل تمام مسجدیت، مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔⁽⁶⁾ (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے، مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔⁽⁷⁾

حدیث میں ہے، ”جب دیکھو کہ گمی ہوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے، تو کہو، خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجد میں اس لیے نہیں بنیں۔“⁽⁸⁾ اس حدیث کو مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۲: مسجد میں شعر پڑھنا ناجائز ہے، البتہ اگر وہ شعر ”حم و نعت و منقبت و وعظ و حکمت کا ہو“، تو جائز ہے۔⁽⁹⁾ (درمختار)

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰.

..... المرجع السابق، و ”صغیری“، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۱.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الطہارۃ، ج ۱، ص ۳۵۵.

..... ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰.

..... المرجع السابق. وغیرہ

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳.

..... ”صحیح مسلم“، کتاب المساجد... إلخ، باب النهی عن نشد الضالۃ فی المسجد... إلخ، الحدیث: ۱۲۶۰، ص ۷۶۵.

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۳.

مسئلہ ۲۳: مسجد میں کھانا، پینا، سونا، معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں، لہذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے کچھ ذکر و نماز کے بعد اب کھاپی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کا استثنا کیا اور یہی راجح، لہذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔^(۱) (درمختار، صغیری)

مسئلہ ۲۴: مسجد میں کچا لہسن، پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں، جب تک بوباقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”جو اس بدبودار درخت سے کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے، جس سے آدمی کو ہوتی ہے۔“^(۲) اس حدیث کو بخاری و مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو۔ جیسے گندنا،^(۳) مولیٰ، کچا گوشت، مٹی کا تیل، وہ دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو اڑتی ہے، ریاح خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو، تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے، یوہیں قصاب اور مچھلی بیچنے والے^(۴) اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو، مسجد سے روکا جائے گا۔^(۵) (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ ۲۵: بیع و شرا^(۶) وغیرہ ہر عقد مبادلہ مسجد میں منع ہے، صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ تجارت کے لیے خریدتا بیچتا نہ ہو، بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضرورت سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔^(۷) (درمختار)

مسئلہ ۲۶: مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں^(۸)، نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (درمختار، صغیری)

افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۵۔

و ”صغیری“، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۲۔

..... صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب نہی من اکل ثوما... إلخ، الحدیث: ۵۶۴، ص ۲۸۲۔

..... یعنی ایک قسم کی مشہور ترکاری جو لہسن سے مشابہ ہوتی ہے۔

..... یعنی جبکہ ان دونوں کے بدن یا کپڑے میں بو ہو۔ قصاب سے مراد قوم قصاب نہیں بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو، چاہے وہ کسی قوم کا ہو۔ ۱۲ منہ

..... ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة... إلخ، و مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۵، وغیرہما۔

..... یعنی خرید و فروخت۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی الغرس فی المسجد، ج ۲، ص ۵۲۶۔

..... ”الدرالمختار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۶۔

و ”صغیری“، فصل فی احکام المسجد، ص ۳۰۲۔

مسئلہ ۲۷: درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سے، ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کے لیے بیٹھا تو حرج نہیں۔ یوہیں کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں، جب کہ اجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی بُری نہ ہو۔ یوہیں معلم اجیر^(۱) کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں اور اجیر نہ ہو تو اجازت ہے۔^(۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جاسکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں، ہاں اگر واقف نے شرط کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جلانے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں، اگرچہ شب بھر کی ہو۔^(۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: مسجد کے چراغ سے کتب بنی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو مطلقاً کر سکتا ہے، اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں، مگر جہاں اس کے بعد تک جلنے کی عادت ہو۔^(۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسے، مسجد کی صفائی کے لیے نوچنے میں حرج نہیں۔^(۵) (درمختار)

مسئلہ ۳۱: جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے، چٹائی، چراغ بتی وغیرہ کا حق اُسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے، ورنہ اس کی رائے سے ہو، یوہیں اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبے والے غیروں سے اولیٰ ہیں۔^(۶) (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ ۳۲: بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو، تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا ہے، تو وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں، تو جسے بانی نے پسند کیا، وہ ہوگا۔^(۷) (غنیہ)

مسئلہ ۳۳: سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد قدس، پھر مسجد قبا، پھر جامع

..... یعنی اجرت پر پڑھانے والے۔

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰.

..... المرجع السابق.

..... المرجع السابق.

..... "الدرالمختار"، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ج ۲، ص ۵۲۸.

..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة... إلخ، فصل کرہ غلق باب المسجد، ج ۱، ص ۱۱۰.

و "غنیة المتملی"، أحكام المسجد، ص ۶۱۵.

..... "غنیة المتملی"، أحكام المسجد، ص ۶۱۵.

مسجدیں، پھر مسجد محلہ، پھر مسجد شارع۔⁽¹⁾ (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: مسجد محلہ میں نماز پڑھنا، اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے، اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو، بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوئی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے، نماز پڑھے، وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔⁽²⁾ (صغیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۵: جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے، جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو۔⁽³⁾ (صغیری) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور بعضوں نے کہا جو زیادہ قریب ہو اور زیادہ رائج یہی معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۶: مسجد محلہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملے تو محلہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلہ میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی، تو اس کے لیے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ یوہیں اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں، تو مؤذن تنہا پڑھ لے، دوسری مسجد میں نہ جائے۔⁽⁴⁾ (صغیری)

مسئلہ ۳۷: جو ادب مسجد کا ہے، وہی مسجد کی چھت کا ہے۔⁽⁵⁾ (غنیہ)

مسئلہ ۳۸: مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو، جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز منع ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے۔⁽⁶⁾ (غنیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔

مسئلہ ۳۹: اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا: کہ ”اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا، مگر منافق۔“⁽⁷⁾ لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لیے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی قبل قیام جماعت۔ یوہیں جو شخص دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو تو اسے چلا جانا چاہیے۔⁽⁸⁾ (عامہ کتب)

..... ”ردالمحتار“، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المسجد، ج ۲، ص ۵۲۱.

..... ”صغیری“، فصل فی أحكام المسجد، ص ۳۰۲، وغیرہ.

و ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المساجد، ج ۲، ص ۵۲۳.

..... ”صغیری“، فصل فی أحكام المسجد، ص ۳۰۲.

و ”الدر المختار“ و ”ردالمحتار“، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی أفضل المساجد، ج ۲، ص ۵۲۲.

..... ”صغیری“، فصل فی أحكام المسجد، ص ۳۰۲.

..... ”غنیة المتملی“، فصل فی أحكام المسجد، ص ۶۱۲.

..... ”غنیة المتملی“، أحكام المسجد، ص ۶۱۳.

..... ”مراسیل ابي داود“ مع ”سنن ابي داود“، باب ماجاء فی الاذان، ص ۶.

..... ”غنیة المتملی“، أحكام المسجد، ص ۶۱۳.

مسئلہ ۴۰: اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے، تو اذان کے بعد مسجد سے جاسکتا ہے، مگر ظہر و عشا میں اقامت ہوگئی تو نہ جائے، نفل کی نیت سے شریک ہو جانے کا حکم ہے۔^(۱) (عامہ کتب) اور باقی تین نمازوں میں اگر تکبیر ہوئی اور یہ تنہا پڑھ چکا ہے، تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

قد تم هذا الجزء بحمد الله سبحانه و تعالیٰ و صلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبہ و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبه اجمعین و الحمد لله رب العالمین .

تقریظِ امام اہلسنت مجدد مآتہ حاضرہ مؤید ملتِ طاہرہ اعلیٰ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ كَفَى وَ سَلَّمَ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَا سِیْمَا عَلٰی الشَّارِعِ الْمَصْطَفٰی وَ مَقْتَفِیْهِ فِی الْمَشَارِعِ اُولٰٓئِی الصَّدَقِ وَالصَّفَا.

فقیر غفرلہ المولیٰ القدر نے یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف انجی فی اللذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرّب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ رجیحہ محققہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی و اغلاط کے مصنوع و ملع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولوی عزیز جل مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی و شافی و وانی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انھیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے۔ آمین

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَابْنِهِ وَحِزْبِهِ أَجْمَعِينَ آمِينَ. ۱۲ شَعْبَانُ الْمُعَظَّمِ ۱۳۳۷ هـ هَجْرِيَّةً عَلٰی صَاحِبِهَا وَآلِهِ الْكِرَامِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّحِيَّةِ. آمِينَ.

تعمیرت المذنب احمد رضا
مکتبہ دارالافتاء
مکتبہ دارالافتاء

..... "غنیة المتملی"، أحكام المسجد، ص ۶۱۴، وغیرھا.